اَلْبَابُ الثَّالِثُ:

اَلْعِبَادَاتُ وَالْمَنَاسِکُ

﴿عبادات اور مناسک﴾

۱. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ

﴿فضیلتِ نماز کا بیان﴾

۲. فَصْلٌ فِي الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَةِ

﴿فرض نمازوں کا بیان﴾

۳. فَصْلٌ فِي فَضْلِ السُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ

﴿فضیلتِ سنن اور نوافل کا بیان﴾

۴. فَصْلٌ فِي صِيَامِ رَمَضَانَ

﴿رمضان المبارک کے روزوں کا بیان﴾

۵. فَصْلٌ فِي صِيَامِ التَّطَوُّعِ

﴿نفلی روزوں کا بیان﴾

۶. فَصْلٌ فِي فَضْلِ قِيَامِ رَمَضَانَ

﴿فضیلتِ قیامِ رمضان کا بیان﴾

۷. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الاعْتِكَافِ

﴿فضیلتِ اعتکاف کا بیان﴾

۸. فَصْلٌ فِي الصَّدَقَةِ وَالزَّكَاةِ

﴿صدقہ اور زکوٰۃ کا بیان﴾

٩. فَصْلٌ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَالْأَقَارِبِ

﴿اَعزاء و اَقرباء پر صدقہ کرنے کا بیان﴾

١٠. فَصْلٌ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

﴿حج اور عمرہ کا بیان﴾

١١. فَصْلٌ فِي فَضَائِلِ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ

﴿فضائلِ مکہ مکرمہ کا بیان﴾

١٢. فَصْلٌ فِي فَضَائِلِ الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ

﴿فضائلِ مدینہ منورہ کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ

﴿ فضیلتِ نماز کا بیان ﴾

۱۱۹/ ۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: فَرَضَ اللهُ عزوجل عَلَى أُمَّتِي خَمْسِيْنَ صَلَاةً، فَرَجَعْتُ بِذٰلِکَ، حَتّٰی مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی، فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللهُ لَکَ عَلٰی أُمَّتِکَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلَاةً، قَالَ: فَارْجِعْ إِلٰی رَبِّکَ، فَإِنَّ أُمَّتَکَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِکَ، فَرَاجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلٰی مُوْسٰی، قُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّکَ، فَإِنَّ أُمَّتَکَ لَا تُطِيْقُ، فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلٰی رَبِّکَ، فَإِنَّ أُمَّتَکَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِکَ، فَرَاجَعْتُهُ، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ، لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلٰی مُوْسٰی، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّکَ، فَقُلْتُ: اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰی انْتَهٰی بِي إِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ، ثُمَّ أُدْخِلْتُ

الحديث رقم ۱: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الصلاة، باب: کيف فرضت الصلوة في الإسراء، ۱/ ۱۳۶، الرقم: ۳۴۲، وفي کتاب: الأنبياء، باب: ذکر إدريس وهو جد أبي نوح ويقال جد نوح عليهما السلام، ۳/ ۱۲۱۷، الرقم: ۳۱۶۴، ومسلم في الصحيح، کتاب الإيمان، باب الإسراء برسول الله صلی الله عليه وآله وسلم إلی السماوات وفرض الصلوات، ۱/ ۱۴۸، الرقم:۱۶۳، والنسائي في السنن، کتاب: الصلاة، باب: فرض الصلاة، ۱/ ۲۲۱، الرقم:۴۴۹، وابن ماجه في السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء في فرض الصلوات الخمس والمحافظة عليها، ۱/ ۴۴۸، الرقم: ۱۳۹۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۱۴۳، الرقم: ۲۱۳۲۶، وابن حبان في الصحيح، ۱۶/ ۴۲۱، الرقم:۷۴۰۶، والبيهقي في السنن الصغری، ۱/ ۱۹۱، الرقم: ۲۵۷، وابن منده في الإيمان، ۲/ ۷۲۱، الرقم: ۷۱۴، وأبو عوانة في المسند، ۱/ ۱۱۹، الرقم:۳۵۴۔

الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيهَا حَبَائِلُ اللُّؤْلُؤِ، وإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْکُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (شبِ معراج) اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں تو میں ان (نمازوں) کے ساتھ واپس آیا یہاں تک کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر آپ کی امت کے لئے کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف واپس جایئے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی پس انہوں نے مجھے واپس لوٹا دیا (میری درخواست پر) اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک حصہ کم کر دیا۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف واپس گیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حصہ کم کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا: اپنے رب کی طرف پھر جایئے کیونکہ آپ کی امت میں ان کی طاقت نہیں ہے پس میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک حصہ کم کر دیا۔ میں ان کی طرف آیا تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کی طرف جایئے کیونکہ آپ کی امت میں ان کی طاقت بھی نہیں ہے میں واپس لوٹا تو (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: یہ ظاہراً پانچ (نمازیں) ہیں اور (ثواب کے اعتبار سے) پچاس (کے برابر) ہیں میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوا کرتی۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے کہا اپنے رب کی طرف جایئے (اور مزید کمی کے لئے درخواست کریں) میں نے کہا: مجھے اب اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر (جبرائیل علیہ السلام) مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے جسے مختلف رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا، نہیں معلوم کہ وہ کیا ہیں؟ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا جس میں موتیوں کے ہار ہیں اور اس کی مٹی مشک ہے۔“

١٢٠ / ٢۔ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَلِمَ أَنَّ الصَّلَاةَ حَقٌّ وَاجِبٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

الحديث رقم ٢: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٦٠، الرقم:٤٢٣، والحاکم فی المستدرك، ١/ ١٤٤، الرقم:٢٤٣، والبيهقی فی السنن الکبری، ١/ ٣٥٨، الرقم: ١٥٦٢، والبزار فی المسند، ٢/ ٨٧، الرقم:٤٣٩، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٣/ ٤٠، الرقم:٢٨٠٨، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٤٧، الرقم: ٤٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ٢٨٨۔

’’حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفّان سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے یقین کر لیا کہ نماز حق ہے اور (ہم پر) فرض ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔‘‘

۱۲۱/ ۳۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: اتَّقُوا اللهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَ أَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَ أَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اپنے رب سے ڈرو، اپنی پانچوں نمازیں ادا کرتے رہو اور اپنے مہینے (رمضان) کے روزے رکھا کرو اور اپنے اموال کی زکوٰۃ دیا کرو اور اپنے اولی الامر کی اطاعت کرو تو تم (اس کے صلہ میں) اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔‘‘

۱۲۲/ ٤۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدِكُمْ أَلَا فَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا

الحديث رقم ٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجمعة عن رسول الله ﷺ، باب: منه (٤٣٤)، ٢/ ٥١٦، الرقم: ٦١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٥١، الرقم: ٢٢٢١٥، ٢٢٣١٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/ ١٢، والحاكم في المستدرك، ١/ ٥٢، ٥٤٧، الرقم: ١٩، ١٤٣٦، وقال: هذا حديث صحيح وسائر رواته متفق عليهم، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ١٥٤، الرقم: ٧٦٦٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/ ٥، الرقم: ٧٣٤٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/ ٦٤، الرقم: ١٦٨٧.

الحديث رقم ٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ١١٥، الرقم: ٧٥٣٥، وفي مسند الشاميين، ٢/ ١٦، الرقم: ٨٣٤، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٥٠٥، الرقم: ١٠٦١.

خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ طِيْبَةً بِهَا أَنْفُسُكُمْ وَأَطِيْعُوْا وُلَاةَ أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جان لو کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی اور امت ہے۔ خبردار! صرف اپنے رب کی ہی عبادت کرو، اور اپنی پانچ (فرض) نمازیں ادا کرو، اور اپنے ماہ (رمضان) کے روزے رکھو، دلی رضا مندی کے ساتھ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے (عادل) حکمرانوں کی اطاعت کرو، تو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“

۵/ ۱۲۳۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللهُ تَعَالَى عَلَى عِبَادِهِ مَنْ أَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَسُجُوْدَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض قرار دیا ہے جس نے ان نمازوں کو بہترین وضو کے ساتھ ان کے مقررہ اوقات پر ادا کیا اور ان نمازوں کو رکوع، سجود اور کامل خشوع سے ادا کیا تو ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ کا

الحديث رقم ۵: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في المحافظة على وقت الصلوات، ۱/ ۱۱۵، الرقم: ۴۲۵، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵/ ۳۱۷، الرقم:۲۲۷۵۶، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۵/ ۵۶، الرقم: ۴۶۵۸، ۹/ ۱۲۶، الرقم: ۹۳۱۵، والبيهقى فی السنن الكبرى، ۳/ ۳۶۶، الرقم: ۶۲۹۲، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۱/ ۱۴۸، الرقم: ۵۴۶.

وعدہ ہے کہ اس کی مغفرت فرما دے اور جس نے ایسا نہیں کیا (یعنی نماز ہی نہ پڑھی یا نماز کو اچھی طرح نہ پڑھا) تو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے اگر چاہے تو اس کی مغفرت فرما دے اور چاہے تو اس کو عذاب دے۔‘‘

١٢٤ / ٦۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ: فَجَعَلَ ذٰلِکَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ: لَبَّيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّ الصَّلَاةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ کَمَا يَتَهَافَتُ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرما کے موسم میں جب پتے (درختوں سے) گر رہے تھے باہر نکلے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کی دو شاخوں کو پکڑ لیا، ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شاخ سے پتے گرنے لگے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکارا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان بندہ جب نماز اس مقصد سے پڑھتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہو جائے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح یہ پتے درخت سے جھڑتے جا رہے ہیں۔‘‘

١٢٥ / ٧۔ عَنِ الْحَسَنِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: لِلْمُصَلِّي ثَلَاثُ خِصَالٍ تَتَنَاثَرُ الرَّحْمَةُ عَلَيْهِ مِنْ قَدَمِهِ إِلَی عِنَانِ السَّمَاءِ وَتَحُفُّ بِهِ الْمَلَائِکَةُ مِنْ قَرْنِهِ إِلَی أَعْنَانِ السَّمَاءِ وَيُنَادِي مُنادٍ لَوْ عَلِمَ الْمُنَاجِي مَنْ يُنَاجِي مَا انْفَتَلَ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

الحديث رقم ٦: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ١٧٩، الرقم: ٢١٥٩٦، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١ / ١٥١، الرقم: ٥٦٠، وقال: رواه أحمد بإسناد حسن۔

الحديث رقم ٧: أخرجه عبد الرزاق فی المصنف، ١ / ٤٩، الرقم: ١٥٠، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١ / ١٩٩، الرقم: ١٦٠، والمناوي في فيض القدير، ٥ / ٢٩٢۔

’’حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نمازی کے لئے تین خصلتیں ہیں: (ایک) یہ کہ اس کے دونوں قدموں سے لے کر سر تک رحمتِ الٰہی نازل ہوتی رہتی ہے اور دوسرا یہ کہ ملائکہ اسے اس کے دونوں قدموں سے لے کر آسمان تک گھیرے ہوئے رہتے ہیں اور (تیسرا) یہ کہ ندا کرنے والا ندا کرتا رہتا ہے کہ اگر مناجات کرنے والا (یعنی نماز پڑھنے والا) یہ جان لیتا کہ وہ کس سے راز و نیاز کی باتیں کر رہا ہے تو وہ نماز سے کبھی واپس نہ پلٹتا۔‘‘

۱۲۶/ ۸۔ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی الله عنه فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهِ تَبَسَّمَ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا ضَحِكْتُ؟ قَالَ: فَقَالَ: تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، كَمَا تَوَضَّأْتُ، ثُمَّ تَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا ضَحِكْتُ قَالَ: قُلْنَا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَتَمَّ وُضُوْءَهُ، ثُمَّ دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ فَأَتَمَّ صَلَاتَهُ خَرَجَ مِنْ صَلَاتِهِ كَمَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ مِنَ الذُّنُوبِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت حمران بن ابان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا اور پھر وضو کیا جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو آپ مسکرائے اور پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں کس وجہ سے مسکرایا ہوں؟ تو پھر آپ نے خود ہی فرمایا: ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ نے وضو فرمایا جس طرح میں نے وضو کیا ہے اور پھر آپ ﷺ مسکرائے اور پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کس وجہ سے مسکرایا ہوں؟ تو ہم نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ بڑے اہتمام کے ساتھ وضو مکمل کرتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے اور نماز کو بھی بڑے اہتمام کے ساتھ مکمل کرتا ہے تو جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو وہ اس طرح گناہوں سے پاک ہوتا

الحديث رقم ۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۶۱، الرقم: ۴۰۳، والبزار في المسند، ۲/ ۸۳، الرقم: ۴۳۵، وعبد بن حميد في المسند، ۱/ ۴۹، الرقم: ۵۹، والحسيني في البيان والتعريف، ۱/ ۲۰۹، الرقم: ۵۴۲.

ہے گویا کہ وہ اپنی ماں کے بطن سے ابھی پیدا ہوا ہے۔‘‘

۱۲۷ / ۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِه الْعَبْدُ الصَّلَاةُ، فَإِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ سَائِرُ عَمَلِهِ، وَ إِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً پہلی چیز جس کا حساب بندہ سے لیا جائے گا وہ نماز ہے پس اگر نماز درست ہو گی تو بندہ کے جملہ اعمال درست ہوں گے اور اگر نماز درست نہ ہوئی تو دوسرے تمام اعمال بھی درست نہیں ہوں گے۔‘‘

۱۲۸ / ۱۰۔ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي وَخَطَايَاهُ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى رَأْسِهِ، فَكُلَّمَا سَجَدَ تَحَاتَتْ فَيَفْرُغُ عَنْهُ، حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاتِهِ، وَقَدْ تَحَاتَتْ خَطَايَاهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک مسلمان نماز پڑھتا ہے اور اس کے گناہ اس کے سر پر دھرے رہتے ہیں پس جس وقت وہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے گناہ جھڑتے چلے جاتے ہیں اور جب وہ نماز سے فارغ

الحديث رقم ۹: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲ / ۲۴۰، الرقم: ۱۸۵۹، والطيالسي في المسند، ۱ / ۱۰۶، الرقم: ۷۸۸، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۷ / ۱۴۵، الرقم: ۲۵۷۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱ / ۱۵۰، الرقم: ۵۵۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱ / ۲۹۲.

الحديث رقم ۱۰: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ۲ / ۲۷۲، الرقم: ۱۱۵۳، وفي المعجم الكبير، ۶ / ۲۵۰، الرقم: ۶۱۲۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳ / ۱۴۵، الرقم: ۳۱۴۴، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱ / ۱۴۵، الرقم: ۵۳۳، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱۴ / ۳۱۳، الرقم: ۷۶۳۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱ / ۳۰۰.

ہوتا ہے تو اس کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ اس کے تمام گناہ اس سے جھڑ چکے ہوتے ہیں۔‘‘

١٢٩ / ١١۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

وفي رواية: **عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ.** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی اولاد کو جب وہ سات سال کے ہو جائیں تو نماز کا حکم کیا کرو اور جب وہ دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو نماز کی پابندی نہ کرنے پر انہیں مارا کرو اور ان کے سونے کی جگہ الگ الگ کر دو۔‘‘

’’اور ایک روایت میں عبدالمالک بن ربیع بن سبرہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سات سال کے بچے کو نماز سکھاؤ اور دس سال کے بچے کو نماز (نہ پڑھنے) پر سزا دو۔‘‘

الحديث رقم ١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء متى يؤمر الصبي بالصلاة، ٢/ ٢٥٩، الرقم: ٤٠٧، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: متى يؤمر الغلام بالصلاة، ١/ ١٣٣، الرقم: ٤٩٤-٤٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١٨٧، والحاكم في المستدرك، ١/ ٣١١، الرقم: ٧٠٨، والدارقطني في السنن، ١/ ٢٣٠، الرقم: ١-٣، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/ ١٠٢، الرقم: ١٠٠٢، والدارمي في السن، ١/ ٣٩٣، الرقم: ١٤٣١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٢٢٨- ٢٢٩، الرقم: ٣٠٥٠-٣٠٥٢، وفي شعب الإيمان، ٦/ ٣٩٨، الرقم: ٨٦٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/ ١١٥، الرقم: ٦٥٤٦۔

فَصْلٌ فِي الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَةِ

﴿فرض نمازوں کا بیان﴾

۱۳۰/ ۱۲۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ تَعَالَى؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا. قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ. قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کے ہاں کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: وقت مقررہ پر نماز ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ فرمایا: والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔“

۱۳۱/ ۱۳۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

الحديث رقم ۱۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: مواقيت الصلاة، باب: فضل الصلاة لوقتها، ۱/ ۱۹۷، الرقم: ۵۰۴، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال، ۱/ ۸۹، الرقم: ۸۵، والترمذي مثله فی السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فی الوقت الأول من الفضل، ۱/ ۳۲۵، الرقم: ۱۷۳، والنسائی فی السنن، كتاب: المواقيت، باب: فضل الصلاة لمواقيتها، ۱/ ۲۹۲، الرقم: ۶۱۱۔

الحديث رقم ۱۳: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان إسم الكفر على من ترك الصلاة، ۱/ ۸۸، الرقم: ۸۲، ولفظه: (بَيْنَ الرَّجُلِ وَ بَيْنَ الشِّرْكِ وَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ)، والترمذي فی السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فی ترك الصلاة، ۵/ ۱۳، الرقم: ۲۶۲۰، وأبو داود فی السنن، كتاب: السنة، باب: فی ردّ الإرجاء، ۴/ ۲۱۹، الرقم: ۴۶۷۸، والنسائی فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: الحكم فی تارك الصلاة، ۱/ ۲۳۱، الرقم: ۴۶۳، وابن ماجه فی السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فی من ترك الصلاة، ۱/ ۳۴۲، الرقم: ۱۰۷۸۔

وَقَالَ التِّرمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان اور اس کے کفر کے درمیان فرق (صرف) نماز کا چھوڑنا ہے۔‘‘

١٣٢ / ١٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانچوں نمازیں اور جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک سب درمیانی عرصہ کے لئے گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں جبکہ اس دوران انسان کبیرہ گناہوں سے بچا رہے۔‘‘

١٣٣ / ١٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَومٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟ قَالُوْا: لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ. قَالَ: فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ

الحديث رقم ١٤: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة ورمضان إلى رمضان مكفرات لما بينهن ما اجتنبت الكبائر، ١ / ٢٠٩، الرقم: ٢٣٣، والترمذي فی السنن، كتاب: الطهارة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی فضل الصلوات الخمس، ١ / ٤١٨، الرقم: ٢١٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: الطهارة وسننها، باب: تحت كل شعرة جنابة، ١ / ١٩٦، الرقم: ٥٩٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٣٥٩، الرقم: ٨٧٠٠، وابن حبان في الصحيح، ٥ / ٢٤، الرقم: ١٧٣٣، والحاكم فی المستدرك، ١ / ٢٠٧، الرقم: ٤١٢۔

الحديث رقم ١٥: أخرجه مسلم فی السنن، كتاب: الساجد، باب: المشي إلى الصلاة تُمحَى به الخطايا وتُرْفَعُ بِهِ الدرجات، ١ / ٤٦٢، الرقم: ٦٦٧، والترمذى فی السنن، كتاب: الأمثال عن رسول الله ﷺ، باب: مثل الصلوات الخمس، ٥ / ١٥١، الرقم: ٢٨٦٨، والنسائى فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: فضل الصلوات الخمس، ١ / ٢٣٠، الرقم: ٤٦٢، وابن ماجه فی السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء في أن الصلاة كفارة، ١ / ٤٤٧، الرقم: ١٣٩٧، والنسائى فی السنن الكبرى، ١ / ١٤٣، الرقم: ٣٢٣، وابن خزيمة فی الصحيح، ←

الْخَمْسِ. يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بتاؤ! اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک دریا ہو جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس (کے بدن) پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس (کے بدن) پر بالکل میل باقی نہیں رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال بھی ایسی ہے، اللہ تعالیٰ ان کے سبب (بندے کے سارے) گناہ مٹا دیتا ہے۔''

۱۳۴/ ۱۶۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ

------ ۱/ ۱۶۰، الرقم: ۳۱۰، وابن حبان فی الصحیح، ۵/ ۱۴، الرقم: ۱۷۲۶، والدارمی فی السنن، کتاب: الصلاۃ، باب: فی فضل الصلوات، ۱/ ۲۸۳، الرقم: ۱۱۸۲۔۱۱۸۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/ ۷۱، الرقم: ۵۱۸، ۸۹۱۱۔

الحدیث رقم ۱۶: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الإیمان عن رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ماجاء فی ترك الصّلاۃ، ۵/ ۱۳، الرقم: ۲۶۲۱۔۲۶۲۲، والنسائی فی السنن، کتاب: الصلاۃ، باب: الحکم فی تارك الصلاۃ، ۱/ ۲۳۱، الرقم: ۴۶۳، وابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاۃ والسنة فیها، باب: ماجاء فی من ترك الصلاۃ، ۱/ ۳۴۲، الرقم: ۱۰۷۹، والحاکم فی المستدرك، ۱/ ۴۸، الرقم: ۱۱، وقال الحاکمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، والدار قطنی فی السنن، ۲/ ۵۲، الرقم: ۲، وابن حبان فی الصحیح، ۴/ ۳۰۵، الرقم: ۱۴۵۴، والنسائی فی السنن الکبری، ۱/ ۱۴۵، الرقم: ۳۲۹، وابن أبی شیبة فی المصنف، ۶/ ۱۶۷، الرقم: ۳۰۳۹۶، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵/ ۳۴۶، الرقم: ۲۲۹۸۷، ۲۳۰۵۷، والبیهقی فی السنن الکبری، ۳/ ۳۶۶، الرقم: ۶۲۹۱، وفی شعب الإیمان، ۱/ ۷۲، الرقم: ۴۳، ۲۷۹۵۔

مُحَمَّدٍ ﷺ: لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ، غَيْرَ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان عہد نماز ہی ہے، جس نے اسے چھوڑا اس نے کفر کیا۔

''اور عبد اللہ بن شقیق عقیلی سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کے سوا کسی دوسرے عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے تھے۔''

١٣٥ / ١٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ، فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهِ شَيْءٌ، قَالَ الرَّبُّ عزوجل: انْظُرُوْا، هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ، ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذٰلِكَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا:

الحديث رقم ١٧: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء أَنَّ أَوَّلَ ما يُحَاسَبُ به العبد يوم القيامة الصلاة، ٢ / ٢٦٩، الرقم: ٤١٣، والنسائى فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: المحاسبة على الصلاة، ١ / ٢٣٢، الرقم: ٤٦٥-٤٦٧، وابن ماجه فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في أول ما يحاسب به العبد الصلاة، ١ / ٤٥٨، الرقم: ١٤٢٥، والدارمى فى السنن، ١ / ٣٦١، الرقم: ١٣٥٥، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٧ / ٢٧٦، الرقم: ٣٦٠٤٧، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢ / ٢٤٠، الرقم: ١٨٥٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٤٢٥، الرقم: ٩٤٩٠، وأبويعلى فى المسند، ١١ / ٩٦، الرقم: ٦٢٢٥، والطيالسى فى المسند، ١ / ٣٢٣، الرقم: ٢٤٦٨، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٣ / ١٨٢، الرقم: ٣٢٨٦، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١ / ٢٠٢، الرقم: ٧٦٧۔

قیامت کے دن بندے سے (سب سے) پہلے جس عمل کا حساب ہو گا وہ نماز ہے، اگر یہ صحیح ہوا تو وہ کامیاب ہوا اور نجات پا گیا اور اگر یہ ٹھیک نہ ہوا تو بندہ ناکام ہوا اور اس نے نقصان اٹھایا پھر اگر فرض نماز میں کچھ کمی رہ گئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میرے بندے کے پاس کوئی نفل ہے؟ پھر اس سے فرض کی کمی پوری کی جائے گی، پھر تمام اعمال کا اسی طرح حساب کتاب ہو گا (یعنی فرض اعمال کے نہ ہونے کی صورت میں نوافل سے کمی پوری کی جائے گی)۔"

۱۳۶ / ۱۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَو يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ: أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ، لَشَهِدَ الْعِشَاءَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا اللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم اس

الحديث رقم ۱۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الجماعة والإمامة، باب: وجوب صلاة الجماعة، ۱ / ۲۳۱، الرقم: ۶۱۸، وفی باب: فضل العشاء فی الجماعة، ۱ / ۲۳۴، الرقم: ۶۲۶، وفی کتاب: الخصومات، باب: إخراج أهل المعاصي والخُصُوم من البيوت بعد المعرفة، ۲ / ۸۵۲، الرقم: ۲۲۸۸، وفی کتاب: الأحكام، باب: إخراج الخُصُوم وأهل الرِّيَبِ من البيوت بعد المعرفة، ۶ / ۲۶۴۰، الرقم: ۶۷۹۷، ومسلم فی الصحيح، کتاب: المساجد، باب: فضل صلاة الجماعة، وبيان التشديد فی التخلف عنها، ۱ / ۴۵۱، الرقم: ۶۵۱، وأبو داود فی السنن، کتاب: الصلاة، باب: التشديد فی ترك الجماعة، ۱ / ۱۵۰، الرقم: ۵۴۸-۵۴۹، وابن ماجه فی السنن، کتاب: المساجد والجماعات، باب: التغليظ فی التخلف عن الجماعة، ۱ / ۲۵۹، الرقم: ۷۹۱، وابن خزيمة فی الصحيح، ۲ / ۳۷۰، الرقم: ۱۴۸۴، وابن أبی شيبة فی المصنف، ۱ / ۲۹۲، الرقم: ۳۳۵۱، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۳ / ۵۵، الرقم: ۲۸۵۳، وأبوعوانة فی المسند، ۱ / ۳۵۱، الرقم: ۱۲۵۷، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۱ / ۱۶۳، الرقم: ۶۰۲۔

ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کا حکم دوں تو اس کے لئے اذان کہی جائے۔ پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے پھر ایسے لوگوں کی طرف نکل جاؤں (جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے) اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر ان میں سے کوئی جانتا کہ اسے گوشت پر ہڈی یا دو عمدہ کھریاں (پائے) ملیں گی تو ضرور نماز عشاء میں شامل ہوتا۔‘‘

١٣٧ / ١٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ: بِضْعًا وَعِشْرِيْنَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: با جماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر ستائیس درجے فضیلت رکھتا ہے۔‘‘

١٣٨ / ٢٠۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ١٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الجماعة والإمامة، باب: فضل صلاة الجماعة، ١ / ٢٣١، الرقم: ٦١٩، ٦٢١، ومسلم فی الصحيح، كتاب: المساجد، باب: فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد فی التخلف عنها، ١ / ٤٥٠، الرقم: ٦٥٠، والترمذی فی السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی فضل الجماعة، ١ / ٤٢٠، الرقم: ٢١٥، والنسائی فی السنن، كتاب: الإمامة، باب: فضل الجماعة، ٢ / ١٠٣، الرقم: ٨٣٧، وفی السنن الكبری، ١ / ٢٩٤، الرقم: ٩١١، ومالك فی الموطأ، كتاب: الصلاة، باب: فضل صلاة الجماعة علی صلاة الفذ، ١ / ١٢٩، الرقم: ٢٨٨، وابن حبان فی الصحيح، ٥ / ٤٠١، الرقم: ٢٠٥٢، والشافعی فی المسند، ١ / ٥٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٦٥، الرقم: ٥٣٣٢، ٥٩٢١، والبيهقی فی السنن الكبری، ٣ / ٥٩، الرقم: ٤٧٣٤، وفی شعب الإيمان، ٣ / ٤٧، الرقم: ٢٨٢٦، والعسقلانی فی سلسلة الذهب، ١ / ٤٤، الرقم: ٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١ / ١٥٨، الرقم: ٥٨٦۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه أبوداود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: في المحافظة علی وقت الصلاة، ١ / ١١٧، الرقم: ٤٣٠، وابن ماجه فی السنن، كتاب: إقامة ←

قَالَ اللهُ ﷻ: افْتَرَضْتُ عَلَى أُمَّتِکَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ. وَعَهِدْتُ عِنْدِي عَهْدًا أَنَّهُ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ. وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ، فَلَا عَهْدَ لَهُ عِنْدِي. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت ابو قتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے اپنے یہاں پکا وعدہ کر رکھا ہے کہ جو ان کے اوقات کے ساتھ ان کی پابندی کرے گا اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو ان کی پابندی نہیں کرے گا تو اس کے ساتھ میرا کوئی عہد نہیں (کہ اسے سزا دوں یا بخش دوں)۔''

...... الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في فرض الصلوات الخمس والمحافظة عليها، ۱/ ٤٥٠، الرقم: ١٤٠٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/ ٣٠٥، الرقم: ٣٦٨، والطيالسي في المسند، ١/ ٧٨، الرقم: ٥٧٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/ ١٦٦، الرقم: ٤٤٤٠، والمروزي في تعظيم قدرة الصلاة، ٢/ ٩٧٠، الرقم: ١٠٥٤، والمقريزي في مختصر كتاب الوتر، ١/ ٣١، الرقم: ١٣۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ السُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ

﴿ فضیلتِ سنن اور نوافل کا بیان ﴾

فَضْلُ صَلَاةِ السُّنَنِ

۱۳۹ / ۲۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا، فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي، يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي، لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي، لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اُس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے میرا قرب نہیں پاتا جو مجھے فرائض سے زیادہ محبوب ہو اور میرا بندہ نفلی عبادات کے ذریعے برابر میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگتا ہے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا

الحديث رقم ۲۱: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: التواضع، ۵/ ۲۳۸٤، الرقم: ٦۱۳۷، وابن حبان فى الصحيح، ۲/ ۵۸، الرقم: ۳٤۷، والبيهقى فى السنن الكبرى، ۱۰/ ۲۱۹، وفى كتاب الزهد الكبير، ۲/ ۲٦۹، الرقم: ٦۹٦۔

ہوں۔ میں نے جو کام کرنا ہوتا ہے اس میں کبھی اس طرح متردد نہیں ہوتا جیسے بندۂ مومن کی جان لینے میں ہوتا ہوں۔ اسے موت پسند نہیں اور مجھے اس کی تکلیف پسند نہیں۔‘‘

۱۴۰ / ۲۲۔ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي: سَلْ، فَقُلْتُ: أَسْأَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذَلِکَ قُلْتُ: هُوَ ذَاکَ، قَالَ: فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِکَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت ربیع بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رات کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں رہا کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استنجاء اور وضو کے لئے پانی لاتا ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’مانگ کیا مانگتا ہے‘‘ میں نے عرض کیا: میں آپ سے جنت کی رفاقت مانگتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کے علاوہ ’’اور کچھ‘‘ میں نے کہا مجھے یہی کافی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو پھر کثرتِ سجود سے اپنے معاملے میں میری مدد کرو۔‘‘

۱۴۱ / ۲۳۔ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَي

الحديث رقم ۲۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: فضل السجود والحث عليه، ۱ / ۳۵۳، الرقم: ۴۸۹، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: وقت قيام النبي صلی الله علیه وآله وسلم من الليل، ۲ / ۳۵، الرقم: ۱۳۲۰، والنسائي في السنن، كتاب: التطبيق، باب: فضل السجود، ۲ / ۲۲۷، الرقم: ۱۱۳۸، وفي السنن الكبرى، ۱/۲۴۲، الرقم: ۷۲۴، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۴/۵۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۵/۵۶، الرقم: ۴۵۷۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲ / ۴۸۶، الرقم: ۴۳۴۴، والمنذري فى الترغيب والترهيب، ۱ / ۱۵۲، الرقم: ۵۶۴۔

الحديث رقم ۲۳: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن وبيان عددهن، ۱/۵۰۳ الرقم: ۷۲۸، وأبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: تفريع أبواب التطوع وركعات السنة، ۲/۱۸، الرقم: ۱۲۵۰، والنسائى فى السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: الاختلاف على إسماعيل بن أبى خالد، ۳/۲۶۴، الرقم: ۱۸۰۸، ←

عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا، غَيْرَ فَرِيْضَةٍ، إِلَّا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. أَوْ إِلَّا بُنِي لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ.

''ام المومنین حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ کے لئے ہر روز بارہ رکعت نفل فرائض کے علاوہ ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنا دیتا ہے یا جنت میں اس کا گھر بنا دیا جاتا ہے۔''

١٤٢ / ٢٤۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَي عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دن اور رات میں (فرائض کے علاوہ) بارہ رکعات سنتیں ادا کیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت

وابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فی ثنتی عشرة رکعة من السنة، ١/٣٦١، الرقم: ١١٤١، وابن خزيمة فی الصحيح، ٢/٢٠٢، الرقم: ١١٨٥، والدارمی فی السنن، ١/٣٩٧، الرقم: ١٤٣٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٣٢٧، الرقم: ٢٦٨١٨۔

الحديث رقم ٢٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فيمن صلی فی يوم وليلة ثنتي عشرة رکعة من السنة وماله فيه من الفضل، ٢/٢٧٤، الرقم: ٤١٥، ونحوه أبوداود فی السنن، کتاب: الصلاة، باب: تفريع أبواب التطوع ورکعات السنة، ٢/١٨، الرقم: ١٢٥١، والنسائی فی السنن، کتاب: الإمامة، باب: الصلاة بعد الظهر، ٢/١١٩، الرقم: ٨٧٣، وابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، ١/٣٦١، الرقم: ١١٤٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٥١، الرقم: ٥١٢٧، وابن خزيمة فی الصحيح، ٢/٢٠٤، الرقم: ١١٨٨، والحاکم فی المستدرک بإسنادين، ١/٤٥٦، الرقم: ١١٧٣، وقال: کلا الإسنادين صحيحان۔

میں مکان بنائے گا (اُن سنتوں کی تفصیل یہ ہے) چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔‘‘

۱۴۳/ ۲۵۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: صَلُّوْا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوْتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ سوائے فرض نماز کے آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے۔‘‘

فَضْلُ صَلَاةِ التَّهَجُّدِ

۱۴۴/ ۲۶۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رضي الله عنها كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً

الحديث رقم ۲۵: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: التهجد، باب: صلاة الليل، ۱/ ۲۵٦، الرقم: ٦۹۸، ومسلم فی الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب صلاة النافلة فی بيته وجوازها فی المسجد، ۱/ ۵۳۹، الرقم: ۷۸۱، وأبوداود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: صلاة الرجل التطوع فی بيته، ۱/ ۲۷٤، الرقم: ۱۰٤٤، وابن خزيمة فی الصحيح، ۲/ ۲۱۱، الرقم: ۱۲۰۳، وابن حبان فی الصحيح، ٦ ۲۳۸، الرقم: ۲٤۹۱ والدارمی فی السنن، ۱/ ۳٦٦، الرقم: ۱۳٦٦.

الحديث رقم ۲٦: أخرجه البخاري في كتاب: التهجد، باب: قيام النبي صلى الله عليه وآله وسلم بالليل في رمضان وغيره، ۱/ ۳۸۵، الرقم: ۱۰۹٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وآله وسلم في الليل، ۱/ ۵۰۹، الرقم: ۷۳۸، والترمذي في السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء في وصف صلاة النبي صلى الله عليه وآله وسلم بالليل، ۲/ ۳۰۲، الرقم: ٤۳۹، وقال أبوعيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في صلاة اليل، ←

يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: رمضان المبارک میں حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک میں اور اس کے علاوہ بھی (نمازِ تہجد) گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے چار رکعتیں پڑھتے۔ تو ان کے ادا کرنے کی خوبصورتی اور طوالتِ (قیام) کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔‘‘

١٤٥ / ٢٧۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلَيكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الإِثْمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

...... ٢ / ٤٠، الرقم: ١٣٤١، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: كيف الوتر بثلاث، ٣ / ٢٣٤، الرقم: ١٦٩٧، وفي السنن الكبرى، ١ / ١٥٩، الرقم: ٣٩٣، ومالك في الموطأ، كتاب: صلاة الليل، باب: صلاة النبي ﷺ في الوتر، ١ / ١٢٠، الرقم: ٢٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٣٦، الرقم: ٢٤١١٩، وابن خزيمة في الصحيح، ١ / ٣٠، الرقم: ٤٩، ٢ / ٢١٧، وابن حبان في الصحيح، ٦ / ١٨٦، الرقم: ٢٤٣٠، وعبد الرزاق في المصنف، باب: صلاة النبي ﷺ من الليل ووتره، ٣ / ٣٨، الرقم: ٤٧١١، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١ / ٢٨٢۔

الحديث رقم ٢٧: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: فى دعاء النبى ﷺ، ٥ / ٥٥٢، الرقم: ٣٥٤٩، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٤٥١، الرقم: ١١٥٦، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢ / ٥٠٢، الرقم: ٤٤٢٣، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٨ / ٩٢، الرقم: ٧٧٦٦۔

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ أَصَحُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رات کا قیام اپنے اوپر لازم کرلو کہ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے لیے قربِ خداوندی کا باعث ہے اور برائیوں کو مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔‘‘

۱۴۶ / ۲۸۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: أَقْرَبُ مَايَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الآخِرِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے: اللہ عزوجل اپنے بندے کے سب سے زیادہ نزدیک رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے اگر تم اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہو سکتے تو ضرور ہو جاؤ۔‘‘

۱۴۷ / ۲۹۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضي الله عنها عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: يُحْشَرُ النَّاسُ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِي مُنَادٍ فَيَقُوْلُ أَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافَى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ؟ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ

الحديث رقم ۲۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: (۱۱۹)، ۵ / ۵٦۹، الرقم: ۳۵۷۹، والنسائی فی السنن، کتاب: المواقيت، باب: النهي عن الصلاة بعد العصر، ۱ / ۲۷۹، الرقم: ۵۷۲، وفی کتاب: التطبيق، باب: أقرب مايکون العبد من الله عزوجل، ۲ / ۲۲٦، الرقم: ۱۱۳۷، وابن خزيمة فی الصحيح، ۲ / ۱۸۲، الرقم: ۱۱٤۷، والحاکم فی المستدرک، ۱ / ٤۵۳، الرقم: ۱۱٦۲، وَقَالَ الحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَالبيهقی فی السنن الکبری، ۳ / ٤، الرقم: ٤٤۳۹، والطبرانی فی مسند الشاميين، ۱ / ۳٤۹، الرقم: ٦۰۵، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۱ / ۲٤۵، الرقم: ۹۳۳۔

الحديث رقم ۲۹: أخرجه البيهقی فی شعب الإيمان، ۳ / ۱٦۹، الرقم: ۳۲٤٤، ٦۹۳، ۳۲٤٦، ونحوه الحاکم فی المستدرک، ۲ / ٤۳۳، الرقم: ۳۵۰۸، وابن المبارک فی کتاب الزهد، ۱ / ۱۰۱، الرقم: ۳۵۳، والقرطبی فی الجامع لأحکام القرآن، ۱٤ / ۱۰۲، والطبری فی جامع البيان، ۳۰ / ۱۸٦، وابن کثير فی تفسير القرآن العظيم، ۳ / ٤٦۱۔

الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن ایک میدان میں اکٹھے کئے جائیں گے اور ایک منادی اعلان کرے گا، جن لوگوں کی کروٹیں (اپنے رب کی یاد میں) بستروں پر نہ لگتی تھیں، وہ کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے، ان کی تعداد بہت کم ہوگی اور وہ جنت میں بغیر حساب و کتاب کے داخل ہوجائیں گے پھر باقی (بچ جانے والے) لوگوں کے حساب و کتاب کا حکم جاری کر دیا جائے گا۔''

فَضْلُ صَلَاةِ الإِشْرَاقِ

١٤٨ / ٣٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت انس رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کی نماز با جماعت پڑھ کر طلوع آفتاب تک بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا پھر دو رکعت نماز (اشراق) ادا کی اس کے لیے کامل (و مقبول) حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔ حضرت انس رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لفظ تامة یعنی ''کامل'' تین مرتبہ فرمایا۔''

فَضْلُ صَلَاةِ الضُّحَى

١٤٩ / ٣١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَافَظَ

الحديث رقم ٣٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجمعة عن رسول الله ﷺ، باب: ذكر ما يستحب من الجلوس في المسجد بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس، ٢ / ٤٨١، الرقم: ٥٨٦، والطبراني في مسند الشاميين، ٢ / ٤٢، الرقم: ٨٨٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧ / ١٣٨، الرقم: ٩٧٦٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ١٧٨، الرقم: ٦٦٧.

الحديث رقم ٣١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الصلاة عن رسول ﷺ، باب: ←

عَلَى شُفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاشت کی دو رکعات کی پابندی کرتا ہے، اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

فَضْلُ صَلَاةِ الْأَوَّابِيْنَ

١٥٠ / ٣٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَي عَشْرَةَ سَنَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نمازِ مغرب کے بعد چھ نفل اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے اس کے لئے یہ نفل بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گے۔''

...... ماجاء فی صلاة الضحی، ٢ / ٣٤١، الرقم: ٤٧٦، وابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فی صلاة الضحی، ١ / ٤٤٠، الرقم: ١٣٨٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٤٤٣، الرقم: ٩٧١٤، وابن راهوية فی المسند، ١ / ٣٣٨، الرقم: ٣٢٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١ / ٢٦٤، الرقم: ٩٩٦۔

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الترمذي فی السنن، کتاب: الصلاة عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء فی فضل التطوع وست رکعات بعد المغرب، ٢ / ٢٩٨، الرقم: ٤٣٥، وابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء في ست رکعات بعد المغرب، ١ / ٣٦٩، الرقم: ١١٦٧، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١ / ٢٢٧، الرقم: ٨٦٢۔

فَصْلٌ فِي صِيَامِ رَمَضَانَ

﴿رمضان المبارک کے روزوں کا بیان﴾

١٥١ / ٣٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بحالتِ ایمان ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

١٥٢ / ٣٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ. وفي رواية: فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٣٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصوم، باب: صوم رمضان احتسابا من الإيمان، ١ / ٢٢، الرقم: ٣٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، ١ / ٥٢٣، الرقم: ٧٦٠، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: فى قيام شهر رمضان، ٢ / ٤٩، الرقم: ١٣٧٢، والنسائي في السنن، كتاب: الصيام، باب: ثواب من قام رمضان وصامه إيمان واحتسابا، ٤ / ١٥٧، الرقم: ٢٢٠٣۔ ٢٢٠٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب: ماجاء في فضل شهر رمضان، ١ / ٥٢٦، الرقم: ١٦٤١۔

الحديث رقم ٣٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: صفة إبليس وجنوده، ٣ / ١١٩٤، الرقم: ٣١٠٣، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: فضل شهر رمضان، ٢ / ٧٥٨، الرقم: ١٠٧٩، والنسائى فى السنن، كتاب: الصيام، باب: ذكر الاختلاف على الزهرى فيه، ٤ / ١٢٦، ١٢٨، الرقم: ٢٠٩٧، ٢١٠١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٢٨١، الرقم: ٧٧٦٨۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ) جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان (زنجیروں میں) جکڑ دیئے جاتے ہیں۔“

١٥٣ / ٣٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قَالَ اللهُ عزوجل: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بنی آدم کا ہر عمل اسی کے لئے ہے سوائے روزہ کے۔ روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ اور روزہ ڈھال ہے اور جس روز تم میں سے کوئی روزہ سے ہو تو نہ فحش کلامی کرے اور نہ جھگڑے اور اگر اسے (روزہ دار کو) کوئی گالی دے یا لڑے تو یہ وہ کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ عزوجل کو مشک سے زیادہ پیاری ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، جن سے اسے فرحت ہوتی ہے: ایک (فرحتِ افطار) جب وہ روزہ افطار کرتا ہے، اور دوسری (فرحتِ دیدار کہ) جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزہ کے باعث خوش ہوگا۔“

الحديث رقم ٣٥: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الصوم، باب: هل يقول إنى صائم إذا شتم، ٢ / ٦٧٣، الرقم: ١٨٠٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: فضل الصيام، ٢ / ٨٠٧، الرقم: ١١٥١، والنسائى فى السنن، كتاب: الصيام، باب: ذكر الإختلاف على أبى بن صالح فى هذا الحديث، ٤ / ٢٢١٧، الرقم: ٢٢١٣۔٢٢١٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٤ / ٢٧٠، الرقم: ٨٠٩٤۔

١٥٤۔ ٣٦/۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُوْنَ؟ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوْا أُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریّان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن روزہ دار اس میں سے داخل ہوں گے اور اُن کے سوا اس دروازہ سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا: کہاں ہیں روزہ دار؟ پس وہ کھڑے ہوں گے، ان کے علاوہ اس میں سے کوئی اور داخل نہیں ہو سکے گا۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا، پھر کوئی اور اس سے داخل نہیں ہو سکے گا۔‘‘

١٥٥/ ٣٧۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مُرْنِي بِعَمَلٍ قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مُرْنِي بِعَمَلٍ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

الحديث رقم ٣٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الصوم، باب: الريان للصائمين، ٢/ ٦٧١، الرقم: ١٧٩٧، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: فضل الصيام، ٢/ ٨٠٨، الرقم: ١١٥٢، وابن خزيمة فى الصحيح، ٣/ ١٩٩، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٤/ ٣٠٥، الرقم: ٨٢٩٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٦/ ١٩٢، الرقم: ٥٩٧٠۔

الحديث رقم ٣٧: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الصيام، باب: في فضل الصائم، ٤/ ١٦٥، الرقم: ٢٢٢٣، وفي السنن الكبرى، ٢/ ٩٢، الرقم: ٢٥٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٤٨۔ ٢٤٩، الرقم: ٢٢١٩٤۔ ٢٢١٩٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/ ١٩٤، الرقم: ١٨٩٣، وابن حبان في الصحيح، ٨/ ٢١٣، الرقم: ٣٤٢٦، والحاكم في المستدرك، ١/ ٥٨٢، الرقم: ١٥٣٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٢٩٧، الرقم: ٣٥٨٧۔

’’حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی (ایسا) عمل بتائیں (جس سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ رکھو، اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔ میں نے (پھر) عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی (اور) عمل (بھی) بتائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ رکھو اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔‘‘

١٥٦/ ٣٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللهُ عزوجل عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيْهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ أَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

وفي رواية للطبراني: عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: هَذَا رَمَضَانَ قَدْ جَاءَ تُفْتَحُ فِيْهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُغَلُّ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ. بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ إِذَا لَمْ يُغْفَرْلَهُ فِيْهِ فَمَتَى؟

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس ماہ رمضان آیا۔ یہ مبارک مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں۔ اس میں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور بڑے شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ اس (مہینہ) میں اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی رات (بھی) ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو اس کے ثواب سے محروم ہوگیا سو وہ محروم ہوگیا۔‘‘

اور طبرانی کی ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ

الحديث رقم ٣٨: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الصيام، باب: ذكر الاختلاف على معمر فيه، ٤/ ١٤٢، الرقم: ٢١٠٦، وفي السنن الكبرى، ٢/ ٦٦، الرقم: ٢٤١٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ٢٧٠، الرقم: ٨٨٦٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/ ٣٢٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٦٠، الرقم: ١٤٩٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/ ١٤٣.

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: رمضان المبارک کا مقدس مہینہ آ گیا ہے۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس میں شیاطین کو (زنجیروں میں) جکڑ دیا جاتا ہے۔ وہ شخص بڑا ہی بدنصیب ہے جس نے رمضان کا مہینہ پایا لیکن اس کی بخشش نہ ہوئی۔ اگر اس کی اس (مغفرت کے) مہینہ میں بھی بخشش نہ ہوئی تو (پھر) کب ہو گی؟‘‘

١٥٧ / ٣٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَحِصْنٌ حَصِيْنٌ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وفي رواية: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا الصِّيَامُ جُنَّةٌ يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ. (١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے اور دوزخ کی آگ سے بچاؤ کے لئے محفوظ قلعہ ہے۔‘‘

’’اور ایک روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے اس کے ساتھ بندہ خود کو دوزخ کی آگ سے بچاتا

الحديث رقم ٣٩: أخرجه بن حنبل في المسند، ٢ / ٤٠٢، الرقم: ٩٢١٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣ / ٢٨٩، الرقم: ٣٥٧١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٥٠، الرقم: ١٤٥١، وقال: إسناده حسن، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١ / ٢٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣ / ١٨٠، وقال: إسناده حسن.

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٣٩٦، الرقم: ١٥٢٩٩، والبزار عن ابن أبي الوقاص رضی الله عنه، ٦ / ٣٠٩، الرقم: ٢٣٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ٩ / ٥٨، الرقم: ٨٣٨٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣ / ٢٩٤، الرقم: ٣٥٨٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٥٠، الرقم: ١٤٥٢، وقال: إسناد حسن، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١ / ٢٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣ / ١٨٠، وقال: رواه أحمد وإسناده حسن.

ہے۔‘‘

۱۵۸ / ٤٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ فَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَ أَنَا أَجْزِي بِهِ إِنَّهُ يَتْرُکُ الطَّعَامَ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي وَيَتْرُکُ الشَّرَابَ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي فَهُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آدمی کا ہر عمل اس کے لئے ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہے۔ سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا عطا کرتا ہوں، یقیناً وہ (روزہ دار) کھانا اور شہوت نفسانی کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے اور اپنا پینا اور شہوت میری وجہ سے ترک کرتا ہے، پس وہ (روزہ) میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا عطا کرتا ہوں۔‘‘

۱۵۹ / ٤١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ، فَأَكَلَ، أَوْ شَرِبَ، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

الحديث رقم ٤٠: أخرجه الدارمي في السنن، ٢ / ٤٠، الرقم: ١٧٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٤٤٣، الرقم: ٩٧١٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٣ / ١٩٧، الرقم: ١٨٩٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٤٧، الرقم: ١٤٤٢۔

الحديث رقم ٤١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الصوم، باب: الصائم إذا أكل أو شرب ناسيا، ٢ / ٦٨٢، الرقم: ١٨٣١، وفى كتاب: الأيمان والنذور، باب: إذا حنث ناسيا في الأيمان، ٦ / ٢٤٥٥، الرقم: ٦٢٩٢، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: أكل الناسي وشربه وجماعة لا يفطر، ٢ / ٨٠٩، الرقم: ١١٥٥، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الصيام، باب: ماجاء فيمن أفطر ناسيا، ١ / ٥٣٥، الرقم: ١٦٧٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٤٢٥، الرقم: ٩٤٨٥، والنسائى فى السنن الكبرى، ٢ / ٢٤٤، الرقم: ٣٢٧٥۔

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص بھول جائے اور کھا پی لے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے ہی تو کھلایا اور پلایا ہے۔‘‘

١٦٠ / ٤٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِكُلِّ شَيءٍ زَكَاةٌ وَ زَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ. وَقَالَ: الصِّيَامُ نِصْفُ الصَّبْرِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وفي رواية: صَلُّوْا تَنْجَحُوْا وَزَكُّوْا تُفْلِحُوْا وَصُوْمُوْا تَصِحُّوْا وَسَافِرُوْا تَغْنَمُوْا. رَوَاهُ الرَّبِيْعُ.(١)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر ایک چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ آدھا صبر ہے۔‘‘

’’اور ایک روایت میں ہے کہ نماز پڑھو نجات پا جاؤ گے اور زکوٰۃ ادا کرو فلاح پا جاؤ گے اور روزے رکھو، صحت و تندرستی پاؤ گے اور سفر کرو غنی ہو جاؤ گے۔‘‘

١٦١ / ٤٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ لَمْ يَدَعْ

الحديث رقم ٤٢: أخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب: الصيام، باب: فى الصوم زكاة الجسد، ١ / ٥٥٥، الرقم: ١٧٤٥، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٦ / ١٩٣، الرقم: ٥٩٧٣، والقضاعى فى مسند الشهاب، ١ / ١٦٢، الرقم: ٢٢٩، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٣ / ٢٩٢، الرقم: ٣٥٧٧، والديلمى فى مسند الفردوس، ٣ / ٣٣١، الرقم: ٤٩٩٦، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٥١، الرقم: ١٤٥٩، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٣ / ١٨٢۔

(١): أخرجه الربيع في المسند، ١ / ١٢٢، الرقم: ٢٩١۔

الحديث رقم ٤٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الصوم، باب: من لم يدع قول الزور والعمل به فى الصوم، ٢ / ٦٧٣، الرقم: ١٨٠٤، وفى كتاب: الأدب، باب: قول الله تعالىٰ: واجتنبوا قول الزور، ٥ / ٢٢٥١، الرقم: ٥٧١٠، والترمذى فى السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى التشديد فى الغيبة للصائم، ٣ / ٨٧، الرقم: ٧٠٧، وقال أبوعيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأبوداود فى السنن، ←

قَولَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ ِللهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص (بحالتِ روزہ) جھوٹ بولنا اور اس پر (برے) عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔''

١٦٢ / ٤٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. يَقُوْلُ الصِّيَامُ: أَي رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.
وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ اور قرآن قیامت کے روز بندۂ مومن کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا: اے اللہ! دن کے وقت میں نے اس کو کھانے اور شہوت سے روکے رکھا پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اور قرآن کہے گا میں نے رات کو اسے جگائے رکھا پس اس کے حق میں میری

------ كتاب: الصوم، باب: الغيبة للصائم، ٢ / ٣٠٧، الرقم: ٢٣٦٢، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الصيام، باب: ماجاء فى الغيبة والرفث للصائم، ١ / ٥٣٩، الرقم: ١٦٨٩، والنسائى فى السنن الكبرى، ٢ / ٢٣٨، الرقم: ٣٢٤٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٤٥٢، الرقم: ٩٨٣٨، وابن الجعد فى المسند، ١ / ٤١٤، الرقم: ٢٨٣١۔

الحديث رقم ٤٤: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ١٧٤، الرقم: ٦٦٢٦، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٧٤٠، الرقم: ٢٠٣٦، وابن المبارك فى الزهد، ١ / ١١٤، الرقم: ٣٨٥، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٢ / ٣٤٦، الرقم: ١٩٩٤، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٥٠، الرقم: ١٤٥٥، وقال: رواه الطبرانى في الكبير ورجاله محتج بهم في الصحيح ورواه ابن أبي الدنيا في كتاب الجوع وغيره بإسناد حسن، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٣ / ١٨١۔

شفاعت قبول فرما، پس دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔‘‘

١٦٣ / ٤٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اسْتَعِيْنُوْا بِطَعَامِ السَّحَرِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ وَبِالْقَيْلُوْلَةِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سحری کے کھانے کے ذریعے دن کا روزہ (پورا کرنے) کے لئے مدد لو اور قیلولہ (دوپہر کو کچھ دیر کی نیند) کے ذریعے رات کے قیام کے لئے مدد لو۔‘‘

الحديث رقم ٤٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب: ما جاء في السحور، ١ / ٥٤٠، الرقم: ١٦٩٣، وابن خزيمة في الصحيح، ٣ / ٢١٤، الرقم: ١٩٣٩، والحاكم في المستدرك، ١ / ٥٨٨، الرقم: ١٥٥١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٨٩، الرقم: ١٦٢٠.

فَصْلٌ فِي صِيَامِ التَّطَوُّعِ

﴿نفلی روزوں کا بیان﴾

۱۶۴ / ٤٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ أَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے نوجوانو! جو تم میں عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ یہ نگاہ کو جھکاتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ روزے رکھے، بے شک یہ اس کے لئے (برائی سے) بچاؤ کا ذریعہ ہے۔‘‘

۱۶۵ / ٤٧۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ ﷺ: قَالَ: مَنْ

الحديث رقم ٤٦: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب: النكاح، باب: من لم يستطع الباءة فليصم، ٥ / ١٩٥٠، الرقم: ٤٧٧٩، وفي كتاب: الصوم، باب: الصوم لمن خاف على نفسه العزبة، ٢ / ٦٧٣، الرقم: ١٨٠٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: استحباب النكاح لمن تاقت نفسه إليه ووجده مؤنة، ٢ / ١٠١٨۔ ١٠١٩، الرقم: ١٤٠٠، وأبوداود في السنن، كتاب: النكاح، باب: التحريض على النكاح، ٢ / ٢١٩، الرقم: ٢٠٤٦، والنسائي في السنن، كتاب: الصيام، باب: في فضل الصائم، ٤ / ١٦٩ـ١٧٠، الرقم: ٢٢٣٩، ٢٢٤١، وابن ماجه في السنن، كتاب: النكاح، باب: ماجاء في فضل النكاح، ١ / ٥٩٢، الرقم: ١٨٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٤٢٥، الرقم: ٤٠٣٥، وابن حبان في الصحيح، ٩ / ٣٣٥، الرقم: ٤٠٢٦۔

الحديث رقم ٤٧: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: استحباب صوم ستة أيام من شوال إتباعا لرمضان، ٢ / ٨٢٢، الرقم/ ١١٦٤، والترمذى فى السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى صيام ستة أيام من شوال، ٣ / ١٣٢، الرقم:٧٥٩، وأبوداود فى السنن، كتاب: الصوم، باب: فى ←

صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے گویا اس نے عمر بھر کے روزے رکھے۔''

۱۶۶ / ۴۸۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللهَ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ: أَلاَ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ أَلا مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَأَرْزُقَهُ؟ أَلاَ مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ؟ أَلا كَذَا أَلا كَذَا؟ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پندرہ شعبان کی رات ہوتو اس رات کو قیام کیا کرو اور دن کو روزہ رکھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی میری بخشش کا طالب ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اسے رزق دوں؟ کیا کوئی بیمار ہے کہ میں اسے شفا دوں؟ کیا کوئی ایسے ہے؟ ایسے ہے؟ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔''

------ صوم ستة أيام من شوال، ۲/ ۳۲۴، الرقم:۲۴۳۳، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الصيام، باب: صيام ستة أيام من شوال، ۱۰/ ۵۴۷، الرقم:۱۷۱۶، والنسائی فی السنن الکبری، ۲/ ۱۶۴، الرقم:۲۸۶۶، والطبرانی فی المعجم الکبير، ۴/ ۱۳۵، الرقم:۳۹۰۸، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۲/ ۶۶۰، الرقم: ۱۵۱۲۔

الحديث رقم ۴۸: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء في ليلة النصف من شعبان، ۱/ ۴۴۴، الرقم:۱۳۸۸، والکنانی فی مصباح الزجاجة، ۲/ ۱۰، الرقم:۴۹۱، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۲/ ۷۴، الرقم:۱۵۵۰۔

١٦٧/ ٤٩۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عاشورہ کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ روزہ گزشتہ سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔“

١٦٨/ ٥٠۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الاِثْنَيْنِ فَقَالَ: ذَلِکَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ، أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوموار کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادتِ باسعادت ہوئی اور اسی دن میں مبعوث ہوا یا اسی دن مجھ پر قرآن نازل ہوا۔“

الحديث رقم ٤٩: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الصيام، باب: استحباب صيام ثلاثة أيام من کل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء، ٢/ ٨١٩، الرقم: ١١٦٢، والترمذی فی السنن، کتاب: الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء فی الحث صوم يوم عاشوراء، ٣/ ١٢٦، الرقم: ٧٥٢، وأبوداود فی السنن، کتاب: الصيام، باب: فی صوم الدهر تطوعا، ٢/ ٣٢١، الرقم: ٢٤٢٥، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الصيام، باب: صيام يوم عاشوراء، ١/ ٥٥٣، الرقم: ١٧٣٨، والنسائی فی السنن الکبری، ٢/ ١٥٠، الرقم: ٢٧٩٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥/ ٣٠٨، الرقم: ٢٢٦٧٤۔

الحديث رقم ٥٠: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الصيام، باب: استحباب صيام ثلاثة أيام من کل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء والاثنين والخميس، ٢/ ٨١٩، الرقم: ١١٦٢، والنسائی فی السنن الکبری، ٢/ ١٤٦، الرقم: ٢٧٧٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥/ ٢٩٧، الرقم: ٢٢٥٩٤، وابن حبان فی الصحيح، ٨/ ٤٠٣، الرقم: ٣٦٤٢، وعبد الرزاق فی المصنف، ٤/ ٢٩٥، الرقم: ٧٨٦٥، وأبويعلی فی المسند، ١/ ١٣٣، الرقم: ١٤٤، والبيهقی فی السنن الکبری، ٤/ ٣٠٠، الرقم: ٨٢٥٩۔

١٦٩ / ٥١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کو اعمال (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کئے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل روزے کی حالت میں پیش ہو۔“

١٧٠ / ٥٢۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ. رواه مسلم والترمذي: إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْسَبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: حَدِيْثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابوقتادہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یوم عرفہ (نویں

الحديث رقم ٥١: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الصوم عن رسول اللّٰه ﷺ، باب: ماجاء فى صوم يوم الاثنين والخميس، ٣ / ١٢٢، الرقم: ٧٤٧، وعبد الرزاق فى المصنف، ٤ / ٣١٤، الرقم: ٧٩١٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٧٨، الرقم: ١٥٦٩۔

الحديث رقم ٥٢: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة، ٢ / ٨١٩، الرقم: ١١٦٢، والترمذي فى السنن، كتاب: الصوم عن رسول اللّٰه ﷺ، باب: ماجاء فى فضل صوم يوم عرفة، ٣ / ١٢٤، الرقم: ٧٤٩، وأبوداود فى السنن، كتاب: الصوم، باب: فى صوم الدهر تطوعا، ٢ / ٣٢١، الرقم: ٢٤٢٥، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الصيام، باب: صيام يوم عرفة، ١ / ٥٥١، الرقم: ١٧٣٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٣٠٨، الرقم: ٢٢٦٧٤۔

ذوالحجہ کے روزہ) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یوم عرفہ کا روزہ) گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (ترمذی کے الفاظ یہ ہیں) کہ یوم عرفہ کے روزہ کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اسے گزشتہ اور آئندہ سال کا کفارہ بنا دیتا ہے۔‘‘

۱۷۱/ ۵۳۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما، **قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، لَمْ أَرَکَ تَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ؟ قَالَ: ذَاکَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَ رَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيْهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ.**

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جس قدر آپ ماہِ شعبان میں (نفلی) روزے رکھتے ہیں اس قدر میں نے آپ کو کسی اور مہینے میں (نفلی) روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک ایسا مہینہ ہے جو رجب اور رمضان کے درمیان میں (آتا) ہے اور لوگ اس سے غفلت برتتے ہیں حالانکہ اس مہینے میں (پورے سال کے) عمل اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل روزہ دار ہونے کی حالت میں اٹھائے جائیں۔‘‘

الحديث رقم ۵۳: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب: الصيام، باب: صوم النبي ﷺ بأبي هو وأمّي وذکر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك، ۴/ ۲۰۱، الرقم: ۲۳۵۷، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵/ ۲۰۱، الرقم: ۲۱۸۰۱، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ۲/ ۸۲، وابن أبي شيبة فی المصنف، ۲/ ۳۴۶، الرقم: ۹۷۶۵، ونحوه البزار فی المسند، ۷/ ۶۹، الرقم: ۲۶۱۷، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ۴/ ۱۰۸، الرقم: ۱۳۱۹، وقال: إسناده حسن، والبغوی فی مسند أسامة، ۱/ ۱۲۳، الرقم: ۴۸، والمحاملی فی أمالی، ۱/ ۴۱۶، الرقم: ۴۸۵۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ قِيَامِ رَمَضَانَ

﴿ فضیلتِ قیامِ رمضان کا بیان ﴾

١٧٢ / ٥٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان میں بحالتِ ایمان ثواب کی نیت سے قیام کیا تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے گئے۔''

١٧٣ / ٥٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَامَ

الحديث رقم ٥٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: تطوع قيام رمضان من الإيمان، ١ / ٢٢، الرقم: ٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في قيام رمضان، ١ / ٥٢٣، الرقم: ٧٥٩، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: ثواب من قام رمضان إيمانا واحتسابا، ٣ / ٢٠١، الرقم: ١٦٠٢ـ ١٦٠٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٤٠٨، الرقم: ٩٢٧٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٣ / ٣٣٦، الرقم: ٢٢٠٣، والدارمي في السنن، ٢ / ٤٢، الرقم: ١٧٧٦.

الحديث رقم ٥٥: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: صلاة التراويح، باب: فضل ليلة القدر، ٢ / ٧٠٩، الرقم: ١٩١٠، ٣٧، ٣٨، ١٨٠١، ١٩٠٥، ومسلم فى الصحيح كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب فى قيام رمضان وهو التراويح، ١ / ٥٢٣، الرقم: ٧٦٠، والترمذى فى السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: الترغيب فى قيام رمضان وما جاء فيه من الفضل، ٣ / ١٧١، الرقم: ٨٠٨، وأبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: تفريع أبواب شهر رمضان، باب: فى قيام شهر رمضان، ٢ / ٤٩، الرقم: ١٣٧١، والنسائى فى السنن، كتاب: الصيام، باب: ثواب من قام رمضان وصامه إيمانا واحتسابا، ٤ / ١٥٦، الرقم: ٢٢٠٢، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الصيام، باب: ماجاء فى فضل شهر رمضان، ١ / ٥٢٦، الرقم: ١٦٤١.

رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَإِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے حالتِ ایمان میں اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو رمضان میں ایمان کی حالت اور ثواب کی نیت سے قیام کرتا ہے تو اس کے (بھی) سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو لیلۃ القدر میں ایمان کی حالت اور ثواب کی نیت سے قیام کرے اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

١٧٤ / ٥٦۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ ذَكَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَفَضَّلَهُ عَلَى الشُّهُوْرِ، وَقَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

وفي رواية له: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ، وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک کا ذکر فرمایا تو سب مہینوں پر اسے فضیلت دی۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایمان اور حصولِ ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان کی راتوں میں قیام کرتا ہے تو وہ گناہوں سے یوں پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جب اسے اس

الحديث رقم ٥٦: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب: الصيام، باب: ذکر اختلاف يحيی بن أبی کثير والنضر بن شيبان فيه، ٤ / ١٥٨، الرقم: ٢٢٠٨-٢٢١٠، وابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فی قيام شهر رمضان، ١ / ٤٢١، الرقم: ١٣٢٨.

کی ماں نے جنم دیا تھا۔‘‘

’’اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اﷲ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور میں نے تمہارے لئے اس کے قیام (نمازِ تراویح) کو سنت قرار دیا ہے لہٰذا جو شخص ایمان اور حصولِ ثواب کی نیت کے ساتھ ماہ رمضان کے دنوں میں روزے رکھتا اور راتوں میں قیام کرتا ہے تو وہ گناہوں سے یوں پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جب اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔‘‘

١٧٥ / ٥٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ بِعَزِيْمَةٍ، فَيَقُوْلُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِکَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِکَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذٰلِکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز تراویح پڑھنے کی رغبت

الحديث رقم ٥٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: صلاة التراويح، باب: فضل من قام رمضان، ٢ / ٧٠٧، الرقم: ١٩٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، ١ / ٥٢٣، الرقم: ٧٥٩، والترمذي في السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: الترغيب في قيام رمضان وما جاء فيه من الفضل، ٣ / ١٧١، الرقم: ٨٠٨، وقال أبوعيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في قيام شهر رمضان، ٢ / ٤٩، الرقم: ١٣٧١، والنسائي في السنن، كتاب: الصيام، باب: ثواب من قام رمضان وصامه إيمانا واحتسابا، ٤ / ١٥٤، الرقم: ٢١٩٢، ومالك في الموطأ، كتاب: الصلاة في رمضان، باب: الترغيب في الصلاة في رمضان، ١ / ١١٣، الرقم: ٢٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٢٨١، الرقم: ٧٧٧٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٣ / ٣٣٨، الرقم: ٢٢٠٧، وابن حبان في الصحيح، ١ / ٣٥٣، الرقم: ١٤١، وعبد الرزاق في المصنف، ٤ / ٢٥٨، الرقم: ٧٧١٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢ / ٤٩٣، الرقم: ٤٣٧٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩ / ١٢٠، الرقم: ٩٢٩٩۔

دلایا کرتے تھے لیکن حکماً نہیں فرماتے تھے چنانچہ فرماتے کہ جس نے رمضان المبارک میں حصولِ ثواب کی نیت سے اور حالتِ ایمان کے ساتھ قیام کیا تو اس کے سابقہ (تمام) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک تک نمازِ تراویح کی یہی صورت برقرار رہی اور خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اور پھر خلافت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے شروع تک یہی صورت برقرار رہی۔‘‘

۱۷۶ / ۵۸۔ عَنْ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ مَنْ يَثِقُ بِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أُرِيَ أَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَهُ أَوْ مَا شَاءَ اللهُ مِنْ ذٰلِکَ فَکَأَنَّهُ تَقَاصَرَ أَعْمَارَ أُمَّتِهِ أَنْ يَبْلُغُوْا مِنَ الْعَمَلِ مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ غَيْرُهُمْ فِي طُوْلِ الْعُمْرِ فَأَعْطَاهُ اللهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ.

رَوَاهُ مَالِکٌ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ثقہ (یعنی قابل اعتماد) اہل علم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو سابقہ امتوں کی عمریں دکھائی گئیں یا اس بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے چاہا دکھایا تو آپ ﷺ نے اپنی امت کی کم عمروں کا خیال کرتے ہوئے سوچا کہ کیا میری امت اس قدر اعمال کر سکے گی جس قدر دوسری امتوں کے لوگوں نے طوالتِ عمر کے باعث کئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو شبِ قدر عطا فرما دی جو ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے۔‘‘

۱۷۷ / ۵۹۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَخْبِرْنَا

الحديث رقم ۵۸: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب: الاعتكاف، باب: ما جاء في ليلة القدر، ۱/ ۳۲۱، الرقم: ۶۹۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/ ۳۲۳، الرقم: ۳۶۶۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/ ۶۵، الرقم: ۱۵۰۸.

الحديث رقم ۵۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۳۱۸، ۳۲۱، ۳۲۴، الرقم: ۲۲۷۶۵، ۲۲۷۹۳، ۲۲۸۱۵، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲/ ۷۱، الرقم: ۱۲۸۴، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/ ۶۵، الرقم: ۱۵۰۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/ ۱۷۵۔ ۱۷۶.

عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هِيَ فِي رَمَضَانَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَإِنَّهَا وِتْرٌ فِي إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ أَوْثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فَمَنْ قَامَهَا إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں شبِ قدر کے بارے میں بتائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (رات) ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں یا رمضان کی آخری رات ہوتی ہے۔ جو بندہ اس میں ایمان و ثواب کے ارادہ سے قیام کرے اس کے اگلے پچھلے (تمام) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

١٧٨ / ٦٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: آمِيْنَ. آمِيْنَ. آمِيْنَ. قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّکَ حِيْنَ صَعِدْتَ الْمِنْبَرَ قُلْتَ: آمِيْنَ. آمِيْنَ. آمِيْنَ؟ قَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ عليه السلام أَتَانِي، فَقَالَ: مَنْ أَدْرَکَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ، فَدَخَلَ النَّارَ، فَأَبْعَدَهُ اللهُ. قُلْ: آمِيْنَ. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. وَمَنْ أَدْرَکَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبَرَّهُمَا فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ. قُلْ آمِيْنَ. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. وَمَنْ ذُکِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ

الحديث رقم ٦٠: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٣/ ١٩٢، الرقم: ١٨٨٨، وابن حبان في الصحيح، ٣/ ١٨٨، الرقم: ٩٠٧، والبخاري في الأدب المفرد، ١/ ٢٢٥، الرقم: ٦٤٦، والبزار في المسند، ٤/ ٢٤٠، الرقم: ١٤٠٥، ٩/ ٢٤٧، الرقم: ٣٧٩٠، وأبو يعلي في المسند، ١٠/ ٣٢٨، الرقم: ٥٩٢٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/ ٣٠٤، الرقم: ٨٢٨٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/ ١٧، الرقم: ٨٩٩٤، وفي المعجم الكبير، ٢/ ٢٤٣، الرقم: ٢٠٢٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٥٧، الرقم: ١٤٨١.

عَلَيْکَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ قُلْ: آمِيْنَ. فَقُلْتُ: آمِيْنَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو تین بار آمین، آمین، آمین فرمایا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے آمین، آمین، آمین فرمایا (اس کی کیا وجہ ہے؟)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام میرے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے: جس شخص نے ماہِ رمضان پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوسکی تو وہ آگ میں گیا، اسے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور کر دے۔ (اے حبیبِ خدا!) آپ آمین کہیں۔ اس پر میں نے آمین کہا اور جس شخص نے ماں باپ دونوں کو پایا یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ نیکی نہ کی اور مر گیا تو وہ آگ میں گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے: (اے حبیبِ خدا!) آپ آمین کہیں۔ تو میں نے آمین کہا اور وہ شخص جس کے پاس آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا اور اسی حالت میں مر گیا تو وہ بھی آگ میں گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے (اے حبیب خدا!) آپ آمین کہیں تو میں نے آمین کہا۔‘‘

۱۷۹ / ۶۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ ثُمَّ لَمْ يَأْتِ فِرَاشَهُ حَتَّى يَنْسَلِخَ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب ماہِ رمضان شروع ہو جاتا تو حضور نبی اکرم ﷺ اپنا کمر بند کس لیتے پھر آپ ﷺ اپنے بستر پر تشریف نہیں لاتے تھے یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا۔‘‘

الحديث رقم ۶۱: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ۳ / ۳۴۲، الرقم: ۲۲۱۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶ / ۶۶، الرقم: ۲۴۴۲۲، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳ / ۳۱۰، الرقم: ۳۶۲۴، والسيوطي في الجامع الصغير، ۱ / ۱۴۳، الرقم: ۲۱۱.

١٨٠ / ٦٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَكَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَابْتَهَلَّ فِي الدُّعَاءِ وَأَشْفَقَ مِنْهُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ماہِ رمضان شروع ہوتا تو آپ ﷺ کا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا اور آپ ﷺ نمازوں کی (مزید) کثرت کر دیتے اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی و گڑگڑا کر دعا کرتے اور اس ماہ میں نہایت محتاط رہتے۔''

١٨١ / ٦٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي رَمَضَانَ يُنَادِي مُنَادٍ بَعْدَ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ أَلَا سَائِلٌ يَسْأَلُ فَيُعْطَى، أَلَا مُسْتَغْفِرٌ يَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرُ لَهُ، أَلَا تَائِبٌ يَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک رمضان المبارک میں رات کے پہلے تیسرے پہر کے بعد یا آخری تیسرے پہر کے بعد ایک ندا کرنے والا ندا کرتا ہے: ہے کوئی سوال کرنے والا کہ وہ سوال کرے تو اسے عطا کیا جائے؟ کیا ہے کوئی مغفرت کا طلبگار کہ وہ مغفرت طلب کرے تو اسے بخش دیا جائے؟ کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے؟''

١٨٢ / ٦٤۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمًا وَحَضَرَ رَمَضَانُ: أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرُ بَرَكَةٍ يَغْشَاكُمُ اللهُ فِيْهِ فَيُنْزِلُ

الحديث رقم ٦٢: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣ / ٣١٠، الرقم: ٣٦٢٥، والسيوطي في الجامع الصغير، ١ / ١٤٣، الرقم: ٢١٢۔

الحديث رقم ٦٣: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣ / ٣١١، الرقم: ٣٦٢٨۔

الحديث رقم ٦٤: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٦٠، الرقم: ١٤٩٠، وقال: رواه الطبراني ورواته ثقات، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣ / ١٤٢، وقال: رواه الطبراني في الكبير۔

الرَّحْمَةَ، وَيَحُطُّ الْخَطَايَا، وَيَسْتَجِيبُ فِيهِ الدُّعَاءَ، يَنْظُرُ اللهُ تَعَالَى إِلَى تَنَافُسِكُمْ فِيهِ، وَيُبَاهِي بِكُمْ مَلَائِكَتَهُ فَأَرُوا اللهَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ خَيْرًا، فَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ فِيهِ رَحْمَةَ اللهِ ﷻ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ.

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک دن فرمایا جبکہ رمضان المبارک شروع ہو چکا تھا: تمہارے پاس برکتوں والا مہینہ آ گیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت سے ڈھانپ لیتا ہے۔ رحمت نازل فرماتا ہے، گناہوں کو مٹاتا ہے اور دعائیں قبول فرماتا ہے۔ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں پر نظر فرماتا ہے اور تمہاری وجہ سے اپنے فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے۔ لہٰذا تم اپنے قلب و باطن سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نیکی پیش کرو کیونکہ بدبخت ہے وہ شخص جو اس ماہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہا۔''

۱۸۳ / ٦٥۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ذَاكِرُ اللهِ فِي رَمَضَانَ مَغْفُورٌ لَهُ، وَسَائِلُ اللهِ فِيهِ لَا يَخِيبُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ماہِ رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخش دیا جاتا ہے اور اس ماہ میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والے کو نامراد نہیں کیا جاتا۔''

الحديث رقم ٦٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ١٩٥، الرقم: ٦١٧٠، ٧/ ٢٢٦، الرقم: ٧٣٤١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٣١١، الرقم: ٣٦٢٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/ ٢٤٢، الرقم: ٣١٤١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٦٤، الرقم: ١٥٠١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/ ٦٤.

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الاعْتِكَافِ

﴿ فضیلتِ اِعتکاف کا بیان ﴾

۱۸٤ / ٦٦۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے بھی اعتکاف کیا ہے۔“

۱۸٥ / ٦٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ

الحديث رقم ٦٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتكاف، باب: الاعتكاف في العشر الأواخر والاعتكاف في المساجد، ۲ / ۷۱۳، الرقم: ۱۹۲۲، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الاعتكاف، باب: اعتكاف العشر الأواخر من رمضان، ۲ / ۸۳۱، الرقم: ۱۱۷۲، وأبوداود فی السنن، كتاب: الصوم، باب: الاعتكاف، ۲ / ۳۳۱، الرقم: ۲٤٦۲، والترمذی نحوه فی السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في الاعتكاف، وقال: حديث حسن صحيح، ۳ / ۱٥۷، الرقم: ۷۹۰، والنسائی فی السنن الكبری، ۲ / ۲٥۸، الرقم: ۳۳۳۸، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الصيام، باب: فی المعتكف يلزم مكانا من المسجد، ۱ / ٥٦٤، الرقم: ۱۷۷۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦ / ۹۲، الرقم: ۲٤٦٥۷۔

الحديث رقم ٦۷: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الاعتكاف، باب: الاعتكاف فی العشر الأوسط من رمضان، ۲ / ۷۱۹، الرقم: ۱۹۳۹، وأبوداود فی السنن، كتاب: الصوم، باب: أين يكون الاعتكاف، ۲ / ۳۳۲، الرقم: ۲٤٦٦، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الصيام، باب: ماجاء فی الاعتكاف، ۱ / ٥٦۲، الرقم: ۱۷٦۹، والنسائی فی السنن الكبری، ۲ / ۲٥۹، الرقم: ۳۳٤۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۳۳٦، الرقم: ۸٤۱٦، والدارمی فی السنن، ۲ / ٤۳، الرقم: ۱۷۷۹۔

رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے اور جس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا اس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس دن اعتکاف کیا۔''

١٨٦ / ٦٨۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ: وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللهِ رضي الله عنه الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم مِنَ الْمَسْجِدِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھے مسجد میں وہ جگہ دکھائی جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔''

١٨٧ / ٦٩۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه سَأَلَ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم

الحديث رقم ٦٨: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الاعتكاف، باب: اعتكاف العشر الأواخر من رمضان، ٢ / ٨٣٠، الرقم: ١١٧١، وأبوداود فى السنن، كتاب: الصوم، باب: أين يكون الاعتكاف، ٢ / ٣٣٢، الرقم: ٢٤٦٥، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الصيام، باب: فى المعتكف يلزم مكانا من المسجد، ١ / ٥٦٤، الرقم: ١٧٧٣۔

الحديث رقم ٦٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الاعتكاف، باب: الاعتكاف ليلا، ٢ / ٧١٤، الرقم: ١٩٢٧، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الأيمان، باب: نذر الكافر وما يفعل فيه إذا أسلم، ٣ / ١٢٧٧، الرقم: ١٦٥٦، والترمذى فى السنن، كتاب: الأيمان والنذور عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء في وفاء النذر، ٤ / ١١٢، الرقم: ١٥٣٩، وقال أبوعيسى: حديث عمرو حديث حسن صحيح، وأبوداود فى السنن، كتاب: الأيمان والنذور، باب: من نذر فى الجاهلية ثم أدرك الإسلام، ٣ / ٢٤٢، الرقم: ٣٣٢٥، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الكفارات، باب: الوفاء بالنذر، ١ / ٦٨٧، الرقم: ٢١٢٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٣٧، الرقم: ٢٥٥، والدارمى فى السنن، ٢ / ٢٣٩، الرقم: ٢٣٣٣۔

قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: فَأَوْفِ بِنَذْرِکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: میں نے دورِ جاہلیت میں منت مانی تھی کہ خانہ کعبہ میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی منت پوری کرو۔''

١٨٨ / ٧٠۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: کَانَ النَّبِيُّ يَمُرُّ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَکِفٌ، فَيَمُرُّ کَمَا هُوَ وَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی مریض کے پاس سے اعتکاف کی حالت میں گذرتے تو بغیر ٹھہرے حسب معمول گزرتے جاتے اور اس کا حال پوچھ لیتے۔''

١٨٩ / ٧١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ کَانَ إِذَا اعْتَکَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ يُوْضَعُ لَهُ سَرِيْرُهُ وَرَاءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو آپ ﷺ کے لئے ستون توبہ کے پیچھے تخت یا بستر بچھا دیا جاتا۔''

الحديث رقم ٧٠: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: الصوم، باب: المعتکف يعود المريض، ٢ / ٣٣٣، الرقم: ٢٤٧٢، والبيهقی فی السنن الکبری، ٤ / ٣٢١، الرقم: ٨٣٧٨۔

الحديث رقم ٧١: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: الصيام، باب: المعتکف يلزم مکانا من المسجد، ١ / ٥٦٤، الرقم: ١٧٧٤، وابن خزيمة فی الصحيح، ٣ / ٣٥٠، الرقم: ٢٢٣٦، والطبرانی فی المعجم الکبير، ١٢ / ٣٨٥، الرقم: ١٣٤٢٤، وفی المعجم الأوسط، ٨ / ٩٤، الرقم: ٨٠٧١، والکنانی فی مصباح الزجاجة، ٢ / ٨٤، الرقم: ٦٤١، وقال: هذا إسناد صحيح۔

۱۹۰/ ۷۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ: هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْرَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف کے بارے میں فرمایا: وہ گناہ سے روک دیتا ہے۔ اس کے لئے ایسی نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو تمام نیکیوں پر عمل کرنے والوں کے لئے لکھی جاتی ہیں۔“

۱۹۱/ ۷۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ عزوجل جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ كُلُّ خَنْدَقٍ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک دن اعتکاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے، ہر خندق مشرق سے مغرب کے درمیانی فاصلہ سے زیادہ لمبی ہے۔“

۱۹۲/ ۷۴۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رضي الله عنهما عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ اعْتَكَفَ عَشْرًا فِي رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

الحديث رقم ۷۲: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: الصيام، باب: فی ثواب الاعتكاف، ۱/ ۵۶۷، الرقم: ۱۷۸۱، والديلمی فی مسند الفردوس، ۴/ ۲۰۷، الرقم: ۶۶۳۲، والكنانی فی مصباح الزجاجة، ۲/ ۸۵، الرقم: ۶۴۳۔

الحديث رقم ۷۳: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۷/ ۲۲۰، الرقم: ۷۳۲۶، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۳/ ۲۶۳، الرقم: ۳۹۷۱، وقال: رواه الحاكم وقال: صحيح الإسناد، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۸/ ۱۹۲۔

الحديث رقم ۷۴: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ۳/ ۱۲۸، الرقم: ۲۸۸۸، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۳/ ۴۲۵، الرقم: ۳۹۶۶-۳۹۶۷، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۲: ۹۶، الرقم: ۱۶۴۹، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۳/ ۱۷۳۔

’’حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت امام حسین علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف کرتا ہے اس کا ثواب دو حج اور دو عمرہ کے برابر ہے۔‘‘

١٩٣ / ٧٥۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وفي رواية: فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں (اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان کی آخری سات طاق راتوں) میں تلاش کیا کرو۔‘‘

١٩٤ / ٧٦۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا بَقِيَ عَشْرٌ مِنْ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَاعْتَزَلَ أَهْلَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب رمضان کے (آخری عشرہ) کے دس دن باقی رہ جاتے تو آپ ﷺ اپنا کمر بند کس لیتے اور اپنے اہلِ خانہ سے الگ ہو (کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہو) جاتے۔‘‘

الحديث رقم ٧٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: صلاة التراويح، باب: تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر، ٢ / ٧١٠، الرقم: ١٩١٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلى وأرجى روينا طلبها، ٢ / ٨٢٣، الرقم: ١١٦٥ / ١١٦٩، والترمذي في السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في ليلة القدر، وقال حديث عائشة رضي الله عنها حديث حسن صحيح، ٣ / ١٥٨، الرقم: ٧٩٢، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: من روى في السبع الأواخر، ٢ / ٥٣، الرقم: ١٣٨٥، ومالك في الموطأ، ١ / ٣١٩۔٣٢٠، الرقم: ٦٩٣۔٦٩٤۔

الحديث رقم ٧٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٦٦، الرقم: ٢٤٤٢٢، والسيوطي في الجامع الصغير، ١ / ١٤٣، الرقم: ٢١١۔

فَصْلٌ فِي الصَّدَقَةِ وَالزَّكَاةِ

﴿صدقہ اور زکوٰۃ کا بیان﴾

۱۹۵ / ۷۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد (بھی) خوشحالی قائم رہے، اور ابتداء ان لوگوں سے کرو جو تمہارے زیر کفالت ہوں۔‘‘

۱۹۶ / ۷۸۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّکَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَکَ، وَأَنْ تُمْسِکَهُ شَرٌّ لَکَ. وَلَا تُلَامُ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ. وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

الحديث رقم ۷۷: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: النفقات، باب: وجوب النفقة علی الأهل والعيال، ٥/ ٢٠٨، الرقم: ٥٠٤١، وأبوداود فی السنن، کتاب: الزکاة، باب: الرجل يخرج من ماله، ٢/ ١٢٩، الرقم: ١٦٧٦، والنسائی فی السنن، کتاب: الزکاة، باب: أی الصدقة أفضل، ٥/ ٦٩، الرقم: ٢٥٤٤۔

الحديث رقم ۷۸: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الزکاة، باب: بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلی، ٢/ ٧١٨، الرقم: ١٠٣٦، والترمذی فی السنن، کتاب: الشهادات عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: منه (٣٢)، ٤/ ٥٧٣، الرقم: ٢٣٤٣، والبيهقی فی السنن الکبری، ٤/ ١٨٢، الرقم: ٧٥٧٠، وفی شعب الإيمان، ٣/ ٢٢٤، الرقم: ٣٣٨٦، والرؤيانی فی المسند، ٢/ ٣٠٣، الرقم: ١٢٥١، والطيالسی مثله فی المسند، ١/ ٤٠، الرقم: ٣١٢، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١/ ٣٣٤، الرقم: ١٢٣٠۔

’’حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن آدم! تیرے لیے ضرورت سے زائد چیز کا خرچ کرنا بہتر ہے اور (ضرورت سے زائد اپنے پاس) روکے رکھنا تیرے لئے برا ہے، اور بقدرِ ضرورت (اپنے پاس) رکھنے پر تجھے کچھ ملامت نہیں اور پہلے ان پر خرچ کرو جو تمہارے زیرکفالت ہیں اور اُوپر کا ہاتھ (یعنی دینے والا ہاتھ) نیچے کے ہاتھ (یعنی لینے والے ہاتھ) سے بہتر ہے۔‘‘

١٩٧ / ٧٩۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ أَدَّى الرَّجُلُ زَكَاةَ مَالِهِ؟ فَقَالَ: مَنْ أَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ شَرُّهُ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی، اس مال کا شر اس سے جاتا رہا۔‘‘

١٩٨ / ٨٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَدَّيْتَ الزَّكَاةَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْکَ، وَمَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيْهِ أَجْرٌ، وَكَانَ أَجْرُهُ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

الحديث رقم ٧٩: أخرجه ابن خزيمة فى الصحيح، ٤ / ١٣، الرقم: ٢٢٥٨، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٥٤٧، الرقم: ١٤٣٩، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢ / ١٦١، الرقم: ١٥٧٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١ / ٣٠١، الرقم: ١١١١، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٣ / ٦٣۔

الحديث رقم ٨٠: أخرجه ابن خزيمة فى الصحيح، ٤ / ١١٠، الرقم: ٢٤٧١، وابن حبان فى الصحيح ٥ / ١١، الرقم: ٣٢١٦، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٥٤٧، الرقم: ١٤٤٠۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تونے (اپنے مال کی) زکوٰۃ ادا کر دی تو تو نے اپنا فرض ادا کردیا۔ اور جو شخص حرام مال جمع کرے پھر اسے صدقہ کردے اسے اس صدقہ کا کوئی ثواب نہیں ملے گا بلکہ اس کا بوجھ اس پر ہوگا۔‘‘

۱۹۹/ ۸۱۔ عَنِ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: حَصِّنُوْا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ، وَدَاوُوْا أَمْرَاضَكُمْ بِالصَّدَقَةِ، وَاسْتَقْبِلُوْا أَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے مال و دولت کو زکوٰۃ کے ذریعے بچاؤ اور اپنی بیماریوں کا علاج صدقہ کے ذریعے کرو اور مصیبت کی لہروں کا سامنا دعا اور گریہ وزاری کے ذریعے کرو۔‘‘

۲۰۰/ ۸۲۔ عَنْ عَلْقَمَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ تَمَامَ إِسْلَامِكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالشَّيْبَانِيُّ.

’’حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فرمایا: تمہارے اسلام کی تکمیل یہ ہے کہ تم اپنے مال کی (کامل) زکوٰۃ ادا کیا کرو۔‘‘

الحديث رقم ۸۱: أخرجه أبوداود فی السنن، كتاب: المراسيل: ۱۳۳، والطبرانی عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ فی المعجم الأوسط، ۲/ ۲۷۹، الرقم: ۱۹۲۳ وفی المعجم الكبير، ۱۰/ ۱۲۸، الرقم: ۱۰۱۹٤، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۳/ ۲۸۲، الرقم: ۳۵۵۸، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۱/ ۳۰۱، الرقم: ۱۱۱۲، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۳/ ٦۳۔

الحديث رقم ۸۲: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۸/ ۸، الرقم: ٦، وابن قانع فی معجم الصحابة، ۲/ ۲۸۵، الرقم: ۸۱٦، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ٤/ ۳۰۹، الرقم: ۲۳۳٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۱/ ۳۰۱، الرقم: ۱۱۱۳، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۳/ ٦۲، وقال: رواه البزار۔

٢٠١ / ٨٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِيءُ غَضَبَ الرَّبِّ، وَتَدْفَعُ عَنْ مِيْتَةِ السُّوْءِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔‘‘

٢٠٢ / ٨٤۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَبَسُّمُکَ فِي وَجْهِ أَخِيْکَ لَکَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُکَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُکَ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَةٌ، وَإِرْشَادُکَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَکَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُکَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَکَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُکَ الْحَجَرَ وَالشَّوْکَةَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَکَ صَدَقَةٌ، وَإِفْرَاغُکَ مِنْ دَلْوِکَ فِي دَلْوِ أَخِيْکَ لَکَ صَدَقَةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

الحديث رقم ٨٣: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الزكاة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى فضل الصَّدَقَةِ، ٣/ ٥٢، الرقم: ٦٦٤، وابن حبان فى الصحيح، ٨/ ١٠٣، الرقم: ٣٣٠٩، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٣/ ٢١٣، الرقم: ٣٣٥١، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ٥/ ٢١٨، الرقم: ١٨٩٧، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/ ٢٧٢، والديلمى فى مسند الفردوس، ٢/ ٤١٣، الرقم: ٣٨٣٤، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/ ٧، الرقم: ١٢٨٣۔

الحديث رقم ٨٤: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى صَنَائِعِ المعروف، ٤/ ٣٣٩، الرقم: ١٩٥٦، وابن حبان فى الصحيح، ٢/ ٢٨٦، الرقم: ٥٢٩، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٨/ ١٨٣، الرقم: ٨٣٤٢، والبزار فى المسند، ٩/ ٤٥٧، الرقم: ٤٠٧٠، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/ ٢٣٥، والمروزى فى تعظيم قدر الصلاة، ٢/ ٨١٧، الرقم: ٨١٣، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣/ ٢٨٢، الرقم: ٤٠٧٤، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٣/ ١٣٤، وفى موارد الظمآن، ١/ ٢٢٠، الرقم: ٨٦٤۔

’’حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے سامنے مسکرانا بھی صدقہ ہے، تمہارا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے، اور تمہارا بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھانا بھی تمہارے لیے صدقہ ہے، اور تمہارا کسی اندھے کو راستہ دکھانا بھی تمہارے لیے صدقہ ہے، اور تمہارا راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی (وغیرہ تکلیف دہ چیز) کا ہٹانا بھی تمہارے حق میں صدقہ ہے اور اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کی بالٹی میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔‘‘

۲۰۳ / ۸۵۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ. فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ. وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ. وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ. وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے جوڑ پر صدقہ ہے جب وہ صبح کرے، (ہر جوڑ کی طرف سے ادائیگی صدقہ یہ ہے کہ) ہر دفعہ ﴿سُبْحَانَ اللهِ﴾ کہنا صدقہ ہے اور ہر دفعہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ کہنا صدقہ ہے اور ہر دفعہ ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ﴾ کہنا صدقہ ہے اور ہر دفعہ ﴿اَللهُ أَكْبَرُ﴾ کہنا صدقہ ہے اور نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کے دو نفل کافی ہیں۔‘‘

الحديث رقم ۸۵: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب صلاة الضحى، ۱ / ۴۹۸، الرقم: ۷۲۰، وفی کتاب: الزکاة، باب: بيان أن اسم الصدقة يقع علی کل نوع من المعروف، ۲ / ۶۰۷، الرقم: ۱۰۰۶، وابن حبان فی الصحيح، ۳ / ۱۱۹، الرقم: ۸۳۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵ / ۱۶۷، الرقم: ۲۱۵۱۱، ۷۶۱۲، والبيهقی فی السنن الکبری، ۳ / ۴۷، الرقم: ۴۶۷۷، ۷۶۱۲، والبزار فی المسند، ۹ / ۳۵۲، الرقم: ۳۵۲، وابن أبی شيبة فی المصنف، ۶ / ۵۴، الرقم: ۲۹۴۶۰، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۱ / ۲۶۴، الرقم: ۹۹۴۔

فَصْلٌ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَ الْأَقَارِبِ

﴿اَعزّاء و اَقرِباء پر صدقہ کرنے کا بیان﴾

٢٠٤ / ٨٦۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے اہل و عیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ (جو کچھ خرچ کرتا ہے) اس کے لیے صدقہ (کا ثواب) ہے۔''

٢٠٥ / ٨٧۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ. وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي

الحديث رقم ٨٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: ماجاء أن الأعمال بالنية والحسبة، ولکل امریء مانوی، ١ / ٣٠، الرقم: ٥٥، ومسلم فی الصحيح کتاب: الزکوة، باب: فضل النفقة والصدقة علی الأقربين والزوج والأولاد والوالدين ولو کانوا مشرکين، ٢ / ٦٩٥، الرقم: ١٠٠٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ١٢٢۔

الحديث رقم ٨٧: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الزکاة، باب: فضل النفقة علی العيال والمملوك وإثم من ضيعهم أوحبس نفقتهم عنهم، ٢ / ٦٩١، الرقم: ٩٩٤، والترمذی فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی النفقةِ عَلَی الأهْلِ، ٤ / ٣٤٤، الرقم: ١٩٦٦، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الجهاد، باب: فضل النفقة فی سبيل الله تعالی، ٢ / ٩٢٢، الرقم: ٢٧٦٠، والنسائی فی السنن الکبری، ٥ / ٣٧٦، الرقم: ٩١٨٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٢٧٩، الرقم: ٢٢٤٥٩، ٢٢٥٠٦، وابن حبان فی الصحيح، ١٠ / ٥٣، الرقم: ٤٢٤٢، والبيهقی فی السنن الکبری، ٤ / ١٧٨، الرقم: ٧٥٤٦، وفی شعب الإيمان، ٣ / ٢٣٧، الرقم: ٣٤٢٢، والبخاری فی الأدب المفرد، ١ / ٢٦٢، الرقم: ٧٤٨، وابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ١ / ٢٣٦، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٣ / ٤١، الرقم: ٢٩٩٨۔

سَبِيْلِ اللهِ. وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ. قَالَ أَبُوقِلَابَةَ: وَبَدَأَ بِالْعَيَالِ: ثُمَّ قَالَ أَبُوْقِلَابَةَ: وَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ صِغَارٍ، يُعِفُّهُمْ أَوْ يَنْفَعُهُمُ اللهُ بِهِ، وَ يُغْنِيهِمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین دینار وہ ہے جو کوئی شخص اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے، بہترین دینار وہ ہے جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے اور بہترین دینار وہ ہے جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔ ابو قلابہ نے کہا: آپ نے گھر والوں پر خرچ سے شروع کیا تھا۔ پھر ابوقلابہ نے کہا: اس شخص سے زیادہ اور کس کا اجر ہوگا جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کے سبب اُن بچوں کو نفع دیتا ہے اور غنی کرتا ہے۔‘‘

۲۰۶ / ۸۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ. وَدِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِيْنٍ. وَدِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِکَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِکَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک دینار وہ ہے جسے تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم مسکین پر صدقہ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے جسے تم اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتے ہو ان میں سب سے زیادہ

الحديث رقم ۸۸: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الزکاة، باب: فضل النفقة على العيال والمملوك وإثم من ضيعهم أو حبس نفقتهم عنهم، ۲/ ۶۹۲، الرقم: ۹۹۵، والبخاری فی الأدب المفرد، ۱/ ۲۶۳، الرقم: ۷۵۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/ ۴۷۶، الرقم: ۱۰۱۷۷، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۹/ ۳۹، الرقم: ۹۰۷۹، والديلمی فی مسند الفردوس، ۲/ ۲۲۲، الرقم: ۳۰۷۹، وابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ۱/ ۲۳۶، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۳/ ۴۱، الرقم: ۲۹۹۷۔

اجر اس دینار پر ملے گا جسے تم اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتے ہو۔‘‘

٢٠٧ / ٨٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّدَقَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللهِ عِنْدِي دِيْنَارٌ. قَالَ: فَقَالَ: تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِکَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ قَالَ: تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِکَ: قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِکَ أَوْ زَوْجِکَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ قَالَ. أَنْتَ أَبْصَرُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے اوپر خرچ کرلو۔ اس نے عرض کیا: میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا: اسے اپنی اولاد پر خرچ کرلو، عرض کیا: میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا: اسے اپنی بیوی پر خرچ کرلو۔ عرض کیا: میرے پاس اور بھی ہے فرمایا: جس کے لیے تم مناسب سمجھو (اس پر خرچ کرو)۔‘‘

٢٠٨ / ٩٠۔ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الصَّدَقَةُ

الحديث رقم ٨٩: أخرجه أبوداود في السنن، کتاب: الزکاة، باب: في صلة الرحم، ٢ / ١٣٢، الرقم: ١٦٩١، والنسائي في السنن، کتاب: الزکاة، باب: تفسير لک، ٥ / ٦٢، الرقم: ٢٥٣٥، وفي السنن الکبری، ٢ / ٣٤، الرقم: ٢٣١٤، ٩١٨١، والبخاري في الأدب المفرد، ١ / ٧٨، الرقم: ١٩٧، ٧٥٠، وابن حبان في الصحيح، ٨ / ١٢٦، الرقم: ٣٣٣٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨ / ٢٣٧، الرقم: ٨٥٠٨، والحاکم في المستدرک، ١ / ٥٨٥، الرقم: ١٥١٤، والبيهقي في السنن الکبری، ٧ / ٤٦٦، وفي شعب الإيمان، ٣ / ٢٣٦، الرقم: ٣٤٢١، والشافعي في المسند، ١ / ٢٦٦، والشافعي في السنن الماثورة، ١ / ٣٩٣، الرقم: ٥٤٩، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١ / ١٢٦، والحميدي في المسند، ٢ / ٤٩٥، الرقم: ١١٧٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣ / ٤٢، الرقم: ٣٠٠٥.

الحديث رقم ٩٠: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الزکوة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في الصدقة علی ذي القرابة، ٣ / ٤٦، الرقم: ٦٥٨، والنسائي في ←

عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَعَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ.

رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی حاجت مند کو صدقہ دینا (صرف) ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار کو صدقہ دینا دو صدقات (کے برابر) ہیں، ایک صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی۔''

...... السنن، كتاب: الزكوة، باب: الصدقة على الأقارب، ٥/ ٩٢، الرقم: ٢٥٨٢، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الزكاة، باب: فضل الصدقة، ١/ ٥٩١، الرقم: ١٨٤٤، وابن خزيمة فى الصحيح، ٨/ ١٣٢، الرقم: ٣٣٤٤، والحاكم فى المستدرك، ١/ ٥٦٤، الرقم: ١٤٧٦۔

فَصْلٌ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

﴿حج اور عمرہ کا بیان﴾

٢٠٩ / ٩١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ، فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اس گھر (کعبہ) کا حج کیا پس وہ نہ تو عورت کے قریب گیا اور نہ ہی کوئی گناہ کیا تو (تمام گناہوں سے پاک ہوکر) اس طرح واپس لوٹا جیسے اس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا۔“

٢١٠ / ٩٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ

الحديث رقم ٩١: أخرجه البخاری فی الصحيح، أبواب: العمرة، باب: قول الله تعالی: فلا رفث، ٢/ ٦٤٥، الرقم: ١٧٢٣، ١٤٤٩، ١٧٢٤، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الحج، باب: فضل الحج والعمرة ويوم عرفة، ٢/ ٩٨٣، الرقم: ١٣٥٠، والنسائی فی السنن، کتاب: مناسك الحج، باب: فضل الحج، ٥/ ١١٤، الرقم: ٢٦٢٧، وابن ماجه فی السنن، کتاب: المناسك، باب: فضل الحج والعمرة، ٢/ ٩٦٤، الرقم: ٢٨٨٧۔

الحديث رقم ٩٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، أبواب: العمرة، باب: وجوب العمرة وفضلها، ٢/ ٦٢٩، الرقم: ١٦٨٣، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الحج، باب: فی فضل الحج والعمرة ويوم عرفة، ٢/ ٩٨٣، الرقم: ١٣٤٩، والترمذی فی السنن، کتاب: الحج عن رسول الله ﷺ، باب: ما ذکر فی فضل العمرة، ٣/ ٢٧٢، الرقم: ٩٣٣ وقال أبوعيسی: هذا حديث حسن صحيح، والنسائی فی السنن، کتاب: مناسك الحج، باب: فضل العمرة، ٥/ ١١٥، الرقم: ٢٦٢٩، وابن ماجه فی السنن، کتاب: المناسك، باب: فضل الحج والعمرة، ٢: ٩٦٤، الرقم: ٢٨٨٨۔

سے دوسرے عمرہ تک کا درمیانی عرصہ گناہوں کا کفارہ ہے، اور حج مبرور (مقبول) کا بدلہ جنت ہی ہے۔‘‘

۲۱۱/ ۹۳۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ أَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ، فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ إِنْ شَآءَ يَهُوْدِيًّا وَإِنْ شَآءَ نَصْرَانِيًّا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو فریضۂ حج کی ادائیگی میں کوئی ظاہری ضرورت یا کوئی ظالم بادشاہ یا روکنے والی بیماری (یعنی سخت مرض) نہ روکے اور وہ پھر (بھی) حج نہ کرے اور (فریضہ حج کی ادائیگی کے بغیر ہی) مر جائے تو چاہے وہ یہودی ہوکر مرے یا عیسائی ہوکر (اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی فکر نہیں ہے)۔‘‘

۲۱۲/ ۹۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللهِ. إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ، وَإِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ.

وَفِي رِوَايَةٍ: اَلْغَازِي فِي سَبِيْلِ اللهِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ.

الحديث رقم ۹۳: أخرجه الترمذي فی السنن، کتاب: الحج عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: مَا جَاء فِي التَّغْلِيظِ فی ترک الحج، ۳/ ۱۷۶، الرقم: ۸۱۲، والدارمی فی السنن، ۲/ ۴۵ الرقم: ۱۷۸۵، وابن أبي شيبة فی المصنف، ۳/ ۳۰۵، الرقم: ۱۴۴۵۰، والبيهقی فی السنن الکبری، ۴/ ۳۳۴، الرقم: ۸۴۴۳، وفی شعب الإيمان، ۳/ ۴۳۰، الرقم: ۳۹۷۹، والديلمی فی مسند الفردوس، ۳/ ۶۲۵، الرقم: ۵۹۵۱، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۲/ ۱۳۷، الرقم: ۱۸۲۰۔

الحديث رقم ۹۴: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: المناسك، باب: فضل دعاء الحج، ۲/ ۹، الرقم: ۲۸۹۲، وابن حبان فی الصحيح، ۹/ ۴۴۷، الرقم: ۳۶۹۲، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۶/ ۲۴۷، الرقم: ۶۳۱۱، والبيهقی فی السنن الکبری، ۵/ ۲۶۲، الرقم: ۱۰۱۶۸، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۲/ ۱۰۷، الرقم: ۱۶۹۷، وَ قَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، وہ اس سے دعا کریں تو ان کی دعا قبول کرتا ہے اور اگر اس سے بخشش طلب کریں تو انہیں بخش دیتا ہے۔ (ایک روایت میں) جہاد کرنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا (کے الفاظ بھی ہیں)۔‘‘

٢١٣ / ٩٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ دَخَلَ الْبَيْتَ دَخَلَ فِي حَسَنَةٍ وَخَرَجَ مِنْ سَيِّئَةٍ مَغْفُوْرًا لَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیت اللہ میں داخل ہوگیا وہ نیکی میں داخل ہوگیا اور برائی سے خارج ہو کر مغفرت پا گیا۔‘‘

٢١٤ / ٩٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا. فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثاً. فَقَالَ: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ. ثُمَّ قَالَ: ذَرُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ

الحديث رقم ٩٥: أخرجه ابن خزيمة فى الصحيح، ٤ / ٣٣٢، الرقم: ٣٠١٣، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١١ / ٢٠٠، الرقم: ١١٤٩٠، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٣ / ٢٩٣۔

الحديث رقم ٩٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: فرض الحج مرة فى العمر، ٢ / ٩٧٥ الرقم: ١٣٣٧، والترمذى فى السنن، كتاب: الحج عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء كم فرض الحج، ٣ / ١٧٨، الرقم: ٨١٤، والنسائى فى السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: وجوب الحج، ٥ / ١١٠، الرقم: ٢٦١٩، وابن ماجة فى السنن، كتاب: المناسك، باب: فرض الحج، ٢ / ٩٦٣، الرقم: ٢٨٨٤، وابن خزيمة فى الصحيح، ٤ / ١٢٩، الرقم: ٢٥٠٨۔

قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيءٍ فَدَعُوْهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے پس حج کیا کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ تین مرتبہ اس نے یہی عرض کیا۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (ہر سال) فرض ہو جاتا اور پھر تم اس کی طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا: میری اتنی ہی بات پر اکتفا کیا کرو جس پر میں تمہیں چھوڑوں، اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی بناء پر ہی ہلاک ہوئے تھے، لہٰذا جب میں تمہیں کسی شے کا حکم دوں تو بقدر استطاعت اسے بجا لایا کرو اور جب کسی شے سے منع کروں تو اسے چھوڑ دیا کرو۔‘‘

٢١٥ / ٩٧۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْحَجَرِ: وَاللهِ لَيَبْعَثُهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ خَزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرِ اسود کے متعلق فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے دو آنکھیں عطا فرمائے گا جن سے یہ دیکھے گا اور ایک زبان عطا فرمائے گا جس سے یہ بولے گا اور ہر اس شخص کے متعلق گواہی دے گا جس نے حالتِ ایمان میں اسے بوسہ دیا۔‘‘

الحديث رقم ٩٧: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الحج عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء فی الحجر الأسود، ٣ / ٢٩٤، الرقم: ٩٧١، وابن خزيمة فی الصحيح، ٤ / ٢٢٠، الرقم: ٢٧٣٥، وابن حبان فی الصحيح، ٩ / ٢٥، الرقم: ٣٧١٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٢٤٧، الرقم: ٢٢١٥، والبيهقی فی السنن الکبری، ٥ / ٧٥، الرقم: ٩٠١٤۔

٢١٦ / ٩٨۔ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه أَنَّهُ جَاءَ إِلَی الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّکَ حَجَرٌ، لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ. وفي رواية: قَالَ عُمَرُ: شَيئٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَتْرُکَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجرِ اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دے کر کہا: میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ تو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ اگر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہ کام ہے جسے حضور نبی اکرم ﷺ نے ادا فرمایا ہے پس ہم نہیں چاہتے کہ اسے ترک کر دیں۔‘‘

الحديث رقم ٩٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الحج، باب: ما ذُکر فی الحجر الأسود، ٢ / ٥٧٩، الرقم: ١٥٢٠، ١٥٢٨، ومسلم في الصحيح، کتاب: الحج، باب: استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف، ٢ / ٩٢٥، الرقم: ١٢٧٠، وأبوداود في السنن، کتاب: المناسك، باب: في تقبيل الحجر، ٢ / ١٧٥، الرقم: ١٨٧٣، والنسائي في السنن، کتاب: مناسك الحج، باب: کيف يقبل، ٥ / ٢٢٧، الرقم: ٢٩٣٨، وابن ماجه فی السنن، باب: استلام الحجر، ٢ / ٩٨١، الرقم: ٢٩٤٣، ومالك في الموطأ، ١ / ٣٦٧، الرقم: ٨١٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ١٦، الرقم: ٩٩، والبزار في المسند، ١ / ٤٤٩، الرقم: ١٣٩، وابن حبان في الصحيح، ٤ / ٢١٢، الرقم: ٢٧١١۔

فَصْلٌ فِي فَضَائِلِ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ

﴿فضائلِ مکّہ مکرّمہ کا بیان﴾

٢١٧ / ٩٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی شہر ایسا نہیں جسے دجال نہ روندے سوائے مکّہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ کے۔ ان کے راستوں میں سے ہر راستہ پر صف بستہ فرشتے حفاظت کر رہے ہوں گے۔''

٢١٨ / ١٠٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ، فَإِنَّ هَذَا بَلَدٌ حَرَّمَهُ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، وَهُوَ

الحديث رقم ٩٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل المدينة، باب: لا يدخل الدجال المدينة، ٢ / ٦٦٥، الرقم: ١٧٨٢، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: قصة الجساسة، ٤ / ٢٢٦٥، الرقم: ٢٩٤٣، والنسائی فی السنن الکبری، ٢ / ٤٨٥، الرقم: ٤٢٧٤، وابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٢١٤، الرقم: ٦٨٠٣، والمقرئ فی السنن الواردة فی الفتن، ٦ / ١١٦٣، الرقم: ٦٣٨۔

الحديث رقم ١٠٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: جزاء الصَّيدِ، باب: لا يحل القتال بمکة، ٢ / ٦٥١، الرقم: ١٧٣٧، وفی کتاب: الجزية، باب: إثم الغادر للبر والفاجر، ٣ / ١١٦٤، الرقم: ٣٠١٧، ومسلم في الصحيح، کتاب: الحج، باب: تحريم مکة وصيدها وخلاها وشجرها ولقطتها إلا لمنشد علی الدوام، ٢ / ٩٨٦، الرقم:١٣٥٣، والنسائی فی السنن، کتاب: مناسك الحج، باب: حرمة مکة، ٥ / ٢٠٣، الرقم: ٢٨٧٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٢٥٩، الرقم: ٢٣٥٣، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٣ / ٤٤١، الرقم: ٤٠٠٧۔

حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يومِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جب مکہ مکرمہ فتح کیا تو اس روز فرمایا: اس شہر کواللہ تعالیٰ نے اس دن سے حرمت عطا فرمائی ہے جس روز آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا اور وہ اللہ تعالیٰ کی حرمت کے باعث تا قیامت حرام ہے اور اِس میں جنگ کرنا کسی کے لئے نہ مجھ سے پہلے حلال ہوا نہ میرے لئے مگر دن کی ایک ساعت کے لئے، پس وہ اللہ تعالیٰ کی حرمت کے ساتھ قیامت تک حرام ہے۔ نہ اِس کا کانٹا توڑا جائے اور نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور اس کی گری پڑی چیز صرف وہ اٹھائے جس نے اعلان کرنا ہو اور نہ یہاں کی گھاس اُکھاڑی جائے۔''

٢١٩ / ١٠١۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ ابْنِ حَمْرَاءَ الزُّهْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ، فَقَالَ: وَاللهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللهِ إِلَى اللهِ وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وابْنُ مَاجه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن عدی بن حمرا رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی

الحديث رقم ١٠١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل مكة، ٥/ ٧٢٢، الرقم: ٣٩٢٥، والنسائى فى السنن الكبرى، ٢/ ٤٧٩، الرقم: ٤٢٥٢ — ٤٢٥٣، وابن ماجه فى السنن، كتاب: المناسك، باب: فضل مكة، ٢/ ١٠٣٧، الرقم: ٣١٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٣٠٥، الرقم: ١٨٧٣٩، وابن حبان فى الصحيح، ٩/ ٢٢، الرقم: ٣٧٠٨، والحاكم فى المستدرك، ٣/ ٨، الرقم: ٤٣٧٠، وقال الحاكم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

اکرم ﷺ کو مقام حزورہ پر کھڑے ہو کر فرماتے ہوئے سنا: اللہ رب العزت کی قسم! اے مکہ تو اللہ تعالیٰ کی ساری زمین سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کو ساری زمین سے زیادہ محبوب ہے اگر مجھے تجھ سے نکل جانے پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں ہرگز نہ جاتا۔‘‘

۲۲۰ / ۱۰۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِمَكَّةَ مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُوْنِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ کو مخاطب کر کے فرمایا: (اے مکہ!) تو کتنا اچھا شہر ہے اور مجھے کتنا عزیز ہے اگر میری قوم مجھے یہاں سے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کہیں نہ ٹھہرتا۔‘‘

۲۲۱ / ۱۰۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ صَلَاةً، وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلَاةٍ. وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخَمْسِيْنَ أَلْفِ صَلَاةٍ. وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِيْنَ أَلْفِ صَلَاةٍ. وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ

الحديث رقم ۱۰۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل مكة، ۵ / ۷۲۳، الرقم: ۳۹۲۶، وابن حبان فی الصحيح، ۹ / ۲۳، الرقم: ۳۷۰۹، والحاكم فی المستدرك، ۱ / ۶۶۱، الرقم: ۱۷۸۷، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۰ / ۲۶۷، ۲۷۰، الرقم: ۱۰۶۲۴، ۱۰۶۳۳، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۳ / ۴۴۳، الرقم: ۴۰۱۳.

الحديث رقم ۱۰۳: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فی الصلاة فی المسجد الجامع، ۱ / ۴۵۳، الرقم: ۱۴۱۳، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۷ / ۱۱۲، الرقم: ۷۰۰۸، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۲ / ۱۴۰، الرقم: ۱۸۳۳.

الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے گھر میں نماز پڑھے اسے پچیس نمازوں کا، جو جامع مسجد میں نماز پڑھے اسے پانچ سو نمازوں کا، جو جامع مسجد اقصی اور میری مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھے اسے پچاس ہزار کا، اور جو مسجد حرام میں نماز پڑھے اسے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔''

٢٢٢ / ١٠٤۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ. قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى. قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: أَرْبَعُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ، فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بیت الحرام۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ میں

الحديث رقم ١٠٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: يَزِفُّونَ النَّسلاَنُ فِي المَشْيِ، ٣ / ١٢٣١، الرقم: ٣١٨٦، وفی كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ: [ص: ٣٠] الرَّاجِعُ الْمُنِيْبُ، ٣ / ١٢٦٠، الرقم: ٣٢٤٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، ١ / ٣٧٠، الرقم: ٥٣٠، والنسائی فی السنن، كتاب: المساجد، باب: ذكر أي مسجد وضع أولا، ٢ / ٣٢، الرقم: ٦٩٠، وفی السنن الكبرى، ١ / ٢٥٥، الرقم: ٧٦٩، وابن ماجه فی السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: أي مسجد وضع أول، ١ / ٢٤٨، الرقم: ٧٥٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ١٥٠، الرقم: ٢١٣٧١، ٢١٤٢٠، ٢١٤٢٧، ٢١٤٢٨، ٢١٤٥٩، وابن خزيمة فی الصحيح، ٢ / ٥، الرقم: ٧٨٧، ١٢٩٠، وابن حبان فی الصحيح، ٤ / ٤٧٥، الرقم: ١٥٩٨: ١٤ / ١٢٠، الرقم: ٦٢٢٨، وعبد الرزاق فی المصنف، ١ / ٤٠٣، الرقم: ١٥٧٨۔٥٩٢٥، والبزار فی المسند، ٩ / ٤١٠، الرقم: ٤٠١٥۔

نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ان دونوں (مسجدوں) کی تعمیر کے درمیان کتنا وقفہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس سال۔ لیکن تم جہاں وقت ہو جائے اسی جگہ نماز پڑھ لیا کرو اسی میں تمہارے لئے فضیلت ہے۔‘‘

۲۲۳ / ۱۰۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِهَذَا الْحَجَرِ لِسَانًا وَشَفَتَيْنِ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَقٍّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اس پتھر (حجرِ اسود) کو اللہ تعالیٰ نے ایک زبان اور دو ہونٹ عطا فرمائے ہیں جن سے یہ قیامت کے دن ان لوگوں کے بارے میں گواہی دے گا جنہوں نے حق سمجھ کر اسے بوسہ دیا ہوگا۔‘‘

۲۲٤ / ۱۰٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْلَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَأَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

الحديث رقم ۱۰۵: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۱/ ۲٦٦، الرقم: ۲۳۹۸، وابن خزيمة فی الصحيح، ٤/ ۲۲۱، الرقم: ۲۷۳٦، وابن حبان فی الصحيح، ۹/ ۲۵، الرقم: ۱/ ۳۷، والحاكم فی المستدرك، ۱/ ٦۲۷، الرقم: ۱٦۸۰، وأبويعلى فی المسند، ۵/ ۱۰۷، الرقم: ۲۷۱۹، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۳/ ٤۵۰، الرقم: ٤۰۳۵، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ۱۰/ ۲۰٤، الرقم: ۲۰۹-۲۱۰.

الحديث رقم ۱۰٦: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الحج عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في فضل الحجر الأسود والركن والمقام، ۳/ ۲۲٦، الرقم: ۸۷۸، ←

فرمایا: رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اﷲ تعالیٰ نے ان کے نور کی روشنی بجھا دی ہے اگر اﷲ تعالیٰ انہیں نہ بجھاتا تو ان کی روشنی مشرق سے مغرب تک سارا ماحول روشن کر دیتی۔‘‘

------ وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢١٣-٢١٤، الرقم: ٧٠٠٠-٧٠٠٨، وابن حبان في الصحيح، ٩/ ٢٤، الرقم: ٣٧١٠، والحاكم في المستدرك، ١/ ٦٢٦، الرقم: ١٦٧٧، وروى عن أنس بن مالك ﷺ بنحوه في المستدرك، ١/ ٦٢٧، الرقم: ١٦٧٨، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/ ٣٩، الرقم: ٨٩٢١.

فَصُلٌ فِي فَضَائِلِ الْمَدِيُنَةِ الْمُنَوَّرَةِ

﴿فضائلِ مدینہ منوّرہ کا بیان﴾

٢٢٥ / ١٠٧۔ عَنُ أَبِي هُرَيُرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوُلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَا بَيُنَ بَيُتِي وَمِنُبَرِي رَوُضَةٌ مِنُ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنُبَرِي عَلَى حَوُضِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔‘‘

٢٢٦ / ١٠٨۔ عَنُ أَبِي هُرَيُرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوُلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ الإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِيُنَةِ، كما تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحُرِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

الحديث رقم ١٠٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: فضل ما بين القبر والمنبر، ١ / ٣٩٩، الرقم: ١١٣٨، وفی كتاب: الحج، باب: كراهية النبی صلی الله علیه وآله وسلم أن تعرى المدينة، ٢ / ٦٦٧، الرقم: ١٧٨٩، وفی كتاب: الرقاق، باب: فی الحوض، ٥ / ٢٤٠٨، الرقم: ٦٢١٦، وفی كتاب: الإعتصام بالكتاب والسنة، باب: ذكر النبی صلی الله علیه وآله وسلم ، وفی باب: حض على إتفاق أهل العلم وماجتمع عليه الحرمان مكة والمدينة، ٦ / ٢٦٧٢، الرقم: ٦٩٠٤، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الحج، باب: ما بين القبر والمنبر روضة من رياض الجنة، ٢ / ١١٠، ١١١، الرقم: ١٣٩٠-١٣٩١، والترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ما جاء فی فضل المدينة، ٥٠ / ٧١٨- ٧١٩، الرقم: ٣٩١٥-٣٩١٦، والنسائی فی السنن، كتاب: المساجد، باب: فضل مسجد النبی صلی الله علیه وآله وسلم والصلاة فيه، ٢ / ٣٥، الرقم: ٦٩٥، والنسائی فی السنن الكبرى، ١ / ٢٥٧، الرقم: ٧٧٤، ٢ / ٣٥، الرقم: ٦٩٥، ومالك فی الموطأ، ١ / ١٩٧، الرقم: ٤٦٣-٤٦٤، وأحمد بن حنبل، فی المسند، ٢ / ٢٣٦، الرقم: ٧٢٢٢۔

الحديث رقم ١٠٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل المدينة، باب: ←

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے قریب) ایمان اِس طرح مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔''

٢٢٧ / ١٠٩۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلَى كَذَا، لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا، وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ، مَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وهذا لفظ البخاري وزاد مسلم: **لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفاً وَلَا عَدْلاً.**

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک حرم ہے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اور نہ اس میں کوئی فتنہ بپا کیا جائے جو اس میں فتنہ کا کوئی کام ایجاد کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے یہ الفاظ بھی انہی کے ہیں اور مسلم

...... باب: الإيمانُ يأرز إلى المدينة، ٢/ ٦٦٣، الرقم: ١٧٧٧، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا وإنه يأرز بين المسجدين، ١/ ١٣١، الرقم: ١٤٧، والترمذي فى السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا، ٥/ ١٨، الرقم: ٢٦٣٠، وابن ماجه فى السنن، كتاب: المناسك، باب: فضل المدينة، ٢/ ١٠٨، الرقم: ٣١١١، وابن حبان فى الصحيح، ٩/ ٤٦، الرقم: ٧٨٣٣.

الحديث رقم ١٠٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل المدينة، باب: حرم المدينة، ٢/ ٦٦١، الرقم: ١٧٦٨، وفى كتاب: الإعتصام بالكتاب والسنة، باب: إثم من آوى محدثا، ٦/ ٢٦٦٥، الرقم: ٦٨٧٦، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الحج، باب: فضل المدينة ودعاء النبى ﷺ فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمها، ٢/ ٩٩٤، الرقم: ١٣٦٦، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٥/ ١٩٧، الرقم: ٩٧٣٩، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ٤/ ١٩٣.

نے ان الفاظ کے اضافہ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ: ''قیامت کے دن اس کا فرض ونفل کچھ بھی قبول نہ ہوگا۔''

۲۲۸/ ۱۱۰۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا. لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں دونوں کالے پتھروں والے میدانوں کے درمیان مدینہ منورہ کو حرم قرار دیتا ہوں نہ وہاں کوئی درخت اور جھاڑی کاٹی جائے اور نہ ہی وہاں کوئی جانور شکار کیا جائے۔''

۲۲۹/ ۱۱۱۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: وَلَا يُرِيدُ أَحَدٌ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوْءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللهُ فِي النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ، أَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اہلِ مدینہ کو تکلیف دینا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ دوزخ میں اسے اس طرح پگھلائے

الحديث رقم ۱۱۰: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الحج، باب: فضل المدينة ودعاء النبى صلى الله عليه وآله وسلم فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمها، ۲/ ۹۹۲، الرقم: ۱۳۶۲، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۱/ ۱۸۴، والعسقلانى فى فتح البارى، ٤/ ٨٤، والزرقانى فى شرحه على موطا إمام مالك، ٤/ ۲۸۳، والنووى فى شرحه على صحيح مسلم، ۹/ ۱۳۶۔

الحديث رقم ۱۱۱: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الحج، باب: فضل المدينة ودعاء النبى صلى الله عليه وآله وسلم فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمها، ۲/ ۹۹۲، الرقم: ۱۳۶۳، والنسائى فى السنن الكبرى، ۲/ ٤٨٦، الرقم: ٤٢٧٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۱/ ۱۸٤، الرقم: ۱٦٠٦، وابن كثير الدورقى فى مسند سعد، ۱/ ۸۲، الرقم: ۳۸، وإبراهيم الجندى فى فضائل المدينة، ۱/ ۲۹، الرقم: ۲۸۔

گا جس طرح آگ میں سیسہ پگھلتا ہے یا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے۔‘‘

٢٣٠ / ١١٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتے (بطور محافظ مقرر) ہیں لہٰذا طاعون اور دجال اس (مقدس شہر) میں داخل نہیں ہوں گے۔‘‘

٢٣١ / ١١٣۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مسیح دجال کا رعب مدینہ کے اندر داخل نہیں ہوگا اس دن اس (شہر) کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔‘‘

الحديث رقم ١١٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل المدينة، باب: لا يدخل الدجال المدينة، ٢ / ٦٦٤، الرقم: ١٧٨١، وفى كتاب: الطب، باب: ما يُذْكَرُ في الطاعون، ٥ / ٢١٦٥، الرقم: ٥٣٩٩، وفى كتاب: الفتن، باب: لا يدخل الدجال المدينة، ٦ / ٢٦٠٩، الرقم: ٦٧١٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الحج، باب: صيانة المدينة من دخول الطاعون والدجال إليها، ٢ / ١٠٠٥، الرقم: ١٣٧٩، ومالك فى الموطأ، ٢ / ٨٩٢، الرقم: ١٥٨٢، والجندى فى فضائل المدينة، ١ / ٢٤، الرقم: ١٥، والمقرىء فى السنن الواردة فى الفتن، ٦ / ١١٦٥، الرقم: ٢، وأبونعيم فى المسند المستخرج، ٤ / ٤٧، الرقم: ٣١٩٣.

الحديث رقم ١١٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل المدينة، باب: لايدخُلُ الدَّجَّال المدينة، ٢ / ٦٦٤، الرقم: ١٧٨٠، وفى كتاب: الفتن، باب: ذكر الدجال، ٦ / ٢٦٠٧، الرقم: ٦٧٠٧، وابن حبان فى الصحيح، ٩ / ٤٨، الرقم: ٣٧٣١، ٦٨٠٥، والحاكم فى المستدرك، ٤ / ٥٨٥، الرقم: ٨٦٢٧، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦ / ٤٠٦، الرقم: ٣٢٤٢٥، ٣٧٤٨٣.

۲۳۲ / ۱۱۴۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: قَالَ: اَللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَي مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! مدینہ منورہ میں اس سے دوگنا برکت عطا فرما جتنی تو نے مکہ مکرمہ میں رکھی ہے۔''

۲۳۳ / ۱۱۵۔ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا، كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (يَعْنِي الْمَدِينَةَ). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مدینہ منورہ کی سختیوں اور مصیبتوں پر صبر کرے گا قیامت کے دن میں اس کا گواہ ہوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔''

۲۳۴ / ۱۱۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَا يَصْبِرُ

الحديث رقم ۱۱۴: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل المدينة، باب: المدينة تَنْفِي الْخَبَثَ، ۲ / ۶۶۶، الرقم: ۱۷۸۶، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الحج، باب: فضل المدينة ودعا النبی صلى الله عليه وآله وسلم فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمها، ۲ / ۹۹۴، الرقم: ۱۳۶۹، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۲ / ۱۴۸، الرقم: ۱۸۷۳۔

الحديث رقم ۱۱۵: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الحج، باب: الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، ۲ / ۱۰۰۴، الرقم: ۱۳۷۷، والنسائی فی السنن الكبری، ۲ / ۴۸۷، الرقم: ۴۲۸۱، ومالك فی الموطأ، ۲ / ۸۸۵، الرقم: ۱۵۶۹، وابن حبان فی الصحيح، ۳ / ۵۶، الرقم: ۳۷۳۹، والبهيقی فی شعب الايمان، ۳ / ۴۹۶، الرقم: ۴۱۷۹، والجندی فی فضائل المدينة، ۱ / ۳۱، الرقم: ۳۲۔ ۳۴، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۲ / ۱۴۵۔۱۴۶، الرقم: ۱۸۵۷۔۱۸۵۸، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۳ / ۳۰۰: ۶ / ۱۱۹، وَقَالَ الهيثميُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ۔

الحديث رقم ۱۱۶: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الحج، باب: الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، ۲ / ۱۰۰۴، الرقم: ۱۳۷۸۔

عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيْدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے جو شخص بھی مدینہ پاک کی تنگی اور سختی پر صبر کرے گا۔ قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔''

اَلْبَابُ الرَّابِعُ:

كَيْفِيَّةُ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا طریقہ نماز﴾

۱. فَصلٌ فِي الإِمَامَةِ وَعَدمِ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿امامت کرانے اور بلند آواز سے تسمیہ نہ پڑھنے کا بیان﴾

۲. فَصلٌ فِي عَدمِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ

﴿تکبیرِ اُولیٰ کے علاوہ نماز میں رفع یدین نہ کرنے کا بیان﴾
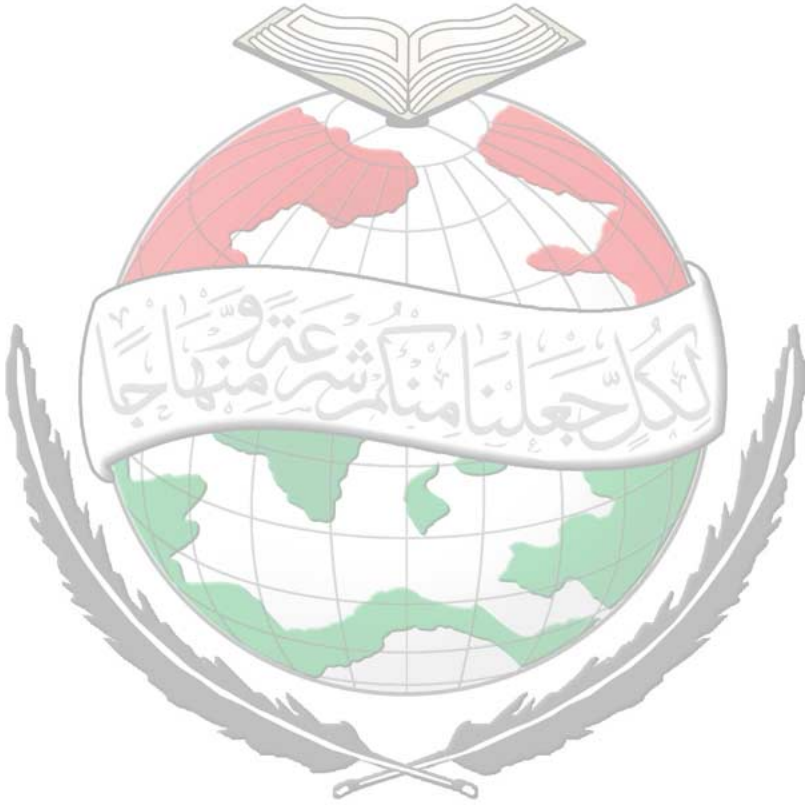
۳. فَصلٌ فِي تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ

﴿اِمام کے پیچھے قرأت نہ کرنے کا بیان﴾

۴. فَصلٌ فِي عَدمِ الْجَهْرِ بِالتَّأْمِينِ

﴿بلند آواز سے آمین نہ کہنے کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي الْإِمَامَةِ وَعَدْمِ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

﴿امامت کرانے اور بلند آواز سے تسمیہ نہ پڑھنے کا بیان﴾

٢٣٥ / ١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ. قَالَ أَنَسٌ رضی الله عنه: فَصَلَّى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ، وَهُوَ قَاعِدٌ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُوْدًا، ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا. وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا، وَإِذَا قَالَ: ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾، فَقُوْلُوْا: ﴿رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: إيجاب التكبير وافتتاح الصلاة، ١ / ٢٥٧، الرقم: ٦٩٩، وفى كتاب: الجمعة، باب: صلاة القاعد، ١ / ٣٧٥، الرقم: ١٠٦٣، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: ائتمام المأموم بالإمام، ١ / ٣٠٨، الرقم: ٤١١، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الإمام يصلى من قعود، ١ / ١٦٤، الرقم: ٦٠١، والنسائي في السنن، كتاب: الإمامة، باب: الإئتمام بالإمام يصلى قاعدا، ٢ / ٩٨، الرقم: ٨٣٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فى إنما جعل الإمام ليؤتم به، ١ / ٣٩٢، الرقم: ١٢٣٨، ومالك في الموطأ، ١ / ١٣٥، الرقم: ٣٠٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٤١١، الرقم: ٩٣١٨، والشافعى في المسند، ١ / ٥٨، وابن حبان في الصحيح، ٥ / ٤٦١، الرقم: ٢١٠٣، ٥ / ٤٦٩، الرقم: ٢١٠٨، والنسائي في السنن الكبرى، ١ / ٢٩٢، الرقم: ٩٠٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧ / ٢٨٦، الرقم: ٣٦١٣٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٢ / ٤٦٠، الرقم: ٤٠٧٨، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١ / ٤٠٣، وأبويعلى في المسند، ٦ / ٢٨٣، الرقم: ٣٥٩٥، وأبوعوانة في المسند، ١ / ٤٣٦، الرقم: ١٦١٩، والبيهقى فى السنن الصغرى، ١ / ٣٢٠، الرقم: ٥٤٦، وفى السنن الكبرى، ٢ / ٩٧، الرقم: ٢٤٥١، والطبراني في مسند الشاميين، ١ / ٦٢، الرقم: ٦٦.

’’حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے اور آپ ﷺ کا دایاں پہلو مبارک زخمی ہو گیا سو آپ ﷺ نے ہمیں ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر کر فرمایا: امام تو بنایا ہی اس لیے جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ کہے تو تم ﴿رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ﴾ کہو۔‘‘

۲۳۶/ ۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ: خَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ، فَصَلَّى لَنَا قَاعِدًا، فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُوْدًا، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: إِنَّمَا الإِمَامُ (أَوْ إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ) لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَإِذَا قَالَ: ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾، فَقُوْلُوْا: ﴿رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ﴾، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ گھوڑے

الحديث رقم ۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: صفة الصلاة، باب: إيجاب التكبير وافتتاح الصلاة، ۱: ۲۵۷، الرقم: ۷۰۰، وفي كتاب: الجمعة، باب: صلاة القاعد، ۱/ ۳۷۵، الرقم: ۱۰۶۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: ائتمام المأموم بالإمام، ۱/ ۳۰۸، الرقم: ۴۱۱، والترمذي في السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء إذا صلى الإمام قاعدا فصلوا قعودا، ۲/ ۱۹۴، الرقم: ۳۶۱، وقال أبوعيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الإمام يصلي من قعود، ۱/ ۱۶۴، الرقم: ۶۰۱، والنسائي في السنن، كتاب: التطبيق، باب: ما يقول المأموم، ۲/ ۱۹۵، الرقم: ۱۰۶۱، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء في إنما جعل الإمام ليؤتم به، ۱/ ۳۹۳، الرقم: ۱۲۳۸، والشافعي في المسند، ۱/ ۵۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱۱۰، الرقم: ۱۲۰۹۵، وابن حبان في الصحيح، ۵/ ۴۷۷، الرقم: ۲۱۱۳۔

سے نیچے تشریف لے آئے تو خراش آ گئی، آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھی، پھر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب رکوع کرے تو رکوع کرو، جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ اور جب وہ ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ کہے تو تم ﴿رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ﴾ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔‘‘

٢٣٧ / ٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ، فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاكُم مِنْ بَعْدِي (وَرُبَّمَا قَالَ: مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي) إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رکوع اور سجدے پورے کیا کرو، خدا کی قسم! میں تمہیں اپنے بعد بھی دیکھتا ہوں (اور کبھی فرمایا: پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں) جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو۔‘‘

٢٣٨ / ٤۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ. وَقَالَ أَبُوْحَازِمٍ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا يَنْمِي ذَلِکَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ.

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں سے کہا جاتا تھا کہ نمازی حالت نماز

الحديث رقم ٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: صفة الصلوة، باب: الخشوع فی الصلاة، ١/ ٢٥٩، الرقم: ٧٠٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها، ١/ ٣١٩، الرقم: ٤٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٣٠، الرقم: ١٢٣٤٣.

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: وضع اليمنى على اليسرى فی الصلوة، ١/ ٢٥٩، الرقم: ٧٠٧ ومالك في الموطأ، ١/ ١٥٩، الرقم: ٣٧٦، وأبو عوانة في المسند، ١/ ٤٢٩، الرقم: ١٥٩٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/ ١٤٠، الرقم: ٥٧٧٢.

میں اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی بائیں کلائی پر رکھے۔ ابوحازم نے فرمایا کہ مجھے تو یہی معلوم ہے کہ حضرت سہل اس بات کو نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کرتے تھے۔‘‘

۲۳۹ / ۵۔ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ رضي الله عنه بِالْبَصْرَةِ، فَقَالَ: ذَكَّرَنَا هَذَا الرَّجُلُ صَلَاةً، كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرہ میں نماز پڑھی تو اُنہوں نے ہمیں وہ نماز یاد کروا دی جو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ بتایا کہ آپ جب بھی اُٹھتے اور جھکتے تو تکبیر کہا کرتے تھے۔‘‘

۲۴۰ / ۶۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ، فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے وہ جب بھی جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میری نماز تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔‘‘

الحديث رقم ٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأذان، باب: إتمام التكبير فی الركوع، ١ / ٢٧١، الرقم: ٧٥١، والبزار في المسند، ٩ / ٢٦، الرقم: ٣٥٣٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢ / ٦٨، الرقم: ٢٣٢٦۔

الحديث رقم ٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: إتمام التكبير فی الركوع، ١ / ٢٧٢، الرقم: ٧٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: إثبات التكبير في كل خفض ورفع في الصلاة، ١ / ٢٩٣، الرقم: ٣٩٢، والنسائي في السنن، كتاب: التطبيق، باب: التكبير للنهوض، ٢ / ٢٣٥، الرقم: ١١٥٥، والشافعي في المسند، ١ / ٣٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٢٣٦، الرقم: ٧٢١٩، ومالك في الموطأ، ١ / ٧٦، الرقم: ١٦٦، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١ / ٢٢١، وابن الجارود في المنتقى، ١ / ٥٧، الرقم: ١٩١، وابن حبان في الصحيح، ٥ / ٦٢، الرقم: ١٧٦٦۔

٢٤١ / ٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلَاةَ: بِ ﴿الْحَمْدُ ِللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نماز کو ﴿اَلْحَمْدُ ِللهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سے شروع کیا کرتے تھے۔''

٢٤٢ / ٨۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رضي الله عنهم فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ: ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی، مگر میں نے ان میں سے کسی کو ﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾ پڑھتے نہ سنا۔''

الحديث رقم ٧: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: ما يقول بعد التكبير، ١ / ٢٥٩، الرقم: ٧١٠، والشافعي في السنن المأثورة، ١ / ١٣٥-١٣٨۔

الحديث رقم ٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: حجة من قال لا يجهر بالبسملة، ١ / ٢٩٩، الرقم: ٣٩٩، والنسائي فى السنن، كتاب: الافتتاح، باب: ترك الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم، ٢ / ٩٩، الرقم: ٩٠٧، والنسائي فى السنن الكبرى، ١ / ٣١٥، الرقم: ٩٧٩، وابن حبان فى الصحيح، ٥ / ١٠٣، الرقم: ١٧٩٩، وابن خزيمة فى الصحيح، ١ / ٢٤٩، ٢٥٠، الرقم: ٤٩٥-٤٩٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١٧٦، ٢٧٥، ٢٧٨، وابن أبي شيبة فى المصنف ١ / ٣٦٠، الرقم: ٤١٤٤، والدارقطني فى السنن، ١ / ٣١٤، ٣١٥، وأبو عوانة فى المسند، ١ / ٤٤٨، الرقم: ١٦٥٦، وابن الجعد فى المسند، ١ / ١٤٦، ٢٩٣، الرقم: ٩٢٢، ١٩٨٦، وعبد بن حميد فى المسند، ١ / ٣٥٩، الرقم: ١١٩١، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢ / ٥١، الرقم: ٢٢٤٣، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ١ / ٢٦١، الرقم: ١١٦٦۔

٢٤٣ / ٩۔ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی الله عنه، قَالَ: سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ، أَقُوْلُ: ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾، فَقَالَ لِي: أَي بُنَيَّ! مُحْدَثٌ إِيَّاکَ وَالْحَدَثَ، قَالَ: وَلَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ کَانَ أَبْغَضَ إِلَيْهِ الْحَدَثُ فِي الإِسْلَامِ يَعْنِي: مِنْهُ. قَالَ: وَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. وَمَعَ أَبِي بَکْرٍ، وَمَعَ عُمَرَ، وَمَعَ عُثْمَانَ رضی الله عنهم فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقُوْلُهَا، فَـلَا تَقُلْهَا، إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ، فَقُلِ: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ [الفاتحة، ١ : ١]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَکْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُمْ: أَبُوْبَکْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَغَيْرُهُمْ رضی الله عنهم، وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ. وَبِهِ يَقُوْلُ: سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ الْمُبَارَکِ، وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ: لَا يَرَوْنَ أَنْ يَجْهَرَ بِ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ قَالُوْا: وَيَقُوْلُهَا فِي نَفْسِهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے والد نے مجھے نماز میں ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: اے بیٹے! یہ بدعت ہے بدعت سے بچو۔ نیز فرمایا: میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس سے زیادہ کسی اور بدعت کو اتنا ناپسند کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اور یہ بھی کہا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی لیکن ان میں سے کسی کو یہ ﴿بِسْمِ اللهِ﴾ جہراً کہتے ہوئے نہیں سنا لہٰذا تم بھی بلند آواز سے نہ کہو اور جب نماز پڑھو تو صرف ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سے (قرأت) شروع کرو۔

’’امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مغفل کی حدیث حسن ہے اور اکثر

الحديث رقم ٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی ترک الجهرببسم الله الرحمن الرحيم، ٢ / ١٢، الرقم: ٢٤٤، وابن قدامة في المغني، ١ / ٢٨٤۔

اصحاب رسول جن میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ کئی صحابہ کرام شامل ہیں اسی پر عمل پیرا رہے اور تابعین کا بھی اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحق ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کو اونچی آواز سے پڑھنا جائز نہیں قرار دیتے بلکہ فرماتے ہیں کہ آہستہ پڑھنی چاہئے۔''

٢٤٤ / ١٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی الله عنه، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، وَخَلْفَ عُمَرَ رضي الله عنهما، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ قَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی اور کسی کو بھی (بلند آواز سے) ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھتے ہوئے نہ سنا۔''

٢٤٥ / ١١۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رضی الله عنهم، وَكَانُوْا لَا يَجْهَرُوْنَ بِـ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ، ابوبکر، عمر اور

الحديث رقم ١٠: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة ١/ ٣١٨، ٣٢٣، والنسائي في السنن، كتاب: الافتتاح، باب: ترك الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم، ٢/ ٩٩، الرقم: ٩٠٨، والنسائي في السنن الكبرى، ١/ ٣١٥، الرقم: ٩٨٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٥٤-٥٥، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/ ٢٦٠، ٢٦١، الرقم: ١١٦١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٥٢، الرقم: ٢٢٤٨.

الحديث رقم ١١: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/ ٣٢٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٧٩، ٢٧٥، وابن حبان في الصحيح، ٥/ ١٠٥، الرقم: ١٨٠٢، وابن الجعد في المسند، ١/ ١٤٦، الرقم: ٩٢٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٥٢، الرقم: ٢٢٤٩، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/ ٢٦٢، الرقم: ١١٦٧.

عثمان رضی اللہ عنہ کی اِقتداء میں نماز پڑھی، یہ تمام حضرات ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾ بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔"

٢٤٦ / ١٢. عَنْ أَبِي وَائِلٍ رضی الله عنه: أَنَّ عَلِيًّا وَعَمَّارًا رضي الله عنهما كَانَا لَا يَجْهَرَانِ بِـ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

"حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما (نماز میں) ﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾ پڑھتے وقت آواز بلند نہیں کرتے تھے۔"

٢٤٧ / ١٣. قَالَ إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ رضی الله عنه: جَهْرُ الإِمَامِ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾ بِدْعَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

"حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ امام کا بلند آواز سے ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھنا بدعت ہے۔"

الحديث رقم ١٢: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ١ / ٣٦١، الرقم: ٤١٤٩.

الحديث رقم ١٣: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ١ / ٣٦٠، الرقم: ٤١٣٨.

فَصْلٌ فِي عَدَمِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ

﴿تکبیرِ اُولیٰ کے علاوہ نماز میں رفع یدین نہ کرنے کا بیان﴾

٢٤٨ / ١٤۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی الله عنه قَالَ: صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ رضی الله عنه بِالْبَصْرَةِ، فَقَالَ: ذَكَّرَنَا هَذَا الرَّجُلُ صَلَاةً، كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرہ میں نماز پڑھی تو انہوں نے ہمیں وہ نماز یاد کروا دی جو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) جب بھی اٹھتے اور جھکتے تو تکبیر کہا کرتے تھے۔''

٢٤٩ / ١٥۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ، فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ: إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے، وہ جب بھی جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں

الحديث رقم ١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: إتمام التكبير في الركوع، ١ / ٢٧١، الرقم: ٧٥١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢ / ٧٨، الرقم: ٢٣٢٦، والبزار في المسند، ٩ / ٢٦، الرقم: ٣٥٣٢۔

الحديث رقم ١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: إتمام التكبير في الركوع، ١ / ٢٧٢، الرقم: ٧٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: اثبات التكبير في كل خفض ورفع في الصلاة، ١ / ٢٩٣، الرقم: ٣٩٢، والنسائي في السنن، كتاب: التطبيق، باب: التكبير للنهوض، ٢ / ٢٣٥، الرقم: ١١٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٢٣٦، الرقم: ٧٢١٩، ومالك في الموطأ، ١ / ٧٦، الرقم: ١٦٦، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١ / ٢٢١۔

سے میری نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔‘‘

٢٥٠ / ١٦۔ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه، أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، أَخَذَ بِيَدِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ: قَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ، أَوْ قَالَ: لَقَدْ صَلَّى بِنَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت مطرف بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی جب انہوں نے سجدہ کیا تو تکبیر کہی جب سر اٹھایا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اٹھے تو تکبیر کہی۔ جب نماز مکمل ہو گئی تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: انہوں نے مجھے محمد مصطفیٰ ﷺ کی نماز یاد کرا دی ہے (یا فرمایا:) انہوں نے مجھے محمد مصطفیٰ ﷺ کی نماز جیسی نماز پڑھائی ہے۔‘‘

٢٥١ / ١٧۔ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی الله عنه يَقُولُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، يُكَبِّرُ حِينَ يَقُوْمُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾. حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ. ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ: ﴿رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ﴾. قَالَ عَبْدُ اللهِ: ﴿وَلَكَ الْحَمْدُ﴾. ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ

الحديث رقم ١٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: إتمام التكبير فی السجود، ١ / ٢٧٢، الرقم: ٧٥٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: إثبات التكبير فی كل خفض ورفع فی الصلاة، ١ / ٢٩٥، الرقم: ٣٩٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٤٤٤۔

الحديث رقم ١٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: التكبير إذا قام من السجود، ١ / ٢٧٢، الرقم: ٧٥٦، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: إثبات التكبير فی كل خفض ورفع فی الصلاة، ١ / ٢٩٣، الرقم: ٣٩٢۔

يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِکَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا، وَ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے پھر ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ کہتے جب کہ رکوع سے اپنی پشت مبارک کو سیدھا کرتے پھر سیدھے کھڑے ہوکر ﴿رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ﴾ کہتے۔ پھر جھکتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر ساری نماز میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ پوری ہوجاتی اور جب دو رکعتوں کے آخر میں بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔''

٢٥٢ / ١٨۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا، فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ، فَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُوْمُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾، ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ﴾، قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿اللهُ أَكْبَرُ﴾، حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُوْمُ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الاِثْنَتَيْنِ، وَيَفْعَلُ ذٰلِکَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ حِينَ يَنْصَرِفُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، إِنْ كَانَتْ هٰذِهِ لَصَلَاتَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

الحديث رقم ١٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: يهوي بالتكبير حين يسجد، ١ / ٢٧٦، الرقم: ٧٧٠، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: تمام التكبير، ١ / ٢٢١، الرقم: ٨٣٦۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

''ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہر نماز میں تکبیر کہتے خواہ وہ فرض ہوتی یا دوسری، ماہِ رمضان میں ہوتی یا اس کے علاوہ جب کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے۔ پھر ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ کہتے۔ پھر سجدہ کرنے سے پہلے ﴿رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ﴾ کہتے۔ پھر جب سجدے کے لئے جھکتے تو ﴿اَللهُ اَکْبَرُ﴾ کہتے۔ پھر جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر جب (دوسرا) سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے، پھر جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر جب دوسری رکعت کے قعدہ سے اٹھتے تو تکبیر کہتے، اور ہر رکعت میں ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔ پھر فارغ ہونے پر فرماتے: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تم سب میں سے میری نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے تادمِ وِصال اسی طریقہ پر نماز ادا کی۔''

۲۵۳ / ۱۹۔ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ مالِکَ ابْنَ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: أَلَا أُنَبِّئُکُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: وَذَاکَ فِي غَيْرِ حِيْنِ صَلَاةٍ، فَقَامَ، ثُمَّ رَکَعَ فَکَبَّرَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَامَ هُنَيَّةً، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ هُنَيَّةً، فَصَلَّی صَلَاةَ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ شَيْخِنَا هَذَا. قَالَ أَيُّوْبُ: کَانَ يَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ أَرَهُمْ يَفْعَلُوْنَهُ، کَانَ يَقْعُدُ فِي الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ. قَالَ: فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَی أَهْلِيکُمْ، صَلُّوْا صَلَاةَ کَذَا فِي حِيْنِ کَذَا، صَلُّوْا صَلَاةَ کَذَا فِي حِيْنِ کَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُکُمْ، وَلْيَؤُمَّکُمْ أَکْبَرُکُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ بتاؤں؟ اور یہ نماز کے معینہ

الحديث رقم ۱۹: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: صفة الصلاة، باب: المکث بين السجدتين إتمام التکبير فی الرکوع، ۱ / ۲۸۲، الرقم: ۷۸۵۔

اوقات کے علاوہ کی بات ہے۔ سو انہوں نے قیام کیا، پھر رکوع کیا تو تکبیر کہی پھر سر اٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ پھر سجدہ کیا، پھر تھوڑی دیر سر اٹھائے رکھا پھر سجدہ کیا۔ پھر تھوڑی دیر سر اٹھائے رکھا۔ انہوں نے ہمارے ان بزرگ حضرت عمرو بن سلمہ کی طرح نماز پڑھی۔ ایوب کا بیان ہے وہ ایک کام ایسا کرتے جو میں نے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ دوسری اور چوتھی رکعت میں بیٹھا کرتے تھے۔ فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کے پاس ٹھہرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ تو فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔''

۲۵۴ / ۲۰۔ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ﷺ: أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ: ثُمَّ لَمْ يُعِدْ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت علقمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اکرم ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں؟ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے نماز پڑھائی اور ایک مرتبہ کے سوا اپنے ہاتھ نہ اٹھائے۔'' امام نسائی کی بیان کردہ روایت میں ہے: ''پھر انہوں نے ہاتھ نہ اٹھائے۔''

۲۵۵ / ۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَخَالِدُ بْنُ عَمْرٍو وَ أَبُوْ حُذَيْفَةَ ﷺ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي

الحديث رقم ۲۰: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: التطبيق، باب: من لم يذكر الرفع عند الركوع، ۱/ ۲۸٦، الرقم: ۷٤۸، والترمذي فی السنن، کتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: رفع اليدين عند الركوع، ۱/ ۲۹۷، الرقم: ۲۵۷، والنسائی فی السنن، کتاب: الافتتاح، باب: ترك ذلك، ۲/ ۱۳۱، الرقم: ۱۰۲٦، وفی السنن الكبری، ۱/ ۲۲۱، ۳۵۱، الرقم: ٦٤۵، ۱۰۹۹، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/ ۳۸۸، ٤٤۱، وابن أبی شيبة في المصنف، ۱/ ۲۱۳، الرقم: ۲٤٤۱۔

الحديث رقم ۲۱: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: التطبيق، باب: من لم يذكر الرفع عند الركوع، ۱/ ۲۸٦، الرقم: ۷٤۹۔

أَوَّلِ مَرَّةٍ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: مَرَّةً وَاحِدَةً. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت حسن بن علی، معاویہ، خالد بن عمرو اور ابو حذیفہ رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ سفیان نے اپنی سند کے ساتھ ہم سے حدیث بیان کی (کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) پہلی دفعہ ہی ہاتھ اٹھائے، اور بعض نے کہا: ایک ہی مرتبہ ہاتھ اٹھائے۔‘‘

۲۵۶ / ۲۲۔ عَنِ الْبَرَاءِ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى قَرِيْبٍ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے، اور پھر ایسا نہ کرتے۔‘‘

۲۵۷ / ۲۳۔ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ التَّكْبِيْرِ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ إِلَى شَيءٍ مِنْ ذَلِكَ. وَيَأْثِرُ ذَلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

’’حضرت اسود روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے، پھر نماز میں کسی اور جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے اور یہ عمل حضور نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کرتے۔‘‘

۲۵۸ / ۲٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما، فَلَمْ يَرْفَعُوْا أَيْدِيَهِم إِلَّا عِنْدَ اسْتِفْتَاحِ الصَّلَاةِ.

رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ

الحديث رقم ۲۲: أخرجه أبوداود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: من لم يذكر الرفع عند الركوع، ۱ / ۲۸۷، الرقم: ۷۵۰، وعبد الرزاق في المصنف، ۲ / ۷۰، الرقم: ۲۵۳۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱ / ۲۱۳، الرقم: ۲٤٤۰، والدارقطني في السنن، ۱ / ۲۹۳، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۱ / ۲۵۳، الرقم: ۱۱۳۱۔

الحديث رقم ۲۳: أخرجه الخوارزمي فی جامع المسانيد، ۱ / ۳۵۵۔

الحديث رقم ۲٤: أخرجه الدارقطني في السنن، ۱ / ۲۹۵، وأبويعلى في المسند، ۸ / ٤۵۳، الرقم: ۵۰۳۹، والبيهقى في السنن الكبرى، ۲ / ۷۹، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۲ / ۱۰۱۔

اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی، یہ سب حضرات صرف نماز کے شروع میں ہی اپنے ہاتھ بلند کرتے تھے۔‘‘

٢٥٩ / ٢٥۔ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، لَا يَرْفَعُهُمَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُوْعَوَانَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھایا، اور جب آپ ﷺ رکوع کرنا چاہتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے، اور بعض نے کہا دونوں سجدوں کے درمیان (ہاتھ) نہیں اٹھاتے تھے۔‘‘

٢٦٠ / ٢٦۔ عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

’’حضرت اسود بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نماز ادا کرتے دیکھا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھ اٹھاتے، پھر (بقیہ نماز میں ہاتھ) نہیں اٹھاتے تھے۔‘‘

٢٦١ / ٢٧۔ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَلِيًّا رضي الله عنه كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’عاصم بن کلیب اپنے والد کلیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صرف تکبیر تحریمہ میں ہی ہاتھوں کو اٹھاتے تھے پھر دورانِ نماز میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔‘‘

الحديث رقم ٢٥: أخرجه أبو عوانة فی المسند، ١ / ٤٢٣، الرقم: ١٥٧٢۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الطحاوي فی شرح معانی الآثار، ١ / ٢٩٤، الرقم: ١٣٢٩۔

الحديث رقم ٢٧: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ١ / ٢١٣، الرقم: ٢٤٤٤۔

فَصْلٌ فِي تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ

﴿ اِمام کے پیچھے قراءت نہ کرنے کا بیان ﴾

۲۶۲ / ۲۸۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى خَلْفَ الإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ.

رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کا پڑھنا ہی اس کا پڑھنا ہے۔“

۲۶۳ / ۲۹۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ، فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَقَالَ ﷺ: مَنْ صَلَّى خَلْفَ الإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، تو ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے قراءت کی۔ آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: تم میں سے کس نے میرے پیچھے قراءت کی تھی؟ (لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کی ناراضگی کے ڈر سے خاموش رہے، یہاں تک کہ) تین بار آپ ﷺ نے بتکرار یہی استفسار فرمایا۔ آخر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو امام کے پیچھے ہو تو امام کی قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔“

الحديث رقم ۲۸: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد، ۱ / ۳۳۱، والإمام محمد في الموطأ، باب: القراءة في الصلاة خلف الإمام، ۱ / ۹٦، وعبد بن حميد في المسند، ۱ / ۳۲۰، الرقم: ۱۰۵۰، والطبراني في المعجم الأوسط، ۸ / ٤۳، الرقم: ۷۹۰۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲ / ۱٦۰.

الحديث رقم ۲۹: أخرجه الحصكفى فى مسند الإمام الأعظم: ٦۱.

٢٦٤ / ٣٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا قَالَ: ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ فَقُوْلُوْا: ﴿رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ﴾، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا، فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعُوْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو۔ جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو، جب ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ کہے تو تم ﴿رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ﴾ کہو، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔''

٢٦٥ / ٣١۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رضی الله عنه عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الإِمَامِ، فَقَالَ: لَا قِرَاءَةَ مَعَ الإِمَامِ فِي شَيْءٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

''عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے ساتھ قراءت کے متعلق سوال کیا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: امام کے ساتھ کسی چیز میں قراءت نہیں۔''

الحديث رقم ٣٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: إيجاب التكبير وافتتاح الصلاة، ١ / ٢٥٧، الرقم: ٧٠١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: إئتمام المأموم مع الإمام، ١ / ٣٠٩، الرقم: ٤١٤، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الإمام يصلي من قعود، ١ / ١٦٤، الرقم: ٦٠٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: إذا قرأ الإمام فأنصتوا، ١ / ٢٧٦، الرقم: ٨٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٣٤١، الرقم: ٨٤٨٣، والدارمی في السنن، ١ / ٣٤٣، الرقم: ١٣١١۔

الحديث رقم ٣١: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: سجود التلاوة، ١ / ٤٠٦، الرقم: ٥٧٧، والنسائی فی السنن، كتاب: الافتتاح، باب: ترك السجود فی النجم، ٢ / ١٦٠، الرقم: ٩٦٠، وفی السنن الكبرى، ١ / ٣٣١، الرقم: ١٠٣٢، وأبو عوانة فی المسند، ١ / ٥٢٢، الرقم: ١٩٥١، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٢ / ١٦٣، الرقم: ٢٧٣٨۔

٢٦٦ / ٣٢ـ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه صَلاةً. فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ. قَالَ: فَلَمَّا قَضَى أَبُوْ مُوْسَى الصَّلَاةَ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ: أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: فَأَرَمَّ الْقَوْمُ. ثُمَّ قَالَ: أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ. فَقَالَ: لَعَلَّكَ يَاحِطَّانُ قُلْتَهَا؟ قَالَ: مَا قُلْتُهَا. وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا قُلْتُهَا. وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ. فَقَالَ أَبُوْ مُوْسَى: أَمَا تَعْلَمُوْنَ كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ فِي صَلَاتِكُمْ؟ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا. فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ. ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ. فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا. وَإِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾. فَقُوْلُوْا: ﴿آمِيْنَ﴾. يُجِبْكُمُ اللهُ. فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تِلْكَ بِتِلْكَ. وَإِذَا قَالَ: ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾. فَقُوْلُوْا: ﴿اَللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ﴾. يَسْمَعُ اللهُ لَكُمْ. فَإِنَّ اللهَ عزوجل قَالَ: عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ: ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾. وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا. فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَتِلْكَ بِتِلْكَ. وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ: ﴿التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ. السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ

الحديث رقم ٣٢: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: التشهد فى الصلاة، ١ / ٣٠٣، ٣٠٤، الرقم: ٤٠٤، وابن حبان في الصحيح، ٥ / ٥٤١، الرقم: ٢١٦٧، والدارمى فى السنن، ١ / ٣٦٣، الرقم: ١٣٥٨۔

اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت حطّان بن عبداللہ رقاشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، جب وہ قعدہ کے قریب تھے تو ایک شخص نے کہا: یہ نماز نیکی اور پاکیزگی کے ساتھ پڑھی گئی ہے، جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے مڑ کر دیکھا اور پوچھا تم میں سے کس نے یہ بات کی تھی؟ سب خاموش رہے، انھوں نے پھر دوبارہ پوچھا کہ تم میں سے کس نے یہ بات کہی تھی؟ سب خاموش رہے، کہ آپ میری پٹائی کریں گے (یا ناراض ہوں گے) اس موقع پر حضرت موسیٰ نے مجھ سے کہا: اے حطّان! شاید تم نے یہ کلمہ کہا ہے؟ میں نے کہا: میں نے نہیں کہا، مجھے تو آپ کا ڈر تھا، پھر لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے یہ کلمہ کہا تھا اور میری نیت سوائے بھلائی کے اور کچھ نہ تھی، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے نماز میں کیا کہنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور ہمیں نماز کا مکمل طریقہ بتلا دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز پڑھنے لگو تو سب سے پہلے اپنی صفیں درست کرو پھر تم میں سے کوئی شخص امامت کرے جب امام تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو۔ جب وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری اس دعا کو قبول فرمائے گا، پھر جب وہ تکبیر کہہ کر رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع کرو، امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے رکوع سے سر اٹھائے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس طرح تمہارا عمل اس کے مقابلے میں ہو جائے گا اور جب امام ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ کہے تو تم ﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ﴾ کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارا قول سنتا ہے اور تمہارے نبی کی زبان پر اللہ تعالیٰ نے ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ جاری کر دیا، پھر جب امام تکبیر کہہ کر سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر سجدہ کرو، امام تم سے پہلے سجدہ کرے گا اور تم سے پہلے سجدہ سے سر اٹھائے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا یہ عمل امام کے مقابلہ میں ہو گا اور جب امام قعدہ میں بیٹھ جائے تو تم سب سے پہلے یہ کلمات: ﴿اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ. السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ﴾ پڑھو۔‘‘

٢٦٧ / ٣٣ـ عَنْ قَتَادَةَ رضي الله عنه (مِنَ الزِّيَادَةِ): وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا. (وفي حديث) أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَقَالَ: هُوَ عِنْدِي صَحِيحٌ.

''حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں بھی یہ الفاظ ہیں: اور جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔''

امام مسلم نے فرمایا کہ یہ روایت میرے نزدیک صحیح ہے۔

٢٦٨ / ٣٤ـ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ وَرَاءَ الإِمَامِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَمَالِكٌ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابونعیم وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے کوئی رکعت پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو گویا اس نے نماز ہی نہیں پڑھی، سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔''

الحديث رقم ٣٣: أخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب: الصلاة، باب: التشهد فی الصلاة، ١ / ٣٠٤، الرقم: ٤٠٤، والبیهقی فی السنن الکبری، ٢ / ١٥٥، الرقم: ٢٧٠٩۔

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الترمذي فی السنن، کتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی ترك القراءة خلف الإمام إذا جهر الإمام بالقراءة، ١ / ٣٤٦، ٣٤٧، الرقم: ٣١٢، ٣١٣، ومالك فی الموطأ، کتاب: الصلاة، باب: ما جاء فی القرآن، ١ / ٨٤، الرقم: ١٨٧، وعبد الرزاق فی المصنف، ٢ / ١٢١، الرقم: ٢٧٤٥، وابن أبی شيبة فی المصنف، ١ / ٣١٧، الرقم: ٣٦٢١، والبیهقی فی السنن الکبری، ٢ / ١٦٠، الرقم: ٢٧٢٥، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ١ / ٢٨٢، الرقم: ١٢٦٥۔

٢٦٩ / ٣٥۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَرَأَ خَلْفَهُ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلَى﴾، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: أَيُّكُمْ قَرَأَ؟ قَالُوْا: رَجُلٌ، قَالَ: قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ ایک شخص آیا اور اس نے آپ ﷺ کے پیچھے سورت: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلَى﴾ پڑھی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے قراء ت کس نے کی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ایک آدمی نے۔ فرمایا: میں جان گیا تھا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے جھگڑ رہا ہے۔''

٢٧٠ / ٣٦۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَلَمَّا انْفَتَلَ قَالَ: أَيُّكُمْ قَرَأَ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلَى﴾؟ فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا. فَقَالَ: عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے سورۃ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلَى﴾ کس نے پڑھی؟ ایک آدمی نے عرض کیا: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جان گیا تھا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے جھگڑ رہا ہے۔''

٢٧١ / ٣٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَقَالَ: هَلْ قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفاً؟ فَقَالَ

الحديث رقم ٣٥: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: من رأى القراءة إذا لم يجهر، ١ / ٢١٩، الرقم: ٨٢٨.

الحديث رقم ٣٦: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: من رأى القراءة إذا لم يجهر، ١ / ٢١٩، الرقم: ٨٢٩.

الحديث رقم ٣٧: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى ترك القراءة خلف الإمام إذا جهر الإمام بالقراءة، ١ / ٣٤٤، ←

رَجُلٌ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: إِنِّي أَقُوْلُ مَالِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ. قَالَ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِالْقِرَاءَةِ، حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِکَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَمَالِکٌ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک جہری نماز سے فارغ ہوکر فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے اب میرے ساتھ قراءت کی تھی؟ ایک شخص نے عرض کیا: جی ہاں! یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی کہہ رہا تھا کہ کیا ہوگیا ہے کہ مجھ سے قرآن میں جھگڑا کیا جا رہا ہے راوی بیان کرتے ہیں کہ یہ سننے کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جہری نمازوں میں قراءت سے رک گئے تھے۔‘‘

۲۷۲ / ۳۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَ إِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: امام اسی

۳۴۵، الرقم: ۳۱۲، وأبوداود فی السنن، کتاب: الصلاة، باب: من کره القراءة بفاتحة الكتاب إذا جهر الإمام، ۱/ ۳۱۳، الرقم: ۸۲۶، والنسائي فی السنن، کتاب: الافتتاح، باب: ترك القراءة خلف الإمام فيما جهر به، ۲/ ۱۰۳، الرقم: ۹۱۹، وابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: إذا قرأ الإمام فأنصتوا، ۱/ ۴۵۹، الرقم: ۸۴۸، ومالك في الموطأ، کتاب: الصلاة، باب: ترك القراءة خلف الإمام فيما الرجعة فيه، ۱/ ۸۶، الرقم: ۱۹۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۲۴۰، ۲۸۴، ۲۸۵، ۳۰۱، ۴۸۷، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۱/ ۲۸۰، ۲۸۱، الرقم: ۱۲۵۵.

الحديث رقم ۳۸: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: إذا قرأ الإمام فأنصتوا، ۱/ ۴۵۸، الرقم: ۸۴۶، وأبوداود فی السنن، ←

لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم لوگ بھی اللہ اکبر کہو، اور جب قراءت کرے تو چپ رہو۔‘‘

٢٧٣ / ٣٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا، وَإِذَا قَالَ: ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ فَقُوْلُوْا: ﴿اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ﴾.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو اور جب وہ ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ کہے تو تم ﴿اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ﴾ کہو۔‘‘

٢٧٤ / ٤٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ. فَقَالَ: هَلْ قَرَأَ مَعِي أَحَدُکُمْ آنِفًا؟ قَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: إِنِّي أَقُوْلُ مَالِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ، فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَاةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِکَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

------- كتاب: الصلاة، باب: الإمام يصلى من قعود، ١ / ٢٣٧، الرقم: ٦٠٤، والنسائى فى السنن الكبرى، ١ / ٣٢٠، الرقم: ٩٩٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٣٧٦، ٤٢٠، وابن أبى شيبة فى المصنف، ١ / ٣٣١، الرقم: ٣٧٩٩، ٢ / ١١٥، الرقم: ٧١٣٧، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ١ / ٢٨١، الرقم: ١٢٥٧۔

الحديث رقم ٣٩: أخرجه النسائى فى السنن، كتاب: الافتتاح، باب: تأويل قوله ﷻ: وإذا قرىء القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلكم ترحمون، ٢ / ١٤١، الرقم: ٩٢١۔

الحديث رقم ٤٠: أخرجه النسائى فى السنن، كتاب: الافتتاح، باب: قراءة أم القرآن خلف الإمام فيما جهر به الإمام، ٢ / ١٤٠، الرقم: ٩١٩۔

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ ایک ایسی نماز سے فارغ ہوئے جس میں آپ ﷺ نے بلند آواز سے قرأت فرمائی تھی۔ تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم میں سے اب کسی شخص نے میرے ساتھ قرآن پڑھا؟ ایک شخص نے کہا: جی ہاں! یا رسول اللہ! میں نے پڑھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی لیے تو میں بھی کہہ رہا تھا کیا ہو گیا ہے کہ کوئی شخص مجھ سے قرآن میں جھگڑ رہا ہے۔ جب سے لوگوں نے یہ سنا تو جس نماز میں آپ ﷺ بآواز بلند قراءت فرماتے تھے کوئی شخص آپ ﷺ کے پیچھے قراءت نہ کرتا۔“

۲۷۵ / ٤١۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ فَقَرأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلَى﴾ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: مَنْ قَرَأَ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلَى﴾؟ قَالَ رَجُلٌ: أَنَا. قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَکُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ.

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ دوعالم ﷺ نے نمازِ ظہر ادا فرمائی ایک شخص نے آپ ﷺ کے پیچھے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلَى﴾ پڑھا۔ جب آپ ﷺ نماز ادا فرما چکے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اس سورۃ کو کس شخص نے پڑھا، ایک شخص نے عرض کیا: میں نے! آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایسا معلوم ہوا گویا کوئی شخص مجھ سے قرآن میں جھگڑ رہا ہے۔“

۲۷٦ / ٤٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا. وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا. وَإِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾، فَقُوْلُوْا: ﴿آمِينَ﴾. وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا. وَإِذَا قَالَ: ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾، فَقُوْلُوْا: ﴿اَللَّهُمَّ رَبَّنَا

الحديث رقم ٤١: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب: الافتتاح، باب: ترك القراءة خلف الإمام فيما لم جهر به، ٢/ ١٤١، الرقم: ٩١٧، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ١/ ٢٠٧۔

الحديث رقم ٤٢: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: إذا قرأ الإمام فأنصتوا، ١/ ٢٧٦، الرقم: ٨٤٦۔

وَلَکَ الْحَمْدُ﴾. وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا. وَإِذَا صَلَّی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعِيْنَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام اس لیے ہوتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ جب وہ ﴿اللہ اکبر﴾ کہے تو تم ﴿اللہ اکبر﴾ کہو جب وہ قراءت کرے تو خاموش رہو جب وہ ﴿ولا الضالین﴾ کہے تو تم ﴿آمین﴾ کہو جب وہ رکوع کرے تم رکوع کرو جب وہ ﴿سمع اللہ لمن حمدہ﴾ کہے تو تم ﴿اللهم ربنا ولک الحمد﴾ کہو جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو، اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

٢٧٧ / ٤٣۔ عَنْ أَبِي مُوْسَی الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا قَرَأَ الإِمَامُ فَأَنْصِتُوْا، فَإِذَا کَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَکُنْ أَوَّلَ ذِکْرِأَحَدِکُمُ التَّشَهُّدُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو، اور جب وہ قعدہ میں ہو تو تم پہلے التحیات پڑھا کرو۔''

٢٧٨ / ٤٤۔ عَنْ نَافِعٍ رضی الله عنه أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما کَانَ إِذَا سُئِلَ: هَلْ يَقْرَأُ أَحَدٌ خَلْفَ الإِمَامِ. قَالَ: إِذَا صَلَّی أَحَدُکُمْ خَلْفَ الإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الإِمَامِ، وَ إِذَا صَلَّی وَحْدَهُ فَلْيَقْرَأْ. قَالَ: وَکَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الإِمَامِ. رَوَاهُ مَالِکٌ وَالطَّحَاوِيُّ.

''حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب

الحديث رقم ٤٣: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: إذا قرأ الإمام فأنصتوا، ١ / ٢٧٦، الرقم: ٨٤٧.

الحديث رقم ٤٤: أخرجه مالك في الموطأ، کتاب: النداء بالصلاة، باب: القراءة خلف الإمام فيما لايجهرفيه بالقراءة، ١ / ٨٦، الرقم: ١٩٢، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١ / ٢٨٤، الرقم: ١٢٨٣.

مقتدی کی قرات کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا مقتدی بھی امام کے پیچھے قراءت کرے گا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے امام کی قراءت کافی ہے اور جب اکیلا پڑھے تو خود قراءت کرے۔ نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود بھی امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے۔‘‘

٢٧٩/ ٤٥۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی الله عنه، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، وَ إِذَا قَرَأَ الإِمَامُ فَأَنْصِتُوْا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو کوئی ایک تمہارا امام بن جائے اور جب اِمام قراءت کرے تو تم خاموش رہا کرو۔‘‘

٢٨٠/ ٤٦۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رضی الله عنه، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَشْيَاخُنَا أَنَّ عَلِيًّا رضی الله عنه قَالَ: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الإِمَامِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ. قَالَ: وَأَخْبَرَنِي مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَأَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رضی الله عنهم كَانُوْا يَنْهَوْنَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ امام کی اقتداء میں قراءت کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے، اور ہمارے مشائخ نے مجھے بتایا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس شخص کی نماز ہی نہیں جو امام کی اقتداء میں قراءت کرے اور حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔‘‘

الحديث رقم ٤٥: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٤/ ٤١٥۔

الحديث رقم ٤٦: أخرجه عبد الرزاق فى المصنف، ٢/ ١٣٩، الرقم: ٢٨١٠، والإمام محمد فى الموطأ، باب: القراءة فى الصلوة خلف الإمام، ١/ ٩٨۔

٢٨١ / ٤٧ـ عَنْ أَبِي وَائِلٍ رضی الله عنه قَالَ: سُئِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ. قَالَ: أَنْصِتْ فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلاً سَيَكْفِيْکَ ذَاکَ الإِمَامُ. رَوَاهُ الإِمَامُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُوَطَّأ.

''حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے امام کی اقتداء میں قراءت کرنے کے بارے میں پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا: خاموش رہو کہ نماز میں مصروفیت ہے تجھے امام اس (قراءت) کی کفایت کر دے گا۔''

٢٨٢ / ٤٨ـ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه كَانَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الإِمَامِ، فِيْمَا يَجْهَرُ فِيْهِ وَ فِيْمَا يُخَافِتُ فِيْهِ.

رَوَاهُ الإِمَامُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُوَطَّأ.

''حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جہری (جن میں آواز سے قراءۃ ہوتی ہے) اور سری (جن میں قراءۃ آہستہ ہوتی ہے) دونوں طرح کی نمازوں میں امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے۔''

٢٨٣ / ٤٩ـ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْقَيْسِ الْفَرَّاءُ الْمَدَنِيُّ أَخْبَرَنِي بَعْضُ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه أَنَّهُ ذُكِرَ لَهُ أَنَّ سَعْدًا قَالَ: وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِي يَقْرَءُ خَلْفَ الإِمَامِ فِي فِيْهِ جَمْرَةٌ. رَوَاهُ الإِمَامُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُوَطَّأ.

''داود بن قیس فراء مدنی کہتے ہیں کہ مجھے حضرت سعد بن اَبی وقاص رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے کسی نے بتایا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میں یہ پسند کرتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرے اس کے منہ میں انگارہ ہو۔''

الحديث رقم ٤٧: أخرجه الإمام محمد في الموطأ، باب: القراءة في الصلاة خلف الإمام: ٩٦، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١ / ٢٨٤، الرقم: ١٢٧٣.

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الإمام محمد فی الموطأ، باب: القراءة فی الصلاة خلف الإمام: ٩٦.

الحديث رقم ٤٩: أخرجه الإمام محمد فی الموطأ، باب: القراءة فی الصلاة خلف الإمام: ٩٨.

٢٨٤ / ٥٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَلِيًّا ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''عبداللہ بن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ امام کی اقتداء میں قراءت کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔''

٢٨٥ / ٥١۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُجْلَانَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ: وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الإِمَامِ فِي فِيْهِ حَجَرٌ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''امام محمد بن عجلان سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرے اس کے منہ میں پتھر ہو۔''

٢٨٦ / ٥٢۔ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَقْرَأُ وَالإِمَامُ بَيْنَ يَدَيَّ؟ قَالَ: لَا. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

''حضرت ابوحمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: کیا میں قراءت کروں جبکہ امام میرے سامنے ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔''

الحديث رقم ٥٠: أخرجه عبد الرزاق فی المصنف، ٢ / ١٣٨، الرقم: ٢٨٠٥۔
الحديث رقم ٥١: أخرجه عبد الرزاق فی المصنف، ٢ / ١٣٨، الرقم: ٢٨٠٦۔
الحديث رقم ٥٢: أخرجه الطحاوی في شرح معاني الآثار، ١ / ٢٨٤، الرقم: ١٢٨٢۔

فَصلٌ فِي عَدَمِ الْجَهُرِ بِالتَّأْمِيْنِ

﴿بلند آواز سے آمین نہ کہنے کا بیان﴾

٢٨٧ / ٥٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ. فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَـلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِيْنَ﴾ کہے تو تم کہو: آمین۔ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہوگیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

٢٨٨ / ٥٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا، يَقُوْلُ: لَا تُبَادِرُوا الإِمَامَ. إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا. وَإِذَا قَالَ: ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾، فَقُوْلُوْا: ﴿آمِيْنَ﴾. وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا. وَإِذَا قَالَ: ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾، فَقُوْلُوْا: ﴿اَللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تعلیم دیتے تھے کہ

الحديث رقم ٥٣: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: جهر المأموم بالتأمين، ١/ ٢٧١، الرقم: ٧٤٩، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: التسميع والتحميد والتأمين، ١/ ٣٠٧، الرقم: ٤١٠، وأبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: التأمين وراء الإمام، ١/ ٣٥٤، الرقم: ٩٣٥، والنسائى فى السنن، كتاب: الافتتاح، باب: جهر الإمام بآمين، وباب: الأمر بالتأمين خلف الإمام، ٢/ ١٠٥، الرقم: ٩٢٧، ٩٢٩، وابن حبان فى الصحيح، ٥/ ١٠٦، الرقم: ١٨٠٤، والحاكم فى المستدرك، ١/ ٣٤٠، الرقم: ٧٩٧۔

الحديث رقم ٥٤: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: النهى عن مبادرة الإمام بالتكبير وغيره، ١/ ٣١٠، الرقم: ٤١٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/ ٣٤، الرقم: ١٥٧٦، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢/ ٩٢، الرقم: ٢٤٢٤۔

امام پر سبقت نہ کرو، جب امام تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، اور جب وہ ﴿وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو، اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ کہے تو تم ﴿اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ﴾ کہو۔''

٢٨٩ / ٥٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الْقَارِئُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ: آمِيْنَ. فَوَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ. غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ کہے اور اس کے پیچھے مقتدی آمین کہیں اور آمین پڑھنے والوں کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو جائے تو نمازی کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

٢٩٠ / ٥٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا قَالَ الإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: ﴿آمِيْنَ﴾، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُوْلُ: ﴿آمِيْنَ﴾. وَإِنَّ الإِمَامَ يَقُوْلُ: ﴿آمِيْنَ﴾. فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو۔ بے شک فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ تو جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جائے گی اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

الحديث رقم ٥٥: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الصلاة، باب: التسميع والتحميد والتأمين، ١ / ٣٠٧، الرقم: ٤١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٤٤٩، الرقم: ٩٨٠٣، وأبو عوانة في المسند، ٢ / ٤٥٦، الرقم: ١٦٨٩.

الحديث رقم ٥٦: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب: الافتتاح، باب: جهر الإمام بآمين، ١ / ١٤٤، الرقم: ٩٢٧.

۲۹۱ / ۵۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾، فَقُوْلُوْا: ﴿آمِيْنَ﴾، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَـلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ کہہ چکے تو تم آمین کہو کیونکہ جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو جائے گا اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔''

۲۹۲ / ۵۸۔ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ فَقَالَ: ﴿آمِيْنَ﴾، وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ پڑھا تو کہا: آمین۔ اور آپ ﷺ نے آمین کی آواز کو پست کیا۔''

۲۹۳ / ۵۹۔ عَنْ أَبِي وَائِلٍ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنهما لَا يَجْهَرَانِ بِ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾، وَلَا بِالتَّعَوُّذِ، وَلَا بِ

الحديث رقم ۵۷: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب: الافتتاح، باب: الأمر بالتأمين خلف الإمام، ۲ / ۱۴۴، الرقم: ۹۲۹۔

الحديث رقم ۵۸: أخرجه الترمذي فی السنن، کتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی التأمين، ۱ / ۲۸۹، الرقم: ۲۴۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴ / ۳۱۶، والحاکم فی المستدرك، ۲ / ۲۵۳، الرقم: ۲۹۱۳، والطيالسی فی المسند: ۱۳۸، الرقم: ۱۰۲۴۔

الحديث رقم ۵۹: أخرجه الطبراني فی المعجم الكبير، ۹ / ۲۶۳، الرقم: ۹۳۰۴، والهيثمي فی مجمع الزوائد، ۲ / ۱۰۸۔

﴿آمِيْنَ﴾. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنهما تسمیہ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾، تعوذ ﴿أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾، اور تأمین ﴿آمین﴾ بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔“

٢٩٤ / ٦٠۔ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَمْسٌ يُخْفَيْنَ: ﴿سُبْحَانَکَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِکَ﴾، وَالتَّعَوُّذُ، وَ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾، وَ ﴿آمِيْنَ﴾، وَ ﴿اللَّهُمَّ! رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ﴾. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

”حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: پانچ چیزوں میں اِخفاء کیا جائے گا: ثناء ﴿سُبْحَانَکَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِکَ﴾، تعوذ ﴿أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾، تسمیہ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾، تأمین ﴿آمین﴾ اور تحمید ﴿اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ﴾۔“

٢٩٥ / ٦١۔ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: کَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ رضي الله عنهما لَا يَجْهَرَانِ بِ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾، وَلَا بِالتَّعَوُّذِ، وَلَا بِالتَّأْمِيْنِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

”حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما تسمیہ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾، تعوذ ﴿أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾ اور تأمین ﴿آمین﴾ بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔“

٢٩٦ / ٦٢۔ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: أَرْبَعٌ يُخْفَيْنَ عَنِ الإِمَامِ: التَّعَوُّذِ، وَبِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ، وَآمِيْنَ، وَاللَّهُمَّ! رَبَّنَا وَلَکَ

الحديث رقم ٦٠: أخرجه عبد الرزاق فی المصنف، ٢ / ٨٧، الرقم: ٢٥٩٧.

الحديث رقم ٦١: أخرجه الطحاوی فی شرح معاني الآثار، ١ / ٢٦٣، الرقم: ١١٧٣.

الحديث رقم ٦٢: أخرجه الهندي في کنز العمال، ٨ / ٢٧٤، الرقم: ٢٢٨٩٤.

الْحَمْدَ. رَوَاهُ الْهِنْدِيُّ.

''امام ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار چیزوں کو امام سے آہستہ کہا جائے گا: تعوذ ﴿أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾، تسمیہ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾، تأمین ﴿آمین﴾ اورتحمید ﴿اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ﴾۔''

اَلْبَابُ الْخَامِسُ:

صَلاةُ التَّرَاوِيحِ وَعَدَدُ رَكَعَاتِهَا

﴿نمازِ تراویح اور اس کی تعدادِ رکعات﴾

٢٩٧ / ١۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ، فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحَ، قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ، وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوْجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ، وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

وزاد ابن خزيمة وابن حبان: وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُرَغِّبُهُمْ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ بِعَزِيْمَةِ أَمْرٍ فَيَقُوْلُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَكَانَ الْأَمْرُ

الحديث رقم ١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التهجد، باب: تحريض النبي ﷺ على صلاة الليل والنوافل من غير إيجاب، ١ / ٣٨٠، الرقم: ١٠٧٧، وفي كتاب: صلاة التروايح، باب: فضل من قام رمضان، ٢ / ٧٠٨، الرقم: ١٩٠٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، ١ / ٥٢٤، الرقم: ٧٦١، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في قيام شهر رمضان، ٢ / ٤٩، الرقم: ١٣٧٣، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: قيام شهر رمضان، ٣ / ٢٠٢، الرقم: ١٦٠٤، وفي السنن الكبرى، ١ / ٤١٠، الرقم: ١٢٩٧، ومالك في الموطأ، كتاب: الصلاة في رمضان، باب: الترغيب في الصلاة في رمضان، ١ / ١١٣، الرقم: ٢٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ١٧٧، الرقم: ٢٥٤٨٥، وابن حبان في الصحيح، ١ / ٣٥٣، الرقم: ١٤١، وابن خزيمة في الصحيح، ٣ / ٣٣٨، الرقم: ٢٢٠٧، و عبد الرزاق في المصنف، ٣ / ٤٣، الرقم: ٤٧٢٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢ / ٤٩٢، الرقم: ٤٣٧٧، وفي السنن الصغرى، ١ / ٤٨٠، الرقم: ٤٨٦، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٢ / ٢١۔

كَذَلِکَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ رضی الله عنه وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رضی الله عنه حَتَّى جَمَعَهُمْ عُمَرُ رضی الله عنه عَلَى أُبِّي بْنِ كَعْبٍ وَصَلَّى بِهِمْ فَكَانَ ذَلِکَ أَوَّلُ مَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى قِيَامِ رَمَضَانَ.

وأخرجه العسقلاني في ''التلخيص'': أَنَّهُ ﷺ صَلَّى بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً لَيْلَتَيْنِ فَلَمَّا كَانَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اجْتَمَعَ النَّاسُ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ مِنَ الْغَدِ: خَشِيْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَلَا تُطِيْقُوْهَا.

''اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں (نفل) نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے اگلی رات نماز پڑھی تو اور زیادہ لوگ جمع ہوگئے پھر تیسری یا چوتھی رات بھی اکٹھے ہوئے لیکن رسول اللہ ﷺ ان کی طرف تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا: میں نے دیکھا جو تم نے کیا اور مجھے تمہارے پاس (نماز پڑھانے کے لئے) آنے سے صرف اس اندیشہ نے روکا کہ یہ تم پر فرض کر دی جائے گی اور یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے۔''

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: اور حضور نبی اکرم ﷺ انہیں قیام رمضان (تراویح) کی رغبت دلایا کرتے تھے لیکن حکماً نہیں فرماتے تھے چنانچہ (ترغیب کے لئے) فرماتے کہ جو شخص رمضان المبارک میں ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ قیام کرتا ہے تو اس کے سابقہ تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک تک قیام رمضان کی یہی صورت برقرار رہی اور یہی صورت خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے اوائل دور تک جاری رہی یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع کر دیا اور وہ انہیں نمازِ (تراویح) پڑھایا کرتے تھے لہٰذا یہ وہ ابتدائی زمانہ ہے جب لوگ نمازِ تراویح کے لئے (باجماعت) اکٹھے ہوتے تھے۔''

اور امام عسقلانی نے ''التلخیص'' میں بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو دو راتیں ۲۰ رکعت نماز تراویح پڑھائی جب تیسری رات لوگ پھر جمع ہوگئے

تو آپ ﷺ ان کی طرف (حجرہ مبارک سے باہر) تشریف نہیں لائے۔ پھر صبح آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہوا کہ (نمازِ تراویح) تم پر فرض کردی جائے گی لیکن تم اس کی طاقت نہ رکھو گے۔‘‘

۲۹۸ / ۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَإِذَا أُنَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّوْنَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا هَؤُلَاءِ؟ فَقِيْلَ: هَؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَ أُبِيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَابُوْا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوْا.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ خَزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وفي رواية للبيهقي: قَالَ: قَدْ أَحْسَنُوْا أَوْ قَدْ أَصَابُوْا وَلَمْ يَكْرَهْ ذَلِكَ لَهُمْ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے تو (آپ ﷺ نے دیکھا کہ) رمضان المبارک میں لوگ مسجد کے ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہے تھے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں قرآن پاک یاد نہیں اور حضرت ابی بن کعب نماز پڑھتے ہیں اور یہ لوگ ان کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انہوں نے درست کیا اور کتنا ہی اچھا عمل ہے جو انہوں نے کیا۔‘‘

اور بیہقی کی ایک روایت میں ہے فرمایا: انہوں نے کتنا احسن اقدام یا کتنا اچھا عمل کیا اور ان کے اس عمل کو حضور نبی اکرم ﷺ نے ناپسند نہیں فرمایا۔‘‘

الحديث رقم ٢: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في قيام شهر رمضان، ٢ / ٥٠، الرقم: ١٣٧٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٣ / ٣٣٩، الرقم: ٢٢٠٨، وابن حبان في الصحيح، ٦ / ٢٨٢، الرقم: ٢٥٤١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢ / ٤٩٥، الرقم: ٤٣٨٦-٤٣٨٨، وابن عبد البر في التمهيد، ٨ / ١١١، وابن قدامة في المغني، ١ / ٤٥٥.

٢٩٩ / ٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ بِعَزِيْمَةٍ، فَيَقُوْلُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَلَى ذٰلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز تراویح پڑھنے کی رغبت دلایا کرتے تھے لیکن حکماً نہیں فرماتے تھے چنانچہ فرماتے کہ جس نے رمضان المبارک میں حصولِ ثواب کی نیت سے اور حالتِ ایمان کے ساتھ قیام کیا تو اس کے سابقہ (تمام) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصالِ مبارک تک نمازِ تراویح کی یہی صورت برقرار رہی اور خلافتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اور پھر خلافتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے شروع تک یہی صورت برقرار رہی۔‘‘

الحديث رقم ٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: صلاة التراويح، باب: فضل من قام رمضان، ٢ / ٧٠٧، الرقم: ١٩٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، ١ / ٥٢٣، الرقم: ٧٥٩، والترمذي في السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: الترغيب في قيام رمضان وما جاء فيه من الفضل، ٣ / ١٧١، الرقم: ٨٠٨، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في قيام شهر رمضان، ٢ / ٤٩، الرقم: ١٣٧١، والنسائي في السنن، كتاب: الصيام، باب: ثواب من قام رمضان وصامه إيمانا واحتسابا، ٤ / ١٥٤، الرقم: ٢١٩٢، ومالك في الموطأ، كتاب: الصلاة في رمضان، باب: الترغيب في الصلاة في رمضان، ١ / ١١٣، الرقم: ٢٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٢٨١، الرقم: ٧٧٧٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٣ / ٣٣٨، الرقم: ٢٢٠٧، وابن حبان في الصحيح، ١ / ٣٥٣، الرقم: ١٤١، وعبد الرزاق في المصنف، ٤ / ٢٥٨، الرقم: ٧٧١٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢ / ٤٩٣، الرقم: ٤٣٧٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩ / ١٢٠، الرقم: ٩٢٩٩.

۳۰۰ / ٤۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَ يُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِیءٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ، ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ، قَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هَذِهِ، وَالَّتِي يَنَامُوْنَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُوْمُوْنَ، يُرِيْدُ آخِرَ اللَّيْلِ، وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ أَوَّلَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ.

”حضرت عبدالرحمٰن بن عبد القاری روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی ایک رات مسجد کی طرف نکلا تو لوگ متفرق تھے کوئی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور کسی کی اقتداء میں ایک گروہ نماز پڑھ رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خیال میں انہیں ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو اچھا ہو گا پس انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے سب کو جمع کر دیا، پھر میں ایک اور رات ان کے ساتھ نکلا اور لوگ ایک امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (انہیں دیکھ کر) فرمایا: یہ کتنی اچھی بدعت ہے، اور جو لوگ اس نماز (تراویح) سے سو رہے ہیں وہ نماز ادا کرنے والوں سے زیادہ بہتر ہیں اور اس سے ان کی مراد وہ لوگ تھے (جو رات کو جلدی سو کر) رات کے پچھلے پہر میں نماز ادا کرتے تھے اور تراویح ادا کرنے والے لوگ رات کے پہلے پہر میں نماز ادا کرتے تھے۔“

الحديث رقم ٤: أخرجه البخارى فى صحيح، كتاب: صلاة التراويح، باب: فضل من قام رمضان، ۲/ ۷۰۷، الرقم: ۱۹۰٦، ومالك فى الموطأ، كتاب: الصلاة فى رمضان، باب: الترغيب في الصلاة في رمضان، ۱/ ۱۱٤، الرقم: ٦٥٠، وابن خزيمة فى الصحيح، ۲/ ۱۵۵، الرقم: ۱۵۵، وعبد الرزاق فى المصنف، ٤/ ۲۵۸، الرقم: ۷۷۲۳، والبيهقى فى السنن الكبرى، ۲/ ٤۹۳، الرقم: ٤۳۷۸، وفى شعب الإيمان، ۳/ ۱۷۷، الرقم: ۳۲٦۹۔

۳۰۱/ ۵۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رضی الله عنه، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ شَهْرَ رَمضَانَ فَفَضَّلَهُ عَلَى الشُّهُوْرِ، وَقَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

وفي رواية له: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ، وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَاناً وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی الله عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے رمضان المبارک کا ذکر فرمایا تو سب مہینوں پر اسے فضیلت دی۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایمان اور حصولِ ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان کی راتوں میں قیام کرتا ہے تو وہ گناہوں سے یوں پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جب اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔‘‘

’’اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور میں نے تمہارے لئے اس کے قیام (نمازِ تراویح) کو سنت قرار دیا ہے لہٰذا جو شخص ایمان اور حصول ثواب کی نیت کے ساتھ ماہ رمضان کے دنوں میں روزے رکھتا ہے اور راتوں میں قیام کرتا ہے وہ گناہوں سے یوں پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جب اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔‘‘

۳۰۲/ ٦۔ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِي

الحديث رقم ٥: أخرجه النسائى فى السنن، كتاب: الصيام، باب: ذكر اختلاف يحيى بن أبي كثير والنضر بن شيبان فيه، ٤/ ١٥٨، الرقم: ٢٢٠٨۔٢٢١٠، وابن ماجه فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فى قيام شهر رمضان، ١/ ٤٢١، الرقم: ١٣٢٨۔

الحديث رقم ٦: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب: الصلاة في رمضان، باب: الترغيب في الصلاة في رمضان، ١/ ١١٥، الرقم: ٢٥٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٩٦، الرقم: ٤٣٩٤، وفي شعب الإيمان، ٣/ ١٧٧، الرقم: ٣٢٧٠، والفريابي ←

زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، بِثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْفِرْيَابِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْفِرْيَابِيُّ: إِسْنَادُهُ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ

وَقَالَ ابْنُ قُدَامَةَ فِي الْمُغْنِيّ: وَهَذَا كَالإِجْمَاعِ.

''حضرت یزید بن رومان نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ کے دور میں لوگ (بشمول وتر) ۲۳ رکعت پڑھتے تھے۔

٣٠٣ / ٧۔ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، أَنَّهُ سَمِعَ الْأَعْرَجَ يَقُوْلُ: مَا أَدْرَكْتُ النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِي رَمَضَانَ، قَالَ: وَكَانَ الْقَارِىءُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، فَإِذَا قَامَ بِهَا فِي اثْنَتَي عَشْرَةَ رَكْعَةً، رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْفِرْيَابِيُّ وَقَالَ: إِسْنَادُهُ قَوِيٌّ.

وقال الإمام ولي الله الدهلوي: هو مذهب الشافعية والحنفية، وعشرون ركعة تراويح وثلاث وتر عند الفريقين هكذا قال المحلّي عن البيهقي.

------ في كتاب الصيام، ١ / ١٣٢، الرقم: ١٧٩، والعسقلاني في فتح الباري، ٤ / ٢٥٣، في الدراية في تخريج أحاديث الهداية، ١ / ٢٠٣، الرقم: ٢٥٧، وابن عبد البر في التمهيد، ٨ / ١١٥، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ١ / ٣٤٢، وابن قدامة في المغني، ١ / ٤٥٦، والشوكاني في نيل الأوطار، ٣ / ٦٣، والزيلعي في نصب الراية، ٢ / ١٥٤، وابن رشد في بداية المجتهد، ١ / ١٥٢۔

الحديث رقم ٧: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب: الصلاة في رمضان، باب: ماجاء في قيام رمضان، ١ / ١١٥، الرقم: ٧٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢ / ٤٩٧، الرقم: ٤٤٠١، وفي شعب الإيمان، ٣ / ١٧٧، الرقم: ٣٢٧١، والفريابي في كتاب الصيام، ١ / ١٣٣، الرقم: ١٨١، وابن عبد البر في التمهيد، ١٧ / ٤٠٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٥ / ٧٠، الرقم: ٢٥، والسيوطي في تنوير الحوالك شرح موطأ مالك، ١ / ١٠٥، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ١ / ٣٤٢، وولي الله الدهلوي في المسوى من أحاديث الموطأ، ١ / ١٧٥۔

’’حضرت مالک نے داود بن حصین سے روایت کیا، انہوں نے حضرت اعرج کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے لوگوں کو اس حال میں پایا کہ وہ رمضان میں کافروں پر لعنت کیا کرتے تھے انہوں نے فرمایا (نمازِ تراویح میں) قاری سورہ بقرہ کو آٹھ رکعتوں میں پڑھتا اور جب باقی بارہ رکعتیں پڑھی جاتیں تو لوگ دیکھتے کہ امام انہیں ہلکی (مختصر) کر دیتا۔‘‘

’’حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے (اس حدیث کی شرح میں) بیان کیا کہ بیس رکعت تراویح اور تین وتر شوافع اور احناف کا مذہب ہے۔ اسی طرح محلّی نے امام بیہقی سے بیان کیا۔‘‘

٣٠٤ / ٨۔ عَنْ عُرْوَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ الرِّجَالَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَالنِّسَاءَ عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ماہ رمضان میں تراویح کے لئے اکٹھا کیا۔ مردوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور عورتوں کو حضرت سلیمان بن حثمہ رضی اللہ عنہ تراویح پڑھاتے۔‘‘

٣٠٥ / ٩۔ وقال الإمام أبوعيسى الترمذي في سننه: وَأَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ رضي الله عنهما وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً، وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ الْمُبَارَكِ،

الحديث رقم ٨: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢ / ٤٩٣، الرقم: ٤٣٨٠، والعسقلاني في فتح الباري، ٤ / ٢٥٢-٢٥٣، الرقم: ١٩٠٥، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ١ / ٣٣٨، ٣٤١، والسيوطي في تنوير الحوالك، ١ / ١٠٥، والعسقلاني في الدراية في تخريج أحاديث الهداية، ١ / ٢٠٣، وفي تلخيص الحبير، ٢ / ٢٤، الرقم: ٥٤٩، وابن قدامة في المغني، ١ / ٤٥٥۔

الحديث رقم ٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في قيام شهر رمضان، ٣ / ١٦٩، الرقم: ٨٠٦۔

وَالشَّافِعِيِّ. وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: وَهٰكَذَا أَدْرَكْتُ بِبَلَدِنَا بِمَكَّةَ يُصَلُّوْنَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

”امام ابوعیسیٰ ترمذی رضی اللہ عنہ نے اپنی سنن میں فرمایا: اکثر اہلِ علم کا مذہب بیس رکعت تراویح ہے جو کہ حضرت علی، حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور حضور نبی اکرم ﷺ کے دیگر اصحاب سے مروی ہے اور یہی (کبار تابعین) سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک اور امام شافعی رحمہ اللہ علیہم کا قول ہے اور امام شافعی نے فرمایا: میں نے اپنے شہر مکہ میں (اہلِ علم کو) بیس رکعت تراویح پڑھتے پایا۔“

۳۰۶ / ۱۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً سِوَى الْوِتْرِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حُمَيْدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضي الله عنهما سے مروی ہے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک میں وتر کے علاوہ بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔“

الحديث رقم ١٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٤، الرقم: ٧٦٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٤٣، الرقم: ٧٩٨، ٥/٣٢٤، الرقم: ٥٤٤٠، وفي المعجم الكبير، ١١/٣٩٣، الرقم: ١٢١٠٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم: ٤٣٩١، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢١٨، الرقم: ٦٥٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٦/١١٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٧٢، وابن عبد البر في التمهيد، ٨/١١٥، والعسقلاني في فتح الباري، ٤/٢٥٤، الرقم: ١٩٠٨، وفي الدراية، ١/٢٠٣، الرقم: ٢٥٧، والسيوطي في تنوير الحوالك، ١/١٠٨، الرقم: ٢٦٣، والذهبي في ميزان الاعتدال، ١/١٧٠، والصنعاني في سبل السلام، ٢/١٠، والمزي في تهذيب الكمال، ٢/١٤٩، والخطيب البغدادى في موضع أوهام الجمع والتفريق، ١/٣٨٧، والزيلعي في نصب الراية، ٢/١٥٣، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ١/٣٤٢، ٣٥١، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٤/١٥٣، والمباركفوي في تحفة الأحوذي، ٣/٤٤٥.

٣٠٧/ ١١۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: كُنَّا نَنْصَرِفُ مِنَ الْقِيَامِ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ رضي الله عنه وَقَدْ دَنَا فُرُوْعُ الْفَجْرِ وَكَانَ الْقِيَامُ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ رضي الله عنه ثَلَاثَةً وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

”حضرت سائب بن یزید نے بیان کیا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فجر کے قریب تراویح سے فارغ ہوتے تھے اور ہم (بشمول وتر) تیئس رکعات پڑھتے تھے۔“

٣٠٨/ ١٢۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً، قَالَ: وَكَانُوْا يَقْرَأُوْنَ بِالْمِئِيْنِ وَكَانُوا يَتَوَكَّؤُنَ عَلَى عَصِيِّهِمْ فِي عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْفِرْيَابِيُّ وَابْنُ الْجُعْدِ.

إِسْنَادُهُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ الْفِرْيَابِيُّ.

”حضرت سائب بن یزید سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ماہ رمضان میں بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے اور ان میں سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں شدتِ قیام کی وجہ سے وہ اپنی لاٹھیوں سے ٹیک لگاتے تھے۔“

٣٠٩۔/ ١٣۔ عَنْ أَبِي الْخَصِيْبِ، قَالَ: كَانَ يَؤُمُّنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفْلَةَ فِي

الحديث رقم ١١: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٤/ ٢٦١، الرقم: ٧٧٣٣، وابن حزم في الاحكام، ٢/ ٢٣٠۔

الحديث رقم ١٢: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٩٦، الرقم: ٤٣٩٣، وابن الحسن فريابي في كتاب الصيام، ١/ ١٣١، الرقم: ١٧٦، وقال: إسناده ورجاله ثقات، وابن جعد في المسند، ١/ ٤١٣، الرقم: ٢٨٢٥، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/ ٤٤٧۔

الحديث رقم ١٣: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٤٦، الرقم: ٤٣٩٥، والبخاري في الكنى، ١/ ٢٨، الرقم: ٢٣٤۔

رَمَضَانَ فَيُصَلِّي خَمسَ تَرْوِيحَاتٍ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكُنَى.

''ابو خصیب نے بیان کیا کہ ہمیں حضرت سوید بن غفلہ ماہ رمضان میں نماز تراویح پانچ ترویحوں (یعنی بیس رکعت میں) پڑھاتے تھے۔''

٣١٠۔ / ١٤۔ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ وَكَانَ مِنْ اَصحاب عَلِيٍّ رضی الله عنه أَنَّهُ كَانَ يُؤُمُّهُمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ: وَفِي ذٰلِكَ قُوَّةٌ.

''حضرت شُتیر بن شکل سے روایت ہے اور وہ حضرت علی رضی الله عنه کے اصحاب میں سے تھے کہ حضرت علی رضی الله عنه رمضان میں بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔''

٣١١ / ١٥۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: دَعَا الْقُرَّاءَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَ مِنْهُمْ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً، قَالَ: وَ كَانَ عَلِيٌّ رضی الله عنه يُوْتِرُ بِهِمْ. وَ رَوَى ذٰلِكَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی الله عنه نے رمضان المبارک میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک شخص کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا اور خود حضرت علی رضی الله عنه انہیں وتر پڑھاتے تھے۔'' یہ حدیث حضرت علی رضی الله عنه سے دیگر سند سے بھی مروی ہے۔

الحديث رقم ١٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ١٦٣، الرقم: ٧٦٨٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٩٦، الرقم: ٤٣٩٥.

الحديث رقم ١٥: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٩٦، الرقم: ٤٣٩٦، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/ ٤٤٤.

٣١٢ـ/ ١٦ـ عَنْ أَبِي الْحَسَنَاءِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت ابو الحسناء بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو رمضان میں پانچ ترویحوں میں بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔''

٣١٣/ ١٧ـ وفي رواية أَنَّ عَلِيًّا رضي الله عنه كَانَ يَؤُمُّهُمْ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ. رَوَاهُ ابْنُ الإِسْمَاعِيْلِ الصَّنْعَانِيُّ وَقَالَ: فِيْهِ قُوَّةٌ.

''ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔''

٣١٤/ ١٨ـ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَهَذَا أَيْضًا سِوَى الْوِتْرِ. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے اور یہ رکعات وتر کے علاوہ تھیں۔''

٣١٥/ ١٩ـ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه أَمَرَ رَجُلًا

الحديث رقم ١٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ١٦٣، الرقم: ٧٦٨١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٩٧، الرقم: ٤٣٩٧، وابن عبد البر في التمهيد، ٨/ ١١٥، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/ ٤٤٥، والصنعاني في سبل السلام، ٢/ ١٠، وابن قدامة في المغني، ١/ ٤٥٦، وقال: هذا كالإجماع.

الحديث رقم ١٧: أخرجه الصنعاني في سبل السلام، ٢/ ١٠، وابن قدامة في المغني، ١/ ٤٥٦، وقال: هذا كالإجماع.

الحديث رقم ١٨: أخرجه ابن عبد البر في التمهيد، ٨/ ١١٥.

الحديث رقم ١٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ١٦٣، الرقم: ٧٦٨٢، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/ ٤٤٥.

يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. إِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ.

''حضرت یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ انہیں (مسلمانوں کو) بیس رکعت تراویح پڑھائے۔''

٣١٦/ ٢٠۔ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يُصَلِّي بِنَا فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

''حضرت نافع بن عمر نے بیان کیا کہ حضرت ابن ابی ملیکہ ہمیں رمضان المبارک میں بیس رکعت تراویح پڑھایا کرتے تھے۔''

٣١٧/ ٢١۔ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيْعٍ قَالَ: كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. إِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ.

''حضرت عبدالعزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔''

٣١٨/ ٢٢۔ عَنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّ النَّاسَ فِي رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت حارث سے مروی ہے کہ وہ لوگوں کو رمضان المبارک کی راتوں میں (نماز تراویح) میں بیس رکعتیں اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے اور رکوع سے پہلے دعا قنوت پڑھتے تھے۔''

٣١٩/ ٢٣۔ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ فِي

الحديث رقم ٢٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ١٦٣، الرقم: ٧٦٨٣۔

الحديث رقم ٢١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ١٦٣، الرقم: ٧٦٨٤، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/ ٤٤٥۔

الحديث رقم ٢٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ١٦٣، الرقم: ٧٦٨٥۔

الحديث رقم ٢٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ١٦٣، الرقم: ٧٦٨٦۔

رَمَضَانَ وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابوالبختری سے روایت ہے کہ وہ رمضان المبارک میں پانچ ترویح (یعنی بیس رکعتیں) اور تین وتر پڑھا کرتے تھے۔“

٣٢٠ / ٢٤۔ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ثَلَاثًا وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ بشمول وتر ٢٣ رکعت تراویح پڑھتے تھے۔“

٣٢١ / ٢٥۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبِيْعَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ وَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

”حضرت سعید بن عبید سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ربیعہ انہیں رمضان المبارک میں پانچ ترویح (یعنی بیس رکعت) نماز تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔“

٣٢٢ / ٢٦۔ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ الذَّهَبِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَابْنُ قُدَامَةَ.

”حضرت حسن (بصری) رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی الله عنه نے لوگوں

الحديث رقم ٢٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢ / ١٦٣، الرقم: ٧٦٨٨.

الحديث رقم ٢٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢ / ١٦٣، الرقم: ٧٦٩٠.

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الذهبي في سير أعلام النبلاء، ١ / ٤٠٠، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٢ / ٢١، الرقم: ٥٤٠، وابن قدامة في المغني، ١ / ٤٥٦، ومالك في المدونة الكبرى، ١ / ٢٢٢، والسيوطي في تنوير الحوالك، ١ / ١٠٤، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ١ / ٣٣٨، وابن تيمية في مجموع فتاوى، ٢ / ٤٠١.

کوحضرت اُبی ابن بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں قیام رمضان کے لئے اکٹھا کیا تو وہ انہیں بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔‘‘

٣٢٣ / ٢٧۔ عَنِ الزَّعْفَرَانِيِّ عَنِ الشَّافِعِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّاسَ يَقُوْمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ بِتِسْعٍ وَثَلَاثِيْنَ وَبِمَكَّةَ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ.

رَوَاهُ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالشَّوْكَانِيُّ عَنْ مَالِكٍ.

’’حضرت زعفرانی امام شافعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے لوگوں کو مدینہ منورہ میں انتالیس (٣٩) اور مکہ مکرمہ میں تئیس (٢٣) رکعت (بیس تراویح اور تین وتر) پڑھتے دیکھا۔‘‘

٣٢٤ / ٢٨۔ وقال ابن رشد القرطبي: فَاخْتَارَ مَالِكٌ فِي أَحَدِ قَوْلَيْهِ وَأَبُوحَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَدَاوُدُ الْقِيَامَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً سِوَى الْوِتْرِ ...... أَنَّ مَالِكًا رَوَى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

’’ابن رشد قرطبی نے فرمایا کہ امام مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے دو اقوال میں سے ایک میں اور امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد اور امام داود ظاہری رضی اللہ عنہم نے بیس تراویح کا قیام پسند کیا ہے اور تین وتر اس کے علاوہ ہیں ...... اسی طرح امام مالک رضی اللہ عنہ نے یزید بن رومان سے روایت بیان کی فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ تئیس (٢٣) رکعت (تراویح بشمول تین وتر) کا قیام کیا کرتے تھے۔‘‘

٣٢٥ / ٢٩۔ وقال الشيخ ابن تيمية في ’’الفتاوى‘‘: ثَبَتَ أَنَّ أُبَيَّ

الحديث رقم ٢٧: أخرجه العسقلاني في فتح الباري، ٤ / ٢٥٣، والشوكاني في نيل الأوطار، ٣ / ٦٤۔

الحديث رقم ٢٨: أخرجه ابن رشد في بداية المجتهد، ١ / ١٥٢۔

الحديث رقم ٢٩: أخرجه ابن تيمية في مجموع فتاوى، ١ / ١٩١، وإسماعيل بن محمد الأنصاري في تصحيح حديث صلاة التراويح عشرين ركعة، ١ / ٣٥۔

بْنَ كَعْبٍ كَانَ يَقُوْمُ بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً فِي رَمَضَانَ وَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ فَرَأَى كَثِيْرًا مِنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ السُّنَّةُ لِأَنَّهُ قَامَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَلَمْ يُنْكِرْهُ مُنْكِرٌ.

''شیخ ابن تیمیہ نے ''اپنے فتاوی'' (مجموعہ فتاویٰ) میں کہا کہ ثابت ہوا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے تو اکثر اہلِ علم نے اسے سنت مانا ہے۔ اس لئے کہ وہ مہاجرین اور انصار (تمام) صحابہ کرام کے درمیان (ان کی موجودگی میں) قیام کرتے (بیس رکعت پڑھاتے) اور ان صحابہ میں سے کبھی کسی نے انہیں نہیں روکا۔

٣٢٦ / ٣٠۔ وَفِي مَجْمُوْعَةِ الْفَتَاوَى النَّجْدِيَّةِ: أَنَّ الشَّيْخَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْوَهَّابِ ذَكَرَ فِي جَوَابِهِ عَنْ عَدَدِ التَّرَاوِيْحِ أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ لَمَّا جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، كَانَتْ صَلَاتُهُمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

مجموعہ الفتاوی النجدیہ میں ہے کہ شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نے تعداد رکعات تراویح سے متعلق سوال کے جواب میں بیان کیا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نمازِ تراویح کے لئے جمع کیا تو وہ انہیں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔''

الحديث رقم ٣٠: أخرجه إسماعيل بن محمد الأنصاري في تصحيح حديث صلاة التراويح عشرين ركعة، ١/ ٣٥۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ:

الدُّعَاءُ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَةِ

﴿فرض نمازوں کے بعد دعا کرنا﴾

۱. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ

﴿فضیلتِ دعا کا بیان﴾

۲. فَصْلٌ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَةِ

﴿فرض نمازوں کے بعد دعا کرنے کا بیان﴾

۳. فَصْلٌ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ

﴿دعا میں ہاتھ اٹھانے کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ

﴿فضیلتِ دُعا کا بیان﴾

۳۲۷ / ۱۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾ [غافر، ۴۰: ۶۰]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا عین عبادت ہے پھر آپ ﷺ نے (بطور دلیل) یہ آیت تلاوت فرمائی: ’’اور تمہارے رب نے فرمایا ہے تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔‘‘

۳۲۸ / ۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ

الحديث رقم ۱: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: التفسير عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة المؤمن، ۵ / ۳۷۴، الرقم: ۳۲۴۷، وفى باب: ومن سورة البقرة، ۵ / ۲۱۱، الرقم: ۲۹۶۹، وفى كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى فضل الدعاء، ۵ / ۴۵۶، الرقم: ۳۳۷۲، وأبو داود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء، ۲ / ۷۶، الرقم: ۱۴۷۹، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الدعاء، باب: فضل الدعاء، ۲ / ۱۲۵۸، الرقم: ۳۸۲۸، والنسائى فى السنن الكبرى، سورة غافر، ۶ / ۴۵۰، الرقم: ۱۱۴۶۴، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۴ / ۲۶۷، ۲۷۱، ۲۷۶، وابن حبان فى الصحيح، ۳ / ۱۷۲، الرقم: ۸۹۰، والحاكم فى المستدرك، ۱ / ۶۶۷، الرقم: ۱۸۰۲، وأبو يعلى فى المعجم، ۱ / ۲۶۲، الرقم: ۳۲۸، والطيالسى فى المسند، ۱ / ۱۰۸، الرقم: ۸۰۱۔

الحديث رقم ۲: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، ←

شَيءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ کوئی چیز محترم و مکرّم نہیں ہے۔‘‘

٣٢٩ / ٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيْبَ اللهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جسے پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلات اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کرے، وہ خوشحالی کے اوقات میں زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرے۔‘‘

...... باب: ماجاء فى فضل الدعاء، ٥/٤٥٥، الرقم: ٣٣٧٠، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الدعاء، باب: فضل الدعاء ٢/١٢٥٨، الرقم: ٣٨٢٩، وابن حبان فى الصحيح، ٣/١٥١، الرقم: ٨٧٠، والحاكم فى المستدرك، ١/٦٦٦، الرقم: ١٨٠١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٣٦٢، ٢٥٢٣، والبيقهى فى شعب الإيمان، ٢/٣٨، الرقم: ١١٠٦، والبخارى فى الأدب المفرد، ١/٢٤٩، الحدث رقم: ٧١٢.

الحديث رقم ٣: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء أن دعوة المسلم مستجاب، ٥/٤٦٢، الرقم: ٣٣٨٢، وأبو داود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء، ٢/٧٦، الرقم: ١٤٧٩، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الدعاء، باب: فضل الدعاء، ٢/١٢٥٨، الرقم: ٣٨٢٨، والنسائى فى السنن الكبرى، باب: سورة غافر، ٦/٤٥٠، الرقم: ١١٤٦٤، وابن حبان فى الصحيح، ٣/١٧٢، الرقم: ٨٩٠، والحاكم فى المستدرك، ١/٦٦٧، الرقم: ١٨٠٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٢٦٧، ٢٧١، ٢٧٦، وأبو يعلى فى المعجم، ١/٢٦٢، الرقم: ٣٢٨، والطيالسى فى المسند، ١/١٠٨، الرقم: ٨٠١.

٣٣٠/ ٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت کا بھی مغز (یعنی خلاصہ اور جوہر) ہے۔''

٣٣١/ ٥۔ عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو ردّ نہیں کر سکتی اور نیکی کے علاوہ کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کر سکتی۔''

٣٣٢/ ٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالإِقَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

الحديث رقم ٤: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى فضل الدعاء، ٥/ ٤٥٦، الرقم: ٣٣٧١، والديلمى فى مسند الفردوس، ٢/ ٢٢٤، الرقم: ٣٠٨٧، والحكيم الترمذى فى نوادر الأصول، ٢/ ١١٣، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/ ١٩١، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/ ٣١٧، الرقم: ٢٥٣٤۔

الحديث رقم ٥: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: القدر عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء لا يرد القدر إلا الدعاء، ٤/ ٤٤٨، الرقم: ٢١٣٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥/ ٢٧٧، ٢٨٠، ٢٨٢، الرقم: ٢٢٤٤٠، ٢٢٤٦٦، ٢٢٤٩١، والحاكم فى المستدرك، ١/ ٦٧٠، الرقم: ١٨١٤، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/ ١٠٩، الرقم: ٢٩٨٦٧، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢/ ١٠٠، الرقم: ١٤٤٢، أخرجه أحمد والطبرانى عن ثوبان ﷺ والبزار فى المسند، ٦/ ٥٠١ الرقم: ٢٥٤٠۔

الحديث رقم ٦: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، ←

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ أَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان مانگی جانے والی دعا ردّ نہیں ہوتی۔‘‘

٣٣٣ / ٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَکَ عَلَى مَا کَانَ فِيْکَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَکَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّکَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِي لَا تُشْرِکُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُکَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الثَّـلَاثَةِ.

...... باب: ماجاء فى أَنَّ الدُّعَاءَ لَا يُرَدُّ بينَ الْأَذَانِ وَالإِقَامَةِ، ١ / ٤١٥، الرقم: ٢١٢، وفى كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: فى العَفْوِ وَالْعَافِيَةِ، ٥ / ٥٧٦، الرقم: ٣٥٩٤-٣٥٩٥، والنسائى فى السنن الكبرى، ٦ / ٢٢، الرقم: ٩٨٩٥-٩٨٩٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١١٩، الرقم: ١٢٢٢١، ١٢٦٠٦، ١٣٦٩٣، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦ / ٣١، الرقم: ٢٩٢٤٧، وأبويعلى فى المسند، ٦ / ٣٦٣، الرقم: ٣٦٧٩، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ٤ / ٣٩٢، الرقم: ١٥٦٢، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤ / ١٣٨، الرقم: ٥١٣٩، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١ / ٣٣٤، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٤ / ١٠٢۔

الحديث رقم ٧: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: فى فضل التوبة والاستغفار وَمَا ذُكِرَ مِن رحمة اللهِ لِعِبَادِه، ٥ / ٥٤٨، الرقم: ٣٥٤٠، والدارمى فى السنن، ٢ / ٤١٤، الرقم: ٢٧٨٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ١٦٧، الرقم: ٢١٥١٠- ٢١٥٤٤، والطبرانى عن ابن عباس رضى الله عنهما فى المعجم الكبير، ١٢ / ١٩، الرقم: ١٢٣٤٦، وفى المعجم الأوسط، ٥ / ٣٣٧، الرقم: ٥٤٨٣، وفى المعجم الصغير، ٢ / ٨٢، الرقم: ٨٢٠، والبيهقى عن أبى ذرٍ رضی اللہ عنہ فى شعب الإيمان، ٢ / ١٧، الرقم: ١٠٤٢، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠ / ٢١٦۔

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور امید رکھے گا جو کچھ بھی تو کرتا رہے میں تجھے بخشتا رہوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں پھر بھی تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کے برابر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے پھر مجھے اس حالت میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقیناً میں زمین بھر کے برابر تجھے بخشش عطا کروں گا۔''

۳۳۴ / ۸۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرتا ہے تو (مقرر کردہ) فرشتہ کہتا ہے تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو (جو تو نے اپنے بھائی کے لئے دعا کی ہے)۔''

۳۳۵ / ۹۔ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ: دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيْهِ، بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ. عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ

الحديث رقم ۸: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب، ۴ / ۲۰۹۴، الرقم: ۲۷۳۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۶ / ۴۵۲، الرقم: ۲۷۵۹۸، وابن حبان فی الصحيح، ۳ / ۲۶۸، الرقم: ۹۸۹، وابن أبی شيبة فی المصنف، ۶ / ۲۱، الرقم: ۲۹۱۵۸۔ ۲۹۱۶۱۔

الحديث رقم ۹: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب، ۴ / ۲۰۹۴، الرقم: ۲۷۳۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۶ / ۴۵۲، الرقم: ۲۷۵۹۹، والبيهقي فی السنن الكبرى، ۳ / ۳۵۳، وابن غزوان فی كتاب الدعاء، ۱ / ۲۳۴، الرقم: ۶۳۔

مُوَكَّلٌ. كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيْهِ بِخَيْرٍ، قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ. وَلَکَ بِمِثْلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں کی جانے والی دعا مقبول ہوتی ہے۔ اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب بھی وہ اپنے اس بھائی کے لئے نیک دعا کرتا ہے، تو فرشتہ کہتا ہے آمین اور تجھے بھی ایسے ہی نصیب ہو (جیسے کہ تو نے اپنے بھائی کے لئے دعا کی ہے)۔‘‘

٣٣٦ / ١٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک غائب شخص (اخلاص کے ساتھ) دوسرے غائب شخص کے لئے کرے۔‘‘

٣٣٧ / ١١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَـلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَکَّ فِيْهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ

الحديث رقم ١٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی دعوة الأخ لأخيه بظهر الغيب، ٤/٣٥٢، الرقم: ١٩٨٠، وأبو داود فی السنن، کتاب: الصلاة، باب: الدعاء بظهر الغيب، ٢/٨٩، الرقم: ١٥٣٥، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/٢١، الرقم: ٢٩١٥٩، والديلمی فی الفردوس بماثور الخطاب، ١/٣٦٩، الرقم: ١٤٩٠، وعبد بن حميد فی المسند، ١/١٣٣١، الرقم: ٣٢٧، ٣٣١، والقضاعی فی مسند الشهاب، ٢/٢٦٥، الرقم: ١٣٢٨۔١٣٣٠، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/٤٣، الرقم: ٤٧٣٤۔

الحديث رقم ١١: أخرجه الترمذي فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی دعوةِ الوالدين، ٤/٣١٤، الرقم: ١٩٠٥، وفی کتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما ذکر فی دعوة المسافر، ٥/٥٠٢، الرقم: ←

وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین (قسم کے لوگوں کی) دعائیں بلاشک وشبہ مقبول ہیں، مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے لئے کی گئی بد دعا۔‘‘

------ ٣٤٤٨، وأبو داود فی السنن، کتاب: الصلاة، باب: الدعاء بظهر الغيب، ٢/ ٨٩، الرقم: ١٥٣٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٢٥٨، الرقم: ٧٥٠١، ٨٥٦٤، ١٠١٩٩، ١٠٧١٩، ١٠٧٨١، وابن حبان فی الصحيح، ٦/ ٤١٦، الرقم: ٢٦٩٩، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٦/ ١٠٥، الرقم: ٢٩٨٣٠، والبخاری فی الأدب المفرد، ١/ ٢٥، الرقم: ٣٢، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ١/ ١٢، الرقم: ٢٤، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٣/ ٣٠٠، الرقم: ٣٥٩٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/ ٤٣، الرقم: ٤٧٣٥۔

فَصْلٌ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَةِ

﴿فرض نمازوں کے بعد دعا کرنے کا بیان﴾

٣٣٨ / ١٢۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: جَوْفَ اللَّيْلِ الآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا: کس وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں (کی گئی دعا) اور فرض نمازوں کے بعد (کی گئی دعا جلد مقبول ہوتی ہے)۔‘‘

٣٣٩ / ١٣۔ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ. وفي رواية للبخاري: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ

الحديث رقم ١٢: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: (٧٩)، ٥ / ٥٢٦، الرقم: ٣٤٩٩، والنسائی فی السنن الكبری، ٦ / ٣٢، الرقم: ٩٩٣٦، وعبد الرزاق فی المصنف، ٢ / ٤٢٤، الرقم: ٣٩٤٤، والنسائی فی عمل اليوم والليلة، ١ / ١٨٦، الرقم: ١٠٨، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣ / ٣٧٠، الرقم: ٣٤٢٨، وفی مسند الشاميين، ١ / ٤٥٤، الرقم: ٨٠٣، والبيهقی فی السنن الصغری، ١ / ٤٧٧، الرقم: ٨٣٩۔٨٤٠، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١ / ٢٧٣، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٢١، الرقم: ٢٥٥٠، والعسقلانی فی فتح الباری، ١١ / ١٣٤۔

الحديث رقم ١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: الذكر بعد الصلاة، ١ / ٢٨٩، الرقم: ٨٠٨، وفي كتاب: الدعوات، باب: الدعاء بعد الصلاة، ٥ / ٢٣٣٢، الرقم: ٥٩٧١، وفي كتاب: القدر، باب: لا مانع لما أعطى الله، ٦ / ٢٤٣٩، الرقم: ٦٣٤١، وفی كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: مايكره من ←

فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا سَلَّمَ. وفي رواية مسلم: كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ. اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یوں کہا کرتے تھے اور بخاری کی روایت میں ہے: حضور نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یوں کہا کرتے تھے اور مسلم کی روایت میں ہے: جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو اس کے بعد یوں فرماتے: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے میں دولت نفع نہیں دے گی۔''

٣٤٠ / ١٤۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ: كَانَ سَعْدٌ رضی الله عنه يُعَلِّمُ

------ كثرة السؤال وتكلف مالا يعنيه، ٦/ ٢٦٥٩، الرقم: ٦٨٦٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفة، ١/ ٤١٤، الرقم: ٥٩٣، والترمذي نحوه في السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: مايقول إذا أسلم من الصلاة، ٢/ ٩٦، الرقم: ٢٩٩، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما يقول الرجل إذا سلم، ٢/ ٨٢، الرقم: ١٥٠٥، والنسائي في السنن، كتاب: السهو، باب: نوع آخر من الدعاء عند الانحراف من الصلاة، ٣/ ٧٠، الرقم: ١٣٤١-١٣٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٩٧، ٢٤٥-٢٤٧، ٢٥٠، ٢٥٤-٢٥٥، وابن خزيمة في الصحيح، ١/ ٣٦٥، الرقم: ٧٤٢، وابن حبان في الصحيح، ٥/ ٣٤٥، الرقم: ٢٠٠٥، ٢٠٠٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/ ٢٦٩، الرقم: ٣٠٩٦، ٦/ ٣٢، الرقم: ٢٩٢٦٠، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/ ٢٤٤، الرقم: ٣٢٢٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ١٨٥، الرقم: ٢٨٤٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/ ٣٨٨، الرقم: ٩١٤۔

الحديث الرقم ١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: ——

بَنِيهِ هَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْكِتَابَةَ وَيَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلَاةَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُبِکَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمرو بن میمون الاودی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادوں کو ان کلمات کی ایسے تعلیم دیتے جیسے استاد بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے: بیشک رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے (آپ ﷺ فرماتے:) اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں ذلت کی زندگی کی طرف لوٹائے جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (حضرت عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں) جب میں نے یہ حدیث حضرت مصعب (بن سعد) کے سامنے بیان کی تو انہوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔‘‘

٣٤١ / ١٥۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ يَوْمًا

مايتعوذ من الجبن، ٣/ ١٠٣٨، الرقم: ٢٦٦٧، وفي كتاب: الدعوات، باب: التعوذ من عذاب القبر، ٥/ ٢٣٤١، الرقم: ٦٠٠٤، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: في دعاء النبي وتعوذه في دبر كل صلاة، ٥/ ٥٦٢، الرقم: ٣٥٦٧، والنسائي في السنن، كتاب: الاستعاذة، باب: الاستعاذة من العجل، ٨/ ٢٦٧، الرقم: ٥٤٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٨٦، الرقم: ١٦٢١، وابن خزيمة في الصحيح، ١/ ٣٦٧، الرقم: ٧٤٦، وابن حبان في الصحيح، ٥/ ٣٧١، الرقم: ٢٠٢٤، والبزار في المسند، ٣/ ٣٤٣، الرقم: ١١٤٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ١٨، الرقم: ٢٩١٣٠، وأبويعلى في المسند، ٢/ ١١٠، الرقم: ٧٧١، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ١/ ١٩٨، الرقم: ١٣١.

الحديث الرقم ١٥: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ←

ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ، إِنِّي لَأُحِبُّکَ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَأَنَا أُحِبُّکَ قَالَ: أُوْصِيْکَ يَا مُعَاذُ لاَ تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ کُلِّ صَلَاةٍ أَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ قَالَ: وَأَوْصَی بِذَالِکَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ وَأَوْصَی بِهِ الصُّنَابِحِيُّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا ہرگز نہ چھوڑنا: اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اچھی طرح عبادت کی ادائیگی میں میری مدد فرما۔ پھر حضرت معاذ نے صنابحی کو اس دعا کی نصیحت کی اور انہوں نے ابوعبدالرحمن کو نصیحت کی (کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا ضرور مانگنا)۔‘‘

٣٤٢ / ١٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَکَ وَتَعَالَی فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ...... فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ،

------ ٢ / ٨٦، الرقم: ١٥٢٢، والنسائي في السنن الکبری، باب: ما يستحب من الدعاء دبر الصلوات المکتوبات، ٦ / ٣٢، الرقم: ٩٩٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٢٤٤، الرقم: ٢٢١٧٢، وابن حبان في الصحيح، ٥ / ٣٦٥، الرقم: ٢٠٢١، والحاکم في المستدرک، ١ / ٤٠٧، الرقم: ١٠١٠، والبزار في المسند، ٧ / ١٠٤، الرقم: ٢٦٦١، والبيهقي في السنن الصغری، ١ / ٢٧، الرقم: ١٧، والطبراني في المعجم الکبير، ٢٠ / ٦٠، الرقم: ١١٠، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ١ / ١٨٧، الرقم: ١٠٩، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١ / ٤٥، الرقم: ١١٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٠٠، الرقم: ٢٤٧٥۔

الحديث رقم ١٦: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ومن سورة ص، ٥ / ٣٦٦، ٣٦٨، الرقم: ٣٢٣٣، ٣٢٣٥، ومالک ——

إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِيْنَ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْکَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ......الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَمَالِکٌ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات میرا رب میرے پاس نہایت احسن صورت میں آیا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! جب آپ نماز ادا کر چکیں تو یہ دعا مانگیں: اے اللہ! میں تجھ سے اچھے اعمال کے اپنانے، برے اعمال کو چھوڑنے اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو آزمانے کا ارادہ کرے تو مجھے اس سے پہلے ہی بغیر آزمائے اپنے پاس بلا لے۔‘‘

۳٤۳ـ/ ۱۷ـ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ رضی الله عنه قَالَ: مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ نَبِيِّکُمْ ﷺ إِلَّا سَمِعْتُهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي خَطَايَايَ وَذُنُوْبِي کُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ وَأَنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ، إِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي مُعَاجِمِهِ الثَّـلَاثَةِ وَالْحَاکِمُ.

------ في الموطأ، کتاب: القرآن، باب: العمل في الدعاء، ۱/ ۲۱۸، الرقم: ۵۰۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۳٦۸، الرقم: ۳٤۸٤، ۵/ ۲٤۳، الرقم: ۲۲۱٦۲، والحاکم في المستدرک، ۱/ ۷۰۸، الرقم: ۱۹۳۲، والطبراني في المعجم الکبير، ۲۰/ ۱۰۹، الرقم: ۲۱٦، وعبد بن حميد في المسند، ۱/ ۲۲۸، الرقم: ٦۸۲، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/ ۱۵۹، الرقم: ۵۹۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۷/ ۱۷۷۔

الحديث رقم ۱۷: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ۱/ ۳٦۵، الرقم: ٦۱۰، وفي المعجم الأوسط، ٤/ ۳٦۲، الرقم: ٤٤٤۲، وفي المعجم الکبير، ٤/ ۱۲۵؛ الرقم: ۳۸۷۵، ۸/ ۲۲۷، الرقم: ۷۸۹۳، والحاکم في المستدرک، ۳/ ۵۲۲، الرقم: ۵۹٤۲، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/ ٤۷۵، الرقم: ۱۹۳۵، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۱/ ٤۵، الرقم: ۱۱۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۱۷۳، وقال: ورجاله وثقوا۔

والطبراني في الكبير عن أبي أمامة ﷺ ولفظه: قَالَ سَمِعْتُهُ ﷺ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاةٍ: اللَّهُمَّ اغْفِرْلِي خَطَايَايَ وَذُنُوبِي...... فذكر الدعاء المذكورهنا.

''حضرت ابوایوب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی تو دیکھا کہ آپ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو میں آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنتا: اے میرے اللہ! میری تمام خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت واطاعت کے لئے) ہشاش بشاش رکھ اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال اور اخلاق کی رہنمائی عطا فرما، بیشک نیک اعمال اور اخلاق کی ہدایت تیرے سوا کوئی نہیں دیتا اور بُرے اعمال اور اخلاق سے تیرے سوا کوئی نہیں بچاتا۔

٣٤٤ / ١٨۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانَ مَقَامِي بَيْنَ كَتِفَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِي آخِرَهُ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ خَوَاتِيمَ عَمَلِي رِضْوَانَكَ. اللَّهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ أَلْقَاكَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ میں (نماز میں) حضور نبی اکرم ﷺ کے عین پیچھے کھڑا ہوتا تھا۔ پس آپ ﷺ جب سلام پھیرتے تو فرماتے: اے میرے اللہ! میری عمر کا آخری حصہ بہترین بنا دے، اے میرے اللہ! میرے اعمال کا خاتمہ اپنی رضا پر کر، اے میرے اللہ! میرے دنوں میں سے بہترین دن اس کو بنا جس دن میں تیرے ساتھ ملاقات کروں۔''

٣٤٥ / ١٩۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: مَا دَنَوْتُ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي

الحديث رقم ١٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٩ / ١٥٧، الرقم: ٩٤١١، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١ / ٤٦، الرقم: ١٢٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٤٨٠، الرقم: ١٩٦٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ١١٠۔

الحديث رقم ١٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨ / ٢٠٠، ٢٥١، الرقم: ←

صَلاةٍ مَكْتُوبَةٍ أَوْ تَطَوُّعٍ إِلَّا سَمِعْتُهُ يَدْعُوْ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ الدَّعْوَاتِ لَا يَزِيْدُ فِيْهِنَّ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُنَّ: اللَّهُمَّ اغْفِرْلِي ذُنُوبِي وَخَطَايَايَ اللَّهُمَّ أَنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ فَإِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ ثِقَاتٍ.

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں جب بھی فرض نماز یا نفل نماز میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو ان کلمات سے دعا فرماتے ہوئے سنا جن میں آپ ﷺ نہ اضافہ فرماتے تھے اور نہ کمی (وہ کلمات یہ ہیں:) اے میرے اللہ! میری خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت اور اطاعت کے لئے) ہشاش بشاش کر دے اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال اور اخلاق کی رہنمائی عطا فرما۔ پس بیشک تیرے سوا ان نیک اعمال کی رہنمائی کوئی نہیں فرماتا اور نہ ہی تیرے سوا برے اعمال و اخلاق سے کوئی بچاتا ہے۔''

٣٤٦ / ٢٠۔ عَنْ أَبِي مَرْوَانَ أَنَّ كَعْبً (الْأَحْبَارَ) رضی اللہ عنہ حَلَفَ لَهُ بِاللهِ الَّذِي فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوسَى عليه السلام إِنَّا لَنَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ دَاوُدَ نَبِيَّ اللهِ عليه السلام كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: اَللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِيْنِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِي، اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ

------ ٧٨١١، ٧٩٨٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٤٧٥، الرقم: ١٩٣٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ١١٢، وقال: رواه الطبراني ورجاله رجال الزبير بن خريق وهو ثقة، والمبارکفورى في تحفة الأحوذي، ٢/ ١٧٠، والقزويني في التدوين، ٣/ ٢٥٢۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: السهو، باب: نوع آخر من الدعاء وعند الانصراف من الصلاة، ٣/ ٧٣، الرقم: ١٣٤٦، وفي السنن الكبرى، ١/ ٤٠٠، الرقم: ١٢٦٩، وابن خزيمة في الصحيح، ١/ ٣٦٦، الرقم: ٧٤٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ٣٣، الرقم: ٧٢٩٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/ ٦٥، الرقم: ٥٩، وقال: إسناده صحيح۔

بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ، وَأَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ نِقْمَتِکَ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ وَحَدَّثَنِي کَعْبٌ أَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ کَانَ يَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’مروان سے روایت ہے کہ ان کی موجودگی میں حضرت کعب (احبار) رضی اللہ عنہ نے حلف اٹھایا کہ اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا کو چیر دیا! ہم نے تورات میں دیکھا ہے کہ حضرت داود علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو وہ (یعنی حضرت داود علیہ السلام) یوں دعا کرتے۔ ’’اے اللہ! وہ دین جس سے میرا بچاؤ ہے اسے درست فرما دے۔ اور میری دنیا جس میں میرا رزق ہے اس کی اصلاح فرما۔ اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضامندی کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں۔ تو جو کچھ عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے۔ اور مال دار کا مال تیرے نزدیک کسی کام نہ آئے گا۔ حضرت مروان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز ادا فرما لیتے تو آپ ﷺ بھی یہ کلمات ارشاد فرماتے۔‘‘

۳۴۷ / ۲۱۔ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: کَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ

الحديث رقم ۲۱: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: استحباب الذکر بعد الصلاة وبيان صفته، ۱/۴۱۵، الرقم: ۵۹۴، وأبو داود في السنن، کتاب: الوتر، باب: ما يقول الرجل إذا سلم، ۲/۸۲، الرقم: ۱۵۰۶-۱۵۰۷، والنسائي في السنن، کتاب: السهو، باب: عدد التهليل والذکر بعد التسليم، ۳/۷۰، الرقم: ۱۳۴۰، وفي السنن الکبری، ۱/۳۹۸، الرقم: ۱۲۶۳، ۶/۳۸، الرقم: ۹۹۵۶، والشافعي في المسند، ۱/۴۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۳، الرقم: ۲۹۲۶۲، وأبو يعلی في المسند، ۱۲/۱۸۴، الرقم: ۶۸۱۱، والبيهقي في السنن الکبری، ۲/۱۸۴، الرقم: ۲۸۳۹، والطبراني في کتاب الدعاء، ۱/۲۱۶، الرقم: ۶۸۱۔

كُلِّ صَلَاةٍ حِيْنَ يُسَلِّمُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ. وَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالشَّافِعِيُّ وَلَفْظُهُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْأَعْلَى ...... فذكر الحديث.

’’حضرت ابوزبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد (دعا میں) کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے، اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غالب آنے والا اور قوت رکھنے والا نہیں اور ہم سوائے اس کے کسی کی عبادت نہیں کرتے اس کے لئے تمام نعمتیں ہیں اور اسی کے لیے فضل اور تمام اچھی تعریفیں ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کا دین خالص ہے اگرچہ کافروں کو یہ ناگوار گزرے۔‘‘

اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ ہیں: رسول اللہ ﷺ ان کلمات کو ہر نماز کے بعد بلند آواز سے ادا فرماتے تھے پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی۔‘‘

٣٤٨ / ٢٢۔ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى بِنَا إِمَامٌ لَنَا يُكْنَى أَبَا رِمْثَةَ فَقَالَ: صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ أَوْ مِثْلَ هَذِهِ الصَّلَاةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ رضي الله عنهما يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِيْنِهِ

الحديث رقم ٢٢: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الرجل يتطوع في مكانه الذي صلى فيه المكتوبة، ١ / ٢٦٤، الرقم: ١٠٠٧، والحاكم في المستدرك، ١ / ٤٠٣، الرقم: ٩٩٦، والبيهقي في السنن الصغرى، ١ / ٣٩٥، الرقم: ٦٧٥، وفي السنن الكبرى، ٢ / ١٩٠، الرقم: ٢٨٦٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢ / ٣١٦، الرقم: ٢٠٨٨.

وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلَى مِنَ الصَّلَاةِ فَصَلَّى نَبِيُّ اللهِ ﷺ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِي رِمْثَةَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلَى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ: اِجْلِسْ فَإِنَّهُ لَمْ يَهْلِكْ أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَوَاتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَصَرَهُ فَقَالَ: أَصَابَ اللهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ارزق بن قیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک امام نے ہمیں نماز پڑھائی جن کی کنیت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ تھی، انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ نماز یا اس جیسی نماز حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھی ہے۔ فرمایا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پہلی صف میں دائیں جانب کھڑے تھے اور ایک آدمی نماز کی تکبیر اولیٰ میں آ شامل ہوا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھالی تو دائیں جانب سلام پھیرا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے رخساروں کی سفیدی ہم نے دیکھی۔ پھر ایسے ہی مڑے جیسے ابو رمثہ مڑے ہیں یعنی وہ خود۔ پس جو شخص تکبیر اولیٰ میں آ کر شامل ہوا تھا کھڑا ہو کر دوگانہ پڑھنے لگا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف جھپٹے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر ہلایا پھر فرمایا کہ بیٹھ جاؤ کیونکہ اہلِ کتاب صرف اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ ان کی نمازوں کے درمیان وقفہ نہیں رہتا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے نگاہ مبارک اٹھائی اور فرمایا: اے ابن خطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں صحیح بات کی توفیق مرحمت فرمائی ہے۔‘‘

٣٤٩ / ٢٣۔ وَقَدْ أَخْرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، وَابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَابْنُ مَرْدَوَيْه مِنْ طُرُقٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ

الحديث رقم ٢٣: أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان، ٣٠ / ٢٣٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٨ / ٥٥١، والبيضاوي في أنوار التنزيل، ٥ / ٥٠٦، والشوكاني في فتح القدير، ٥ / ٤٦٣، وابن الجوزي في زاد المسير، ٩ / ١٦٦، والآلوسی في روح المعانی، ٣٠ / ١٧٢۔

تَعَالَى: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ [الم نشرح، ٩٤: ٧] قَالَ: إِذَا فَرَغْتَ مِنَ الصَّلَاةِ فَانْصَبْ فِي الدُّعَاءِ وَاسْأَلِ اللهَ وَارْغَبْ إِلَيْهِ.

ذَكَرَهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَالسُّيُوطِيُّ.

’’امام عبد بن حمید، امام ابن جریر، امام ابن منذر، امام ابن ابی حاتم اور امام ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضي اللہ عنہما کے طرف سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ میں روایت کیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ’’اے محبوب! جب آپ نماز سے فارغ ہوجائیں تو دعا میں مشغول ہوجایا کریں اور اللہ تعالیٰ سے مانگا کریں اور اسی کی طرف (کامل یکسوئی سے) راغب ہوا کریں۔‘‘

٣٥٠ / ٢٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ﴾ مِنَ الصَّلَاةِ ﴿فَانْصَبْ﴾ إِلَى الدُّعَاءِ ﴿وَإِلَى رَبِّکَ فَارْغَبْ﴾ [الم نشرح، ٩٤: ٧۔٨] فِي الْمَسْأَلَةِ.

ذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ وَقَالَ: أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي الذِّكْرِ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ﴾ یعنی جب آپ نماز سے فارغ ہوجائیں ﴿فَانْصَبْ﴾ تو دعا میں مشغول ہوجائیں ﴿وَ إِلَى رَبِّکَ فَارْغَبْ﴾ اور سوال کرنے میں اپنے رب کی طرف ہی راغب ہوا کریں۔‘‘

٣٥١ / ٢٥۔ وَأَخْرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَعَبْدُ بْنُ حَمَيْدٍ وَابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ قَتَادَةَ: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ [الم نشرح، ٩٤: ٧] قَالَ: إِذَا فَرَغْتَ مِنْ صَلَاتِکَ فَانْصَبْ فِي الدُّعَاءِ. ذَكَرَهُ السُّيُوطِيُّ وَالْجَصَّاصُ.

الحديث رقم ٢٤: أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ٨ / ٥٥١، والشوكاني في فتح القدير، ٥ / ٤٦٣۔

الحديث رقم ٢٥: أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ٨ / ٥٥٢، والجصاص في أحكام القرآن، ٥ / ٣٧٣، والنحاس في الناسخ والمنسوخ، ١ / ٧٧٣۔

’’امام عبد الرزاق اور امام عبد بن حمید، امام ابن جریر اور امام ابن منذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ سے مراد یہ ہے کہ جب اپنی نماز سے فارغ ہو جائیں تو خود کو دعا میں مشغول کر لیں۔‘‘

٣٥٢ / ٢٦۔ عَنْ قَتَادَةَ وَالضَّحَاکِ وَمَقَاتِلَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَی: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ أَي إِذَا فَرَغْتَ مِنَ الصَّلَاةِ الْمَکْتُوبَةِ فَانْصَبْ إِلَی رَبِّکَ فِي الدُّعَاءِ وَارْغَبْ إِلَيْهِ فِي الْمَسَأَلَةِ يُعْطِکَ.

رَوَاهُ فَخْرُ الدِّيْنِ الرَّازِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

’’حضرت قتادہ ضحاک اور مقاتل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرض نماز سے فارغ ہو جائیں تو خود کو اپنے رب کی طرف دعا کرنے میں مشغول کریں اور سوال کرنے (یعنی مانگنے) میں اسی کی طرف راغب ہوں وہ آپ کو عطا فرمائے گا۔‘‘

٣٥٣ / ٢٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ عزوجل يَغْضَبْ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاکِمُ وَأَبُوْيَعْلَی وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الرازي في التفسير الکبير، ٣٢ / ٨، والسيوطي في الدر المنثور، ٨ / ٥٥، والبغوي في معالم التنزيل، ٤ / ٥٠٣، والسمعاني في تفسيره، ٦ / ٢٥٢، وابن الجوزي في زاد المسير، ٩ / ١٦٦، والشوکاني في فتح القدير، ٥ / ٤٦٢.

الحديث رقم ٢٧: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الدعوات عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: منه (٢)، ٥ / ٤٥٦، الرقم: ٣٣٧٣، والحاکم في المستدرک، ١ / ٦٦٧-٦٦٨، الرقم: ١٨٠٦-١٨٠٧، وأبويعلی في المسند، ١٢ / ١٠، الرقم: ٦٦٥٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١ / ٢٢٩، الرقم: ٦٥٨، وابن رجب في جامع العلوم والحکم، ١ / ١٩١.

تعالیٰ سے (دعا) نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے۔‘‘

٣٥٤ / ٢٨۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین دفعہ دعا اور تین دفعہ استغفار کرنا پسند فرمایا کرتے تھے۔‘‘
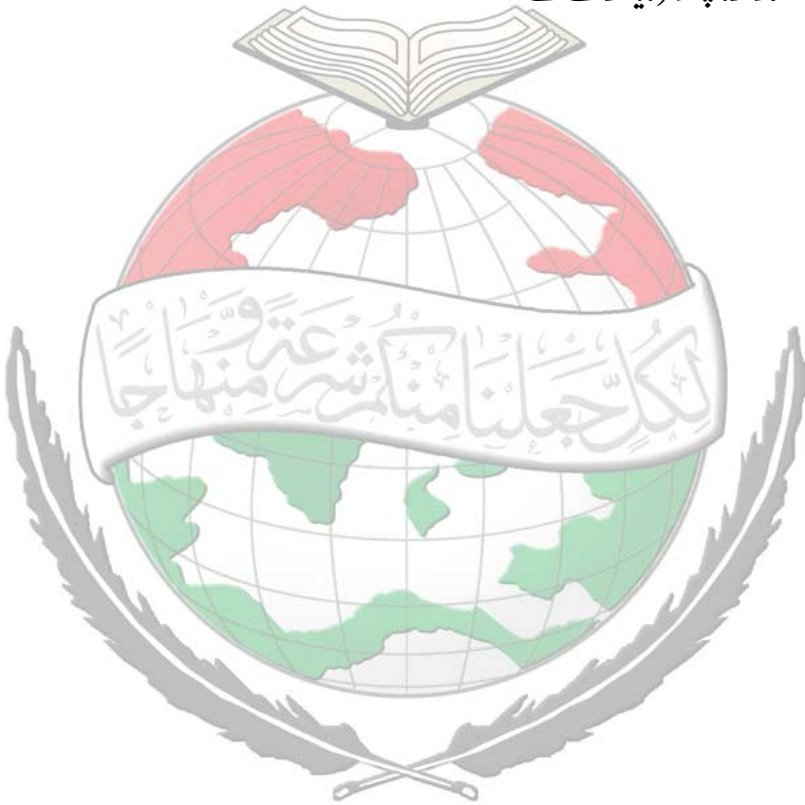
الحديث رقم ٢٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ٢ / ٨٦، الرقم: ١٥٢٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦ / ١١٩، الرقم: ١٠٢٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٣٩٤، ٣٩٧، الرقم: ٣٧٤٤، ٣٧٦٩۔٣٧٧٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠ / ١٥٩، الرقم: ١٠٣١٧، والشاشي في المسند، ٢ / ١٣٨، الرقم: ٦٧٧، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ١ / ٣٣١، الرقم: ٤٥٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤ / ٣٤٨۔

فَصُلٌ فِي رَفُعِ الْيَدَيُنِ فِي الدُّعَاءِ

﴿دعا میں ہاتھ اٹھانے کا بیان﴾

٣٥٥ / ٢٩۔ قَالَ أَبُومُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رضی الله عنه: دَعَا النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم ثُمَّ رَفَعَ يَدَيُهِ، وَرَأَيُتُ بَيَاضَ إِبُطَيُهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔‘‘

٣٥٦ / ٣٠۔ عَنُ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم: رَفَعَ يَدَيُهِ حَتَّى رَأَيُتُ بَيَاضَ إِبُطَيُهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (دعا کے لیے) ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغل مبارک کی سفیدی دیکھی۔‘‘

٣٥٧ / ٣١۔ قَالَ ابُنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: رَفَعَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم يَدَيُهِ وَقَالَ:

الحديث رقم ٢٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: رَفُعِ الأيدي فی الدُّعاءِ، ٥ / ٢٣٣٥، وفی كتاب: المغازی، باب: غَزُوَةِ أَوُطاسٍ، ٤ / ١٥٧١، الرقم: ٤٠٦٨۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: رَفُعِ الأيدي فی الدُّعاءِ، ٥ / ٢٣٣٥، وفی كتاب: الاستسقاء، باب: رفع الإمامِ يَدَه فِی الاسُتِسُقَاءِ، ١ / ٣٤٩، الرقم: ٩٨٤، وفی كتاب: المناقب، باب: صفة النبي صلی الله عليه وآله وسلم، ٣ / ١٣٠٧، الرقم: ٣٣٧٢۔

الحديث رقم ٣١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: رَفُعِ الأيدي فی الدُّعاءِ، ٥ / ٢٣٣٥، وفی باب: بَعُثِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم خالد بن الوليد إلى بنی جَذِيُمَةِ، ٤ / ١٥٧٧، الرقم: ٤٠٨٤، وفی كتاب: الأحكام، باب: إذا قضى الحاكم بجور، أو خلاف أهل العلم فهو ردّ، ٦ / ٢٦٢٨، الرقم: ٦٧٦٦، والنسائی فی ←

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے عرض کیا: اے اللہ! جو خالد نے کیا میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں۔

٣٥٨۔ / ٣٢۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ يَدِيْهِ فِي الدُّعَاءِ، لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاکِمُ وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے چہرہ اقدس پر پھیرنے سے پہلے (ہاتھ) نیچے نہ کرتے تھے۔‘‘

٣٥٩۔ / ٣٣۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ کَانَ إِذَا دَعَا

------ السنن، کتاب: آداب القضاة، باب: الردّ على الحاکم إذا قضى بغير الحق، ٨ / ٢٣٦، الرقم: ٥٤٠٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ١٥٠، الرقم: ٦٣٨٢، وابن حبان فی الصحيح، ١١ / ٥٣، الرقم: ٤٧٤٩، والبيهقی فی السنن الکبری، ٩ / ١١٥، وعبد الرزاق فی المصنف، ٥ / ٢٢١، الرقم: ٩٤٣٤۔

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في رفع الأيدي عند الدعاء، ٥ / ٤٦٣، الرقم: ٣٣٨٦، وعبد الرزاق فی المصنف، ٢ / ٢٤٧، الرقم: ٣٢٣٤، والحاکم فی المستدرک، ١ / ٧١٩، الرقم: ١٩٦٧، والبزار فی المسند، ١ / ٢٤٣، الرقم: ١٢٩، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٧ / ١٢٤، الرقم: ٧٠٥٣، وعبد بن حميد فی المسند، ١ / ٤٤، الرقم: ٣٩، والسيوطی فی الجامع الصغير، ١ / ١٥٦، الرقم: ٢٣٦، والمناوی فی فيض القدير، ٥ / ١٣٨۔

الحديث الرقم ٣٣: أخرجه أبوداود في السنن، کتاب: الصلاة، باب: الدعاء، ٢ / ٧٩، الرقم: ١٤٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٢٢١، والطبراني في المعجم الکبير، ٢٢ / ٢٤١، الرقم: ٦٣١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢ / ٤٥، والسيوطي في الجامع الصغير، ١ / ١٤٥، الرقم: ٢١٦، والمقريزي في مختصر کتاب الوتر، ١ / ١٥٢۔

فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب دعا فرماتے تو (اس کے لئے) اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھاتے (پھر دعا کے بعد) اپنے چہرہ انور پر ہاتھ پھیرتے۔''

٣٦٠ / ٣٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ إِبِطُهُ يَسْأَلُ اللهَ مَسْأَلَةً إِلَّا آتَاهَا إِيَّاهُ مَالَمْ يَعْجَلْ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَيْفَ عَجَلَتُهُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: قَدْ سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ وَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی شخص دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے (اور اتنے بلند کرتا ہے) یہاں تک کہ اس کی بغل (کی سفیدی) ظاہر ہو جاتی ہے پھر وہ جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتا ہے جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جلدی سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح کہے: میں نے مانگا، میں نے مانگا لیکن مجھے کچھ نہ دیا گیا۔''

٣٦١ / ٣٥۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: (١٣٨)، الرقم: ٣٦٠٨ / ٣٩٦٩۔

الحديث رقم ٣٥: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٣ / ١٠٦، الرقم: ٨٧٦، وأبو يعلى في المسند، ٣ / ٣٩١، الرقم: ١٨٦٧، والبزار عن سلمان رضی اللہ عنہ في المسند، ٦ / ٤٧٨، الرقم: ٢٥١١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢ / ٤٢٣، الرقم: ١٣٥٥٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٢٢١، الرقم: ٨٤٧، وابن راشد في الجامع، ١٠ / ٤٤٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢ / ١٦٥، الرقم: ١١١١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٣١٥، الرقم: ٢٥٢٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ١٦٩، والهندى في كنز العمال، ٢ / ٨٧، الرقم: ٣٢٦٦، ٣٢٦٨۔

رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحِيِي أَنْ يَرْفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ، فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا لَا خَيْرَ فِيْهِمَا، فَإِذَا رَفَعَ أَحَدُكُمْ يَدَيْهِ فَلْيَقُلْ: ﴿يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ إِذَا رَدَّ يَدَيْهِ فَلْيُفْرِغْ ذٰلِكَ الْخَيْرَ عَلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْيَعْلَى وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارا رب بڑا حیادار اور کریم ہے وہ اس بات سے حیا محسوس کرتا ہے کہ اس کا کوئی بندہ (اس کے سامنے دعا کے لئے) ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی لوٹا دے پس جب بھی تم میں سے کوئی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو یوں کہے: ﴿يا حي لا إله إلا أنت يا أرحم الرحمين﴾ یہ کلمات تین بار دہرائے پھر جب وہ اپنے ہاتھوں کو (واپس) ہٹائے تو وہ انہیں اپنے چہرہ پر پھیر لے۔

٣٦٢/ ٣٦۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ صَدْرِهِ فِي الدُّعَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَقَالَ: وَرُبَّمَا رَأَيْتُ مَعْمَرًا يَفْعَلُهُ وَأَنَا أَفْعَلُهُ.

''امام زہری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا میں اپنے ہاتھ مبارک سینہ اقدس تک بلند فرماتے اور پھر دعا کے بعد ان کو اپنے چہرہ انور پر پھیر لیتے۔

اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام معمر کو اکثر (دعا میں) ایسے کرتے دیکھا اور میرا اپنا معمول بھی یہی ہے۔''

٣٦٣/ ٣٧۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا

الحديث رقم ٣٦: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٢/ ٢٤٧، الرقم: ٣٢٣٤-٣٢٣٥، ٣/ ١٢٣، الرقم: ٥٠٠٣.

الحديث رقم ٣٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/ ٤٣٥، الرقم: ١٢٢٣٤، وفي المعجم الأوسط، ٥/ ٢٥٠، الرقم: ٥٢٢٦، والسيوطي في الجامع الصغير، ١/ ١٤٥، الرقم: ٢١٧، والمناوي في فيض القدير، ٥/ ١٣٣.

دَعَا جَعَلَ بَاطِنَ كَفِّهِ إِلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب دعا فرماتے تو اپنی مبارک ہتھیلیوں کو اپنے رخِ زیبا کی طرف فرما لیتے۔‘‘

٣٦٤ / ٣٨۔ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا جَعَلَ بَاطِنَ كَفَّيْهِ إِلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت خلاد بن سائب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب دعا فرماتے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے چہرہ انور کے سامنے کر لیتے۔‘‘

٣٦٥ / ٣٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَدْعُو هَكَذَا بِبَاطِنِ كَفَّيْهِ وَظَاهِرِهِمَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ نَحْوَهُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دعا کرتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلیوں کے باطن اور (نماز استسقاء میں) ظاہر کو یوں کیا ہوا تھا۔‘‘

٣٦٦ / ٤٠۔ عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل

الحديث رقم ٣٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٥٦، والسيوطي في الجامع الصغير، ١ / ١٤٦، الرقم: ٢١٧، ٢٤٧، والمزي في تهذيب الكمال، ٧ / ٧٧، الرقم: ١٤١٨، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٢ / ١٠٠، الرقم: ٧٢٣، والشوكاني في نيل الأوطار، ٤ / ٣٥.

الحديث رقم ٣٩: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء، ٢ / ٧٨، الرقم: ١٤٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٤٢٧، الرقم: ٢٣٦٧٠، والشيباني في المبسوط، ١ / ١٠٢، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١١ / ٣٣٧، وابن عدي في الكامل، ٥ / ٣٢، الرقم: ١٢٠٢.

الحديث رقم ٤٠ / ٤١ / ٤٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦ / ٢٥٦، الرقم: ٦١٤٨، وفي كتاب الدعاء، ١ / ٨٤، الرقم: ٢٠٣، ٢٠٥، والهندي في كنز العمال، ٢ / ٨٧، الرقم: ٣٢٦٧.

لَيَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا لَا شَيءَ فِيهِمَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل کو اس بات سے حیا آتی ہے کہ اس کا بندہ دعا کے لئے (اس کے سامنے) ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی بغیر ان میں کچھ ڈالے لوٹا دے۔''

٣٦٧ / ٤١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَعَا الْعَبْدُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَسَأَلَ، قَالَ اللهُ عزوجل: إِنِّي لَأَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِي أَنْ أَرُدَّهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الدُّعَاءِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ دعا کرتا ہے اور اپنے ہاتھ کو اٹھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بیشک میں اپنے اس بندے سے حیا کرتا ہوں کہ میں اس کی دعا کو رد کر دوں۔''

٣٦٨ / ٤٢۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ، يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا لَا خَيْرَ فِيهِمَا.

رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ فِي الْأَفْرَادِ كَمَا قَالَ الْهِنْدِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارا رب بڑا حیادار اور سخی ہے۔ اسے اس بات سے حیا آتی ہے کہ کوئی بندہ (دعا کے لئے اس کے سامنے) اپنے ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی، ان میں خیرات ڈالے بغیر واپس لوٹا دے۔''

٣٦٩ / ٤٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تَسْتُرُوا الْجُدُرَ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ أَخِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَإِنَّمَا يَنْظُرُ فِي

الحديث رقم ٤٣: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء، ٢ / ٧٨، الرقم: ١٤٨٥، والحاكم في المستدرك، ١ / ٧١٩، الرقم: ١٩٦٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٥٢، الرقم: ٢٩٤٠٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢ / ٢١٢، الرقم: ٢٩٦٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠ / ٣١٩، الرقم: ١٠٧٧٩، وفي ←

النَّارِ سَلُوا اللهَ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهِمَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوا بِهَا وُجُوهَكُمْ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دیواروں کو (پردوں سے) نہ چھپایا کرو اور جو شخص اپنے بھائی کے خط میں بغیر اس کی اجازت کے دیکھتا ہے بیشک وہ جہنم کی آگ میں دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہتھیلیاں اوپر کر کے سوال کیا کرو اور ہاتھوں کی پشت اوپر نہ رکھا کرو اور جب فارغ ہو جاؤ تو انہیں چہروں پر مل لیا کرو۔‘‘

۳۷۰ / ٤٤۔ عَنِ الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ رضی الله عنه قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، الْفَجْرَ سَلَّمَ، انْحَرَفَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَدَعَا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’اسود عامری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں نماز فجر ادا کی پس جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ایک طرف رخ انور موڑ کر اپنے دونوں مبارک ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی۔‘‘

۳۷۱ / ٤٥۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرَ

------ مسند الشاميين، ٢/ ٤٣٢، الرقم: ١٦٣٩، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٤/ ٤١٠، الرقم: ٢٤٥٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/ ٣٠٦، الرقم: ٣٣٨٣، والمقريزي في مختصر كتاب الوتر، ١/ ١٥٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ١٦٩، وقال: رجاله ثقات، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١١/ ٣٣٧.

الحديث رقم ٤٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١/ ٢٦٩، الرقم: ٣٠٩٣، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٢/ ١٧١، وقال: رواه ابن أبي شيبة في مصنفه، وابن القدامة في المغني، ١/ ٣٢٨.

الحديث رقم ٤٥: أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/ ٣٣٦، الرقم: ٣٠٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ١٦٩، وقال: رواه الطبراني وترجم له فقال ←

رضي الله عنهما وَرَأَى رَجُلًا رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ: لَهُ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ. رَوَاهُ الْمَقْدَسِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ. وَقَالَ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”محمد بن ابی یحییٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور انہوں نے ایک آدمی کو نماز سے فارغ ہونے سے قبل ہاتھ اٹھائے دعا مانگتے ہوئے دیکھا پس جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: بیشک حضور نبی اکرم ﷺ (دعا کے لئے) ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ نہ ہو جائیں۔“

٣٧٢ / ٤٦۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ بَسَطَ كَفَّيْهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿اللَّهُمَّ إِلَهِي وَإِلَهَ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ، وَإِلَهَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ عليهم السلام أَسْأَلُکَ: أَنْ تَسْتَجِيْبَ دَعْوَتِي فَإِنِّي مُضْطَرٌّ، وَتَعْصِمَنِي فِي دِيْنِي، فَإِنِّي مُبْتَلًى، وَتَنَالَنِي بِرَحْمَتِکَ، فَإِنِّي مُذْنِبٌ، وتَنْفِيَ عَنِّي الْفَقْرَ، فَإِنِّي مُتَمَسْكِنٌ﴾ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ عزوجل أَنْ لَا يَرُدَّ يَدَيْهِ خَائِبَتَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی بندۂ (مومن) ایسا نہیں جو ہر نماز کے بعد اپنی ہتھیلیاں (دعا کے لئے) پھیلاتا ہے پھر یہ کہتا ہے: ”اے میرے اللہ! اے میرے اور ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے

------ محمد بن يحيى الأسلمي عن عبدالله بن الزبير ورجاله ثقات، والمباركفورى في تحفة الأحوذي، ٢ / ١٠٠، وقال: رواه الطبراني ورجاله ثقات۔

الحديث رقم ٤٦: أخرجه ابن عساكر، ١٦ / ٣٨٣، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١ / ٥٢، الرقم: ١٣٩؛ والديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٤٨١، الرقم: ١٩٧٠، والهندي في كنز العمال، ٢ / ١٣٤، الرقم: ٣٤٧٥، والمباركفوري في تحفة الأحوزي، ٢ / ١٧١۔

معبود اور جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے معبود میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری دعا کو قبول فرما کیونکہ میں مجبور ہوں اور تو مجھے میرے دین میں مضبوط رکھ کیونکہ میں آزمائش میں ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے حصہ وافر عطا فرما کیونکہ میں گنہگار ہوں اور مجھ سے فقر کو دور فرما کیونکہ میں ایک مسکین ہوں۔‘‘ پھر اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے لیتا ہے اور اس کے ہاتھوں کو نا کام واپس نہیں لوٹاتا۔‘‘

٣٧٣ / ٤٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنَ الْبَيْتِ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَقَوْمٌ فِي الْمَسْجِدِ رَافِعِي أَيْدِيَهُمْ يَدْعُوْنَ اللهَ عزوجل، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: هَلْ تَرَى مَا أَرَى بِأَيْدِي الْقَوْمِ؟ فَقُلْتُ: مَا تَرَى فِي أَيْدِيْهِمْ؟ فَقَالَ: نُوْرٌ قُلْتُ: أُدْعُ اللهَ أَنْ يُرِيَنِيْهِ، قَالَ: فَدَعَا، فَرَأَيْتُهُ، فَقَالَ: يَا أَنَسُ، اسْتَعْجَلْ بِنَا حَتَّى نُشْرِكَ الْقَوْمَ، فَأَسْرَعْتُ مَعَ نَبِيِّ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَرَفَعْنَا أَيْدِيَنَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الدُّعَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں گھر سے مسجد کی طرف نکلا اور کچھ لوگ مسجد میں اپنے ہاتھوں کو اٹھائے اللہ عزوجل سے دعا مانگ رہے تھے تو مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم وہ چیز دیکھ رہے ہو جو ان کے ہاتھوں میں ہے؟ تو میں نے عرض کیا: آپ ان کے ہاتھوں میں کیا دیکھ رہے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (میں ان کے ہاتھوں میں) نور (دیکھ رہا ہوں) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے بھی یہ نور دکھائے، حضرت انس بیان کرتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے انس! جلدی کرو یہاں تک کہ ہم بھی ان لوگوں کے ساتھ (دعا میں) شریک ہو سکیں۔ پس میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جلدی جلدی ان لوگوں کی طرف گیا پھر ہم نے بھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لئے۔‘‘

الحديث رقم ٤٧: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٣ / ٢٠٢، الرقم: ٦٩٢، والطبراني في كتاب الدعاء، ١ / ٨٥، الرقم: ٢٠٦۔

٣٧٤ / ٤٨۔ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الصَّلَاةُ مَثْنَى، مَثْنَى تَشَهَّدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتخَشَّعُ وَتَضَرَّعُ، وَتَمَسْكَنُ وَتَذَرَّعُ وَتُقْنِعَ يَدَيْکَ تَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا إِلَى رَبِّکَ مُسْتَقْبِلاً بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَکَ وَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِکَ فَهُوَ کَذَا وَکَذَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت فضل بن عباس رضي الله عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز (نفل) دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے، خشوع و خضوع سکون اور اپنے رب کی طرف ہاتھوں کو (دعا میں) اس طرح اٹھانا کہ ان کا اندرونی حصہ منہ کی جانب رہے اور پھر کہنا: اے رب! اے رب! جس نے ایسا نہ کیا وہ ایسا ہے وہ ایسا ہے۔“

٣٧٥ / ٤٩۔ عَنِ الْمُطَّلِبِ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى أَنْ تَشَهَّدَ فِي کُلِّ رَکْعَتَيْنِ وَأَنْ تَبَأَّسَ وَتَمَسْکَنَ وَتُقْنِعَ بِيَدَيْکِ وَتَقُوْلُ: اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِکَ فَهِيَ خِدَاجٌ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في التخشع في الصلاة، ٢ / ٢٢٥، الرقم: ٣٨٥، والنسائي في السنن الكبرى، ١ / ٢١٢، ٤٥٠، الرقم: ٦١٥، ١٤٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ١٦٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨ / ٢٩٥، الرقم: ٧٥٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ٢٠٣، الرقم: ٧٧٠، وأبو المحاسن في المعتصر المختصر، ١ / ٣٨، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١ / ١٠٦، وابن قتيبة في تأويل مختلف الحديث، ١ / ١٦٨۔

الحديث رقم ٤٩: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في صلاة النهار، ٢ / ٢٩، الرقم: ١٢٩٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء في صلاة الليل والنهار مثنى مثنى، ١ / ٤١٩، الرقم: ١٣٢٥، والنسائي في السنن الكبرى، ١ / ٢١٢، ٤٥١، الرقم: ٦١٦، ١٤٤١، وابن خزيمة في الصحيح، ٢ / ٢٢٠-٢٢١، الرقم: ١٢١٢-١٢١٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ←

وقال الإمام ابن خزيمة بعد تخريج الحديث المذكور: في هذا الخبر زيادة شرح ذكر رفع اليدين ليقول: اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ، وفي خبر الليث ترفعهما إلى ربک تستقبل بهما وجهک وتقول: يا ربّ يا ربّ، ورفع اليدين وتشهد قبل التسليم ليس من سنة الصلاة، وهذا دالٌّ على أنه إنما أمره برفع اليدين والدعا والمسألة بعد التسليم من المثنى.

''حضرت مطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز کی دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت پر تشہد ہے اور (نماز سے فراغت کے بعد بندہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اپنی) مصیبت و غربت کا حال عرض کرتا ہے دونوں ہاتھ پھیلا کر کہتا ہے، یا اللہ! (یہ عطا فرما وہ عطا فرما) یا اللہ! جو ایسا نہ کرے اس کی نماز نامکمل ہے۔''

امام ابن خزیمہ اپنی صحیح میں اس حدیث کی تخریج کے بعد بیان فرماتے ہیں: اس حدیث میں دعا میں ہاتھ اٹھانے کی مزید شرح ہے اور یہ کہ دعا مانگنے والے کو کہنا چاہیے: اے میرے اللہ! اے میرے اللہ! اور لیث کی روایت میں ہے کہ دعا مانگنے والا اپنے دونوں ہاتھ اللہ کی طرف اٹھائے اور انہیں اپنے چہرہ کے سامنے رکھے اور یہ کہے: اے میرے رب! اے میرے رب! اور رفع یدین اور سلام سے پہلے تشہد سنت نماز میں سے نہیں ہے اور یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رفع یدین، اور دعا، اور سوال کرنا سلام کے بعد ہے یعنی دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد (اور نماز مکمل کرنے کے بعد) دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنی چاہیے۔''

٣٧٦ / ٥٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: اَلْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْکَ

...... ٤ / ١٦٧، والدارقطني في السنن، ١ / ٤١٨، الرقم: ٤، والبيهقي في السنن الکبرى، ٢ / ٤٨٨، الرقم: ٤٣٥٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٢ / ٤٠٧، الرقم: ٣٨١١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ٢٠٣، الرقم: ٧٧٠۔

الحديث رقم ٥٠: أخرجه أبوداود في السنن، کتاب: الصلاة، باب: الدعاء، ٢ / ٧٩، الرقم: ١٤٨٩۔ ١٤٩٠، وعبد الرزاق في المصنف، ٢ / ٢٥٠، الرقم: ٣٢٤٧، والطبراني في کتاب الدعاء، ١ / ٨٦، الرقم: ٢٠٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩ / ٤٨٦، الرقم: ٤٦٨۔٤٦٩، والعسقلاني في فتح الباري، ١١ / ١٤٣، ←

حَذْوَ مَنْكِبَيْکَ أَوْ نَحْوَهُمَا وَالْإِسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيْرَ بِإِصْبَعٍ وَاحِدٍ وَالابْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْکَ جَمِيْعًا.

وفي رواية: عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهم بِهَذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فِيْهِ وَالابْتِهَالُ هَکَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک اٹھاؤ یا ان کے برابر اور استغفار ایک انگلی سے اشارہ کرنا ہے اور اظہارِ عجز دونوں ہاتھوں کا اکٹھے پھیلانا ہے۔

اور حضرت عباس بن عبداللہ بن معبد بن عباس رضی اللہ عنہ اسی حدیث کی روایت میں فرماتے ہیں کہ اظہارِ عجز اس طرح ہے: پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور ان کی پشت اپنے چہرے کے سامنے رکھی۔‘‘

٣٧٧ / ٥١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَعَوْتَ اللهَ، فَادْعُ بِبُطُوْنِ کَفَّيْکَ. وَلَا تَدْعُ بِظُهُوْرِهِمَا. فَإِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَکَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

------- وقال: أخرجه أبوداود والحلكم، وفي الدراية في تخريج أحاديث الهداية، ٢ / ١٧، الرقم: ٤٢٦، والزيلعي في نصب الراية، ٣ / ٥١، والصنعاني في سبل السلام، ٤ / ٢١٩، والزرقاني في شرح الموطأ، ٢ / ٥٩، الرقم: ١٢٣، والمناوي في فيض القدير، ١ / ١٨٤، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٤ / ٢٥٣۔

الحديث رقم ٥١: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: الدعاء، باب: رفع اليدين فی الدعاء، ٢ / ١٢٧٢، الرقم: ٣٨٦٦، وفی کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، ١ / ٣٧٣، الرقم: ١١٨١، والکنانی فی مصباح الزجاجة، ١ / ١٤١، الرقم: ٤٢٢، والمقريزی فی مختصر کتاب الوتر، ١ / ١٥١، الرقم: ٦٥، والسيوطی فی شرح سنن ابن ماجه، ١ / ٢٧٥، الرقم: ٣٨٦٦۔

فرمایا: جب اللہ ﷻ سے دعا کرو تو اپنے ہاتھ کی ہتھیلیوں سے دعا کیا کرو نہ کہ ان کی پشت سے اور جب دعا سے فارغ ہوجاؤ تو اپنے ہاتھوں کو منہ پر مل لو۔‘‘

٣٧٨ / ٥٢۔ وقال الإمام البيهقي (٣٨٤-٤٥٨ھ) في الشعب وأما آدابه:

فَمِنْهَا: الْمُحَافَظَةُ عَلَى الدُّعَاءِ فِي الرَّخَاءِ دُوْنَ تَخْصِيْصِ حَالِ الشِّدَّةِ وَالْبَلَاءِ.

وَمِنْهَا: افْتِتَاحُ الدُّعَاءِ وَخَتْمُهُ بِالصَّلَاةِ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

وَمِنْهَا: أَنْ يَّدْعُوَ فِي دُبُرِ صَلَوَاتِهِ.

وَمِنْهَا: أَنْ يَرْفَعَ الْيَدَيْنِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا الْمَنْكِبَيْنِ إِذَا دَعَا.

وَمِنْهَا: أَنْ يَمْسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ إِذَا فَرَغَ مِنَ الدُّعَاءِ.

’’امام بیہقی رضی اللہ عنہ نے ’شعب الإیمان‘‘ میں فرمایا: آدابِ دعا میں سے ہے:

(انسان کا) ہمیشہ دعا پر استقامت اختیار کرنا خواہ وہ خوشحالی میں ہو اور دعا کو صرف سختی اور مصیبت کے (وقت کے) ساتھ خاص نہ کرنا۔

اور یہ کہ دعا کے آغاز اور آخر میں حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا۔

اور یہ کہ اپنی (تمام) نمازوں کے بعد دعا کرنا۔

اور یہ کہ (دونوں) ہاتھوں کو دعا میں اپنے کندھوں کے برابر بلند کرنا۔

اور یہ کہ دعا سے فارغ ہوکر اپنے ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا۔‘‘

٣٧٩ / ٥٣۔ وقال الإمام أبوزكريا يحيى بن شرف النووي (٦٣١-٦٧٦ھ): قَالَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا وَغَيْرِهِمُ السُّنَّةُ فِي كُلِّ دُعَاءٍ لِرَفْعِ بَلَاءٍ كَالْقَحْطِ وَنَحْوِهِ أَنْ يَّرْفَعَ يَدَيْهِ وَيَجْعَلَ

الحديث رقم ٥٢: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٤٥.

الحديث رقم ٥٣: أخرجه النووي في شرحه على صحيح مسلم، ٦/ ١٩٠.

ظَهْرَ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ احْتَجُّوْا بِهَذَا الْحَدِيْثِ قوله: عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الاسْتِسْقَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ ابْطَيْهِ، هَذَا الْحَدِيْثُ يُوْهِمُ ظَاهِرُهُ أَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْ ﷺ إِلَّا فِي الاسْتِسْقَاءِ وَلَيْسَ الْأَمْرُ كَذَلِكَ بَلْ قَدْ ثَبَتَ رَفْعُ يَدَيْهِ ﷺ فِي الدُّعَاءِ فِي مَوَاطِنَ غَيْرَ الاسْتِسْقَاءِ وَهِيَ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَرَ وَقَدْ جَمَعْتُ مِنْهَا نَحْوًا مِنْ ثَلاثِيْنَ حَدِيْثًا مِنَ الصَّحِيْحَيْنِ أَوْ أَحَدِهِمَا.

’’امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی نے فرمایا: ہمارے علمائے کرام اور بعض دیگر نے کہا ہے کہ ہر دعا میں جو کسی مصیبت جیسے قحط وغیرہ کے ٹالنے کے لئے ہو ہاتھ اٹھانا سنت ہے اور وہ اس طرح کہ اپنی ہتھیلیوں کی پشت آسمان کی طرف کرے۔ اس حدیث کو دلیل بناتے ہوئے بعض لوگوں نے حضرت انس رضی الله عنه کا قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز استسقاء کے علاوہ دعا میں ہاتھ بلند نہیں فرماتے تھے حتی کہ (جب آپ ہاتھ بلند فرماتے تو) آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی مبارک نظر آتی تھی۔ اس حدیث کا ظاہر یہ وہم ڈالتا ہے کہ آپ نماز استسقاء کے علاوہ ہاتھ بلند نہیں فرماتے تھے جبکہ درحقیقت معاملہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ یہ بات ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے نماز استسقاء کے علاوہ دیگر مواقع پر بھی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی ہے اور یہ مواقع بے شمار ہیں اور میں نے صحیحین یا ان دونوں میں کسی ایک میں سے اس طرح کی تیس احادیث جمع کی ہیں۔‘‘

٣٨٠ / ٥٤. قال الإمام ابن تيمية (٦٦١-٧٢٨هـ) في الفتاوى: وَإِنْ أَرَادَ أَنَّ مَنْ دَعَا اللهَ لَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَهَذَا خِلَافُ مَا تَوَاتَرَتْ بِهِ السُّنَنُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَمَا فَطَرَ اللهُ عَلَيْهِ عِبَادَهُ مِنْ

الحديث رقم ٥٤: أخرجه ابن تيمية في مجموع فتاوى، ٥/ ٢٦٥.

رَفْعِ الْأَيْدِي إِلَى اللهِ فِي الدُّعَاءِ.

''شیخ ابن تیمیہ نے اپنے فتاوی میں بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اس کثرت سے ثابت ہے کہ اس کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ نیز فرماتے ہیں کہ اس کی احادیث متواتر ہیں اور اگر اس سے کسی نے یہ مراد لیا ہے کہ دعا کرنے والا اپنے ہاتھ نہ اٹھائے تو یہ حضور نبی اکرم ﷺ سے منقول سنن متواترہ کے خلاف ہے اور اس (انسانی) فطرت کے بھی خلاف ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں (یعنی مانگنے والا ہمیشہ ہاتھ بڑھاتا ہے) اور وہ یہ ہے کہ دعا میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ بلند کئے جائیں۔''

٣٨١/ ٥٥۔ وأخرج الإمام ابن رجب الحنبلي (٧٣٦-٧٩٥هـ): مَدَّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ وَهُوَ مِنْ آدَابِ الدُّعَاءِ الَّتِي يُرْجَى بِسَبَبِهَا إِجَابَتُهُ.

''امام ابن رجب حنبلی نے ایک طویل حدیث میں (حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کی کیفیتِ دعا بیان کرتے ہوئے) بیان کیا: انہوں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور یہ آدابِ دعا میں سے جس کے سبب امیدِ قبولیت رکھی جاتی ہے۔''

٣٨٢/ ٥٦۔ وقال الإمام جلال الدين السّيوطي (٨٤٩-٩١١هـ): أَحَادِيْثُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ فَقَدْ وَرَدَ عَنْهُ ﷺ نَحْوُ مِائَةِ حَدِيْثٍ فِيْهِ رَفْعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ وَقَدْ جَمَعْتُهَا فِي جُزْءٍ ﴿فض الوعا في أحاديث رفع اليدين في الدعاء﴾ لَكِنَّهَا فِي قَضَايَا مُخْتَلِفَةٍ فَكُلُّ قَضِيَةٍ مِنْهَا لَمْ تَتَوَاتَرْ وَالْقَدْرُ الْمُشْتَرَكُ فِيْهَا وَهُوَ

الحديث رقم ٥٥: أخرجه ابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/ ١٠٥۔

الحديث رقم ٥٦: أخرجه السيوطي في تدريب الراوي، ٢/ ١٨٠۔

الرَّفْعُ عِنْدَ الدُّعَاءِ تَوَاتَرَ بِاعْتِبَارِ الْمَجْمُوْعِ.

’’امام جلال الدین سیوطی نے فرمایا: دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ سے تقریباً سو کے قریب احادیث منقول ہیں جن میں یہ مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے دعا میں ہاتھ بلند فرمائے ہیں ان تمام احادیث کو میں نے ایک مستقل کتاب (فض الوعا في أحاديث رفع اليدين في الدعاء) میں جمع کر دیا ہے اگرچہ یہ دعائیں مختلف قضایا سے متعلق ہیں مگر ان میں ہاتھ اٹھانا چونکہ قدر مشترک ہے اس لئے یہ (ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا) مجموعی اعتبار سے احادیث متواتر (سے ثابت) ہوگیا۔‘‘

اَلْبَابُ السَّابِعُ:

۱. فَصلٌ فِي أَنَّ الْأَعْمَالَ بِالنِّيَّاتِ

﴿اَعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہونے کا بیان﴾

۲. فَصلٌ فِي الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا

﴿دنیا سے بے رغبتی کا بیان﴾

۳. فَصلٌ فِي الصِّدْقِ وَالإِخْلَاصِ

﴿سچائی اور اِخلاص کا بیان﴾

۴. فَصلٌ فِي أَجْرِ الْحُبِّ فِي اللهِ تَعَالَى

﴿اللہ عزوجل کے لئے محبت کرنے کے ثواب کا بیان﴾

۵. فَصلٌ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللهِ تَعَالَى

﴿اللہ عزوجل کے بارے میں حُسنِ ظن رکھنے کا بیان﴾

۶. فَصلٌ فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَعَالَى

﴿اللہ عزوجل کے خوف سے رونے کا بیان﴾

۷. فَصلٌ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَتَحْسِيْنِ الصَّوْتِ بِهَا

﴿اچھی آواز سے تلاوتِ قرآن کرنے کا بیان﴾

۸. فَصلٌ فِي الْقَنَاعَةِ وَتَرْكِ الطَّمَعِ

﴿قناعت اِختیار کرنے اور لالچ سے بچنے کا بیان﴾

٩. فَصْلٌ فِي التَّوْبَةِ وَالاسْتِغْفَارِ

﴿توبہ اور استغفار کا بیان﴾

١٠. فَصْلٌ فِي الْأَذْكَارِ وَالتَّسْبِيحَاتِ

﴿اَذکار اور تسبیحات کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأَعْمَالَ بِالنِّيَّاتِ

﴿ اَعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہونے کا بیان ﴾

۳۸۳ / ۱۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، پس جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اُس کے

الحديث رقم ١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: ماجاءَ أَنَّ الأعمال بِالنِيّةِ والحِسْبَةِ وَ لِكُلِّ امْرِءٍ مَانَوَى، ١ / ٣٠، الرقم: ٥٤، وفي كتاب: العتق، باب: الخطا والنسيان في العتاقة والطلاق ونحوه ولا عتاقه إلا لوجه الله، ٢ / ٨٩٤، الرقم: ٢٣٩٢، وفى كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي صلى الله عليه وآله وسلم وأصحابه إلى المدينة، ٣ / ١٤١٦، الرقم: ٣٦٨٥، وفى كتاب: الأيمان والنذور، باب: النية فى الأيمان، ٦ / ٢٤٦١، الرقم: ٦٣١١، وفى كتاب: الحيل، باب: فى ترك الحيل وأن لكل امرىء مانوى في الأيمان وغيرها، ٦ / ٢٥٥١، الرقم: ٦٥٥٣، وفى كتاب: بدء الوحي، باب: كيف كان بدء الوحي، ١ / ٣، الرقم: ١، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: قوله إنما الأعمال بالنية وأنه يدخل فيه الغزو وغيره من الأعمال، ٣ / ١٥١٥، الرقم: ١٩٠٧، والترمذى فى السنن، كتاب: فضائل الجهاد عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء فيمن يقاتل رياء وللدنيا، ٤ / ١٧٩، الرقم: ١٦٤٧، وأبو داود فى السنن، كتاب: الطلاق، باب: فيها عني به الطلاق والنيات، ٢ / ٢٦٢، الرقم: ٢٢٠١، والنسائى فى السنن، كتاب: الأيمان والنذور، باب: النية في اليمين، ٧ / ١٣، الرقم: ٣٧٩٤، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: النية، ٢ / ١٤١٣، الرقم: ٤٢٢٧۔

رسول ﷺ کے لئے ہی شمار ہوگی، اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوئی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔‘‘

٣٨٤ / ٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَ إِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فتح (مکہ) کے بعد (مکہ مکرمہ سے) ہجرت نہیں، ہاں جہاد اور نیت باقی ہے۔ جب تمہیں جہاد کی طرف بلایا جائے تو فوراً نکل پڑو۔‘‘

٣٨٥ / ٣۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِيِّ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ رِيصًا

الحديث رقم ٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: فضل الجهاد والسِّيَر، ٣ / ١٠٢٥، الرقم: ٢٦٣١، وفى باب: وجُوبِ النَّفِيْرِ، ما يجِبُ مِنَ الجِهَادِ وَالنِّيَّةِ، ٤ / ١٠٤٠، الرقم: ٢٦٧٠، وفى باب: لا هِجْرَةَ بَعْدَ الفتح، ٣ / ١١٢٠، الرقم: ٢٩١٢، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: المبايعة بعد فتح مكة على الإسلام والجهاد والخير، وبيان معنى لا هجرة بعد الفتح، ٣ / ١٤٨٨، الرقم: ١٨٦٣۔ ١٨٦٤، والترمذى فى السنن، كتاب: السِّيَر عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى الهجرة، ٤ / ١٤٨، الرقم: ١٥٩٠، وَ قَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وابن الجارود فى المنتقى، ١ / ٢٥٧، الرقم: ١٠٣٠، وابن حبان فى الصحيح، ١٠ / ٤٥٢، الرقم: ٤٥٩٢، والدارمى فى السنن، ٢ / ٣١٢، الرقم: ٢٥١٢، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٧ / ٤٠٨، الرقم: ٣٦٩٣٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٢٢٦، الرقم: ١٩٩١، ٣٣٣٥، وأبويعلى فى المسند، ٨ / ٣٦٢، الرقم: ٤٩٥٢، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٠ / ٣٣٩، الرقم: ١٠٨٤٤۔

الحديث رقم ٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: وَ إِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا، الحجرات: (٩)، فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ، ←

عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو بکرہ نفیع بن حارث ثقفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ ملیں (آپس میں لڑیں) تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قاتل کے متعلق تو درست (ہے) لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا: کیوں کہ وہ بھی اپنے حریف کو قتل کرنے کا تمنائی تھا۔“

۳۸۶ / ٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَخْرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ، وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوْبِكُمْ. وفي رواية بلفظ: إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نہ تمہارے جسموں کو دیکھتا ہے اور نہ ہی تمہاری صورتوں کو، بلکہ وہ تمہارے دلوں کو

---

۱ / ۲۰، الرقم: ۳۱، وفی کتاب: الديات، باب: قولِ الله تعالى: وَ مَنْ أَحْيَاهَا [المائدة: ۳۲]، ٦ / ۲۵۲۰، الرقم: ٦٤٨١، وفی کتاب: الفتن، باب: إذا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، ٤ / ۲۲۱٤، الرقم: ٦٦٧٢، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: إذا تواجه المسلمان بِسَيْفَيْهِمَا، ٤ / ۲۲۱٤، الرقم: ۲۸۸۸، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الفتن، باب: إذا التقى المسلمان بِسَيْفَيْهِمَا، ۲ / ۱۳۱۱، الرقم: ۳۹٦۳۔ ۳۹٦٤، والبزار فی المسند، ۹ / ۱۰٤، والمنذري فی الترغيب والترهيب، ۳ / ۳۱۹، الرقم: ٤۲۵۱، وابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ۱ / ۳۵٤۔

الحديث رقم ٤: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: تحريم ظلم المسلم وخذله واحتقاره ودمه وعرضه وماله، ٤ / ۱۹۸٦، الرقم: ۲۵٦٤، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: القناعة، ۲ / ۱۳۸۸، الرقم: ٤۱٤۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۲۸٤، الرقم: ۷۸۱٤، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۷ / ۵۰۸، الرقم: ۱۱۱۵۱، والديلمی فی مسند الفردوس، ۱ / ۱٦٦، الرقم: ٦۱٤، وابن المبارك فی کتاب الزهد، ۱ / ۵٤۰، الرقم: ۱۵٤٤۔

دیکھتا ہے۔ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) ''بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور تمہارے اَموال کونہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اورتمہارے اَعمال کو دیکھتا ہے۔''

٣٨٧ / ٥۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ، وَعَمَلُ الْمُنَافِقِ خَيْرٌ مِنْ نِيَّتِهِ، وَكُلٌّ يَّعْمَلُ عَلَى نِيَّتِهِ، فَإِذَا عَمِلَ الْمُؤْمِنُ عَمَلًا ثَارَ فِي قَلْبِهِ نُوْرٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

''حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے اور ہر ایک اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔ پس جب مومن کوئی (نیک) عمل کرتا ہے تو اس (نیک عمل کی برکت کے باعث اس) کے دل میں نور پھوٹ پڑتا ہے۔''
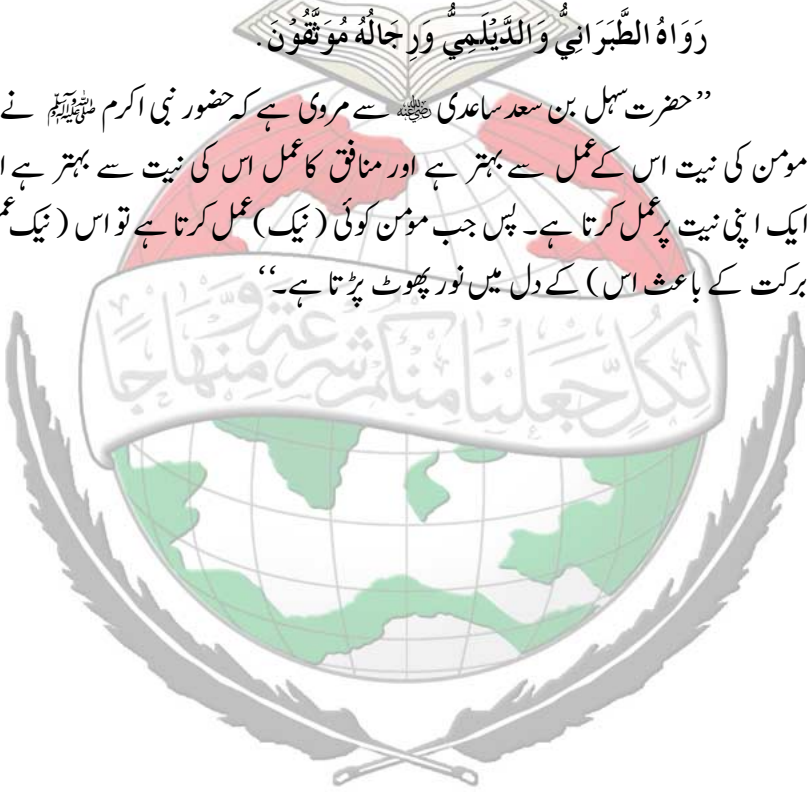
الحديث رقم ٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦ / ١٨٥، الرقم: ٥٩٤٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٤ / ٢٨٥، الرقم: ٦٨٤٢، والربيع عن عبد الله بن عباس في المسند، ١ / ٢٣، الرقم: ١، والقضاعي في مسند الشهاب، ١ / ١١٩، الرقم: ١٤٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥ / ٣٤٣، الرقم: ٦٨٦٠ والهيثمي في مجمع الزوائد، ١ / ٦١ وقال رجاله موثّقون.

فَصْلٌ فِي الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا

﴿دنیا سے بے رغبتی کا بیان﴾

۶/۳۸۸۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی الله عنه قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَعْقَلُ النَّاسِ أَتْرَكُهُمْ لِلدُّنْيَا. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند وہ ہے جو دنیا (کی محبت) کو سب سے زیادہ چھوڑنے والا ہو۔''

۷/۳۸۹۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی الله عنه أَتَى النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي اللهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّکَ اللهُ، وَازْهَدْ فِيْمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّکَ النَّاسُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاکِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل

الحديث رقم ٦: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ١/ ١٩٩۔

الحديث رقم ٧: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: الزهد فی الدنيا، ٢/ ١٣٧٣، الرقم: ٤١٠٢، والحاکم فی المستدرک، ٤/ ٣٤٨، الرقم: ٧٨٧٣، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٦/ ١٩٣، الرقم: ٥٩٧٢، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٧/ ٣٤٤، الرقم: ١٠٥٢٢، والصيداوی فی معجم الشيوخ، ١/ ٣١٢، الرقم: ٢٨٢، والقضاعی فی مسند الشهاب، ١/ ٣٧٣، الرقم: ٦٤٣، والديلمی فی مسند الفردوس، ١/ ٤٣١، الرقم: ١٧٥٨، وابن عبد البر فی التمهيد، ٩/ ٢٠١۔

بتائیں جسے کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جا، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہوجا، لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے۔‘‘

۳۹۰ / ۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأُ صَدْرَکَ غِنًى وَأَسُدُّ فَقْرَکَ وَ إِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْکَ شُغْلاً وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ تو ہو میں تمہارا سینہ بے نیازی سے بھر دوں گا اور تیرا فقر و فاقہ ختم کر دوں گا؛ اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے ہاتھ کام کاج سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی (کبھی) ختم نہیں کروں گا۔‘‘

۳۹۱ / ۹۔ عَنْ أَبِي خَلَّادٍ رضی الله عنه (وَکَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُعْطِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ، فَإِنَّهُ يُلْقَى الْحِکْمَةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

الحديث رقم ۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: (۳۰)، ۴ / ۶۴۲، الرقم: ۲۴۶۶، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: الهم بالدنيا، ۲ / ۱۳۷۶، الرقم: ۴۱۰۷، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۳۵۸، الرقم: ۸۶۸۱، وابن حبان عن أبی هريرة رضی الله عنه فی الصحيح، ۲ / ۱۱۹، الرقم: ۳۹۳، والحاکم فی المستدرک، ۲ / ۴۸۱، الرقم: ۳۶۵۷، والطبرانی فی المعجم الکبير، ۲۰ / ۲۱۶، الرقم: ۵۰۰، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۷ / ۲۸۸، الرقم: ۱۰۳۳۹، والديلمی عن أبی هريرة رضی الله عنه فی مسند الفردوس، ۵ / ۲۳۲، الرقم: ۸۰۴۵.

الحديث رقم ۹: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: الزهد فی الدنيا، ۲ / ۱۳۷۳، الرقم: ۴۱۰۱، والبيهقی عن أبی هريرة رضی الله عنه فی شعب الإيمان، ←

’’حضرت ابو خلاد رضی اللہ عنہ (جو کہ صحابی رسول ہیں) روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ کسی شخص کو دنیا میں زہد اور کم گوئی عطا کر دی گئی ہے تو اس کا قرب حاصل کرو کیونکہ اسے حکمت عطا کر دی جاتی ہے۔‘‘

٣٩٢ / ١٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔‘‘

٣٩٣ / ١١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا يُرِيْحُ الْقَلْبَ وَالْجَسَدَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

وأخرجه القضاعي عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما وزاد: وَالرَّغْبَةُ فِي الدُّنْيَا تُكْثِرُ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ وَالْبِطَالَةُ تُقْسِي الْقَلْبَ.

------ ٤ / ٢٥٤، الرقم: ٤٩٨٥، ١٠٥٣٤، وأبو يعلى فى المسند، ١٢ / ١٧٥، الرقم: ٦٨٠٣، والشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٤ / ٤٩٩، الرقم: ٢٤٤٨۔

الحديث رقم ١٠: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، ٤ / ٢٢٧٢، الرقم: ٢٩٥٦، والترمذى فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء أن الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر، ٤ / ٥٦٢، الرقم: ٢٣٢٤، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: مثل الدنيا، ٢ / ١٣٧٨، الرقم: ٤١١٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٣٢٣، الرقم: ٨٢٧٢، وابن حبان فى الصحيح، ٢ / ٤٦٢، الرقم: ٦٨٧، والحاكم عن سلمان رضی اللہ عنہ فى المستدرك، ٣ / ٦٩٩، الرقم: ٦٥٤٥، وقال الحاكم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، والبزار عن سلمان رضی اللہ عنہ فى المسند، ٦ / ٤٦١، الرقم: ٢٤٩٨۔

الحديث رقم ١١: أخرجه الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٦ / ١٧٧، الرقم: ٦١٢٠، والقضاعى فى مسند الشهاب، ١ / ١٨٨، الرقم: ٢٧٨، والبيهقى فى شعب الإيمان، ←

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی دل اور جسم (دونوں) کو سکون بخشتی ہے۔''

''اور امام قضاعی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: دنیا سے محبت غم و حزن میں اضافہ کرتی ہے اور فحش کلامی دل کو سخت کر دیتی ہے۔''

۳۹۴ / ۱۲۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ: مَا تَزَيَّنَ الْأَبْرَارُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا.

رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى بِإِسْنَادِهِ.

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا: نیک لوگ دنیا سے بے رغبتی کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ خوبصورت نہیں لگتے۔''

۳۹۵ / ۱۳۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ انْقَطَعَ إِلَى اللهِ ﷻ كَفَاهُ اللهُ كُلَّ مَؤُوْنَةٍ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنِ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَّلَهُ اللهُ إِلَيْهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

...... ۷/ ۳۴۷، الرقم: ۱۰۵۳۶، والديلمى فى مسند الفردوس، ۲/ ۲۹۹، الرقم: ۳۳۶۴، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۴/ ۷۵، الرقم: ۴۸۵۷، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ۱/ ۲۹۷، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ۱۰/ ۲۸۶۔

الحديث رقم ۱۲: أخرجه أبو يعلى فى المسند، ۳/ ۱۹۱، الرقم: ۱۶۱۷، والديلمى فى مسند الفردوس، ۴/ ۱۰۵، الرقم: ۶۳۳۲، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۴/ ۷۶، الرقم: ۴۸۶۰۔

الحديث رقم ۱۳: أخرجه الطبرانى فى المعجم الأوسط، ۳/ ۳۴۶، الرقم: ۳۳۵۹، وفى المعجم الصغير، ۱/ ۲۰۱، الرقم: ۳۲۱، والبيهقى فى شعب الإيمان، ۲/ ۲۸، الرقم: ۱۰۷۶، ۱۳۵۱، والقضاعى فى مسند الشهاب، ۱/ ۲۹۸، الرقم: ۴۹۳، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۲/ ۳۴۱، الرقم: ۲۶۴۲، وقال المنذرى: رواه أبو الشيخ فى كتاب الثواب، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ۱۰/ ۳۰۳، والقرطبى فى الجامع لأحكام القرآن، ۱۸/ ۱۶۱، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ۴/ ۳۸۱۔

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص (دنیا سے) کٹ کر صرف اللہ عزوجل کی (راہ کی) طرف ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کی ہر ضرورت پوری کرتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہو اور جو شخص (اللہ تعالیٰ سے) کٹ کر دنیا کی طرف ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اسی (دنیا) کے سپرد کر دیتا ہے۔‘‘

٣٩٦ / ١٤۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ، تَغْدُوْ خِمَاصًا وَ تَرُوْحُ بِطَانًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح بھروسہ کرتے جیسا بھروسہ کرنے کا حق ہے، تو تمہیں اس طرح رزق دیا جاتا جس طرح پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔‘‘

الحديث رقم ١٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: في التَّوَكُّلِ عَلَى اللهِ، ٤ / ٥٧٣، الرقم: ٢٣٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: التوكل واليقين، ٢ / ١٣٩٤، والحاكم في المستدرك، ٤ / ٣٥٤، الرقم: ٧٨٩٤، والبزار في المسند، ١ / ٤٧٦، الرقم: ٣٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٣٠، الرقم: ٢٠٥، ٣٧٠، وأبو يعلى في المسند، ١ / ٢١٢، الرقم: ٢٤٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢ / ٦٦، الرقم: ١١٨٢، والطيالسي في المسند، ١ / ١١، الرقم: ٥١، ١٣٩، وعبد بن حميد في المسند، ١ / ٣٢، الرقم: ١٠، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢ / ٣١٠، الرقم: ١٤٤٤۔

فَصْلٌ فِي الصِّدْقِ وَالإِخْلَاصِ

﴿سچائی اور اِخلاص کا بیان﴾

٣٩٧ / ١٥ـ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُوْنَ صِدِّيْقًا، وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سچ (ہمیشہ) نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک وہ صدیق (سچا) بن جاتا ہے اور جھوٹ بدی کا راستہ دکھاتا ہے اور بدی دوزخ میں لے جاتی ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا ہی لکھ دیا جاتا ہے۔''

الحديث رقم ١٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الأدب، باب: قول اللّٰه تعالی: يَأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ: [التوبة: ١١٩] وَمَا يُنْهی عَنِ الْکَذِبِ، ٥ / ٢٢٦١، الرقم: ٥٧٤٣، ومسلم فی الصحيح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: قبح الکذب وحسن الصدق وفضله، ٤ / ٢٠١٢، الرقم: ٢٦٠٧، والترمذی فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول اللّٰه ﷺ، باب: ماجاء فی الصدق والکَذِبِ، ٤ / ٣٤٧، الرقم ١٩٧١، وأبو داود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فی التشديد فی الکذب، ٤ / ٢٩٧، الرقم: ٤٩٨٩، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: اجتناب البدع والجدل، ١ / ١٨، الرقم: ٤٦، ومالك فی الموطأ، ٢ / ٩٨٩، الرقم: ١٧٩٢، والدارمی فی السنن، ٢ / ٣٨٨، الرقم: ٢٧١٥، وابن حبان فی الصحيح، ١ / ٥٠٨، الرقم: ٢٧٤، والبيهقی فی السنن الکبری، ١٠ / ١٩٥، ٢٤٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٣٨٤، الرقم: ٣٦٣٨، ٤١٠٨، وأبو يعلی فی المسند، ٩ / ٧١، الرقم: ٥١٣٨، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٩ / ٩٧، الرقم: ٨٥٢٢، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٤ / ١٩٩، الرقم: ٤٧٨٤ـ ٤٧٨٧، ٤٧٨٨، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٣ / ٣٦٥، الرقم: ٤٤٤٣ـ

۳۹۸/ ۱۶۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَأَلَ اللهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ، بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

”حضرت سہل بن حنیف ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ سے صدقِ دل کے ساتھ شہادت (کی موت) طلب کی تو اللہ تعالیٰ اسے شہداء کا مقام عطا فرمائے گا خواہ اسے بستر پر ہی موت (کیوں نہ) آئی ہو۔“

۳۹۹/ ۱۷۔ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنهما قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: دَعْ مَا يُرِيْبُکَ إِلَى مَا لَا يُرِيْبُکَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طَمَأْنِينَةٌ، وَالْكَذِبَ رِيْبَةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

الحديث رقم ۱٦: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الإمارة، باب: استحباب طلب الشهادة فی سبيل الله تعالی، ۳/ ۱۵۱۷، الرقم: ۱۹۰۸۔ ۱۹۰۹، وأبوداود فی السنن، کتاب: الوتر، باب: فی الاستغفار، ۲/ ۸۵، الرقم: ۲، والنسائی فی السنن، کتاب: الجهاد، باب: مسألة الشهادة، ٦/ ۳٦، الرقم: ۳۱٦۲، وفي السنن الکبری، ۳/ ۲۵، الرقم: ٤۳۷۰، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الجهاد، باب: القتال فی سبيل الله سبحانه وتعالی، ۲/ ۹۳۵، الرقم: ۲۷۹۷، وابن حبان فی الصحيح، ۷/ ٤٦۵، الرقم: ۳۱۹۲، والحاکم فی المستدرک، ۲/ ۸۷، الرقم: ۲٤۱۲، وقال الحاکم: هذا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. والبيهقی فی السنن الکبری، ۹/ ۱٦۹، وأبو عوانة فی المسند، ٤/ ٤۹۰، الرقم: ۷٤٤٦، وأبوالمحاسن فی معتصر المختصر، ۱/ ۲۰۵، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۲/ ۱۷۷، الرقم: ۲۰۰۵۔

الحديث رقم ۱۷: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: (٦۰)، ٤/ ٦٦۸، الرقم: ۲۵۱۸، والنسائی فی السنن، کتاب: الأشربة، باب: الحث علی ترک الشبهات، ۸/ ۳۲۷، الرقم: ۵۷۱۱، وابن خزيمة فی الصحيح، ٤/ ۵۹، الرقم: ۲۳٤۸، وابن حبان فی الصحيح، ۲/ ٤۹۸، الرقم: ۷۲۲، والحاکم فی المستدرک، ۲/ ۱۵، الرقم: ۲۱٦۹، وقال الحاکمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. والدارمی فی السنن، ۲/ ۳۱۹، الرقم: ۲۵۳۲، ←

”حضرت ابو محمد حسن بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد (آج بھی) یاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شک و شبہ والی چیز چھوڑ کر ہمیشہ شک و شبہ سے پاک چیز کو اختیار کرو، بیشک سچ سکون اور جھوٹ شک و شبہ ہے۔“

٤٠٠ / ١٨۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! مَا عَمَلُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: الصِّدْقُ إِذَا صَدَقَ الْعَبْدُ بَرَّ، وَإِذَا بَرَّ أَمِنَ، وَإِذَا أَمِنَ دَخَلَ الْجَنَّةَ. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا عَمَلُ النَّارِ؟ قَالَ: الْكَذِبُ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ فَجَرَ، وَإِذَا فَجَرَ كَفَرَ، وَإِذَا كَفَرَ دَخَلَ يَعْنِي النَّارَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت (میں لے جانے) والا عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سچ بولنا۔ جب آدمی سچ بولتا ہے تو وہ نیکی کرتا ہے اور جب وہ نیکی کرتا ہے تو گناہ سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جب وہ (گناہ سے) محفوظ ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دوزخ (میں لے جانے) والا عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جھوٹ۔ جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو وہ برائی کرتا ہے اور جب برائی کرتا ہے تو وہ کفر کرتا ہے اور جب کفر کرتا ہے تو دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔“

------ وعبد الرزاق فی المصنف، ٣ / ١١٧، الرقم: ٤٩٨٤، والبزار فی المسند، ٤ / ١٧٥، الرقم: ١٣٣٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٢٠٠، الرقم: ١٧٢٣، ١٢٥٧٢، وأبو يعلى فی المسند، ١٢ / ١٣٢، الرقم: ٢٧٦٢، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٣ / ٧٦، الرقم: ٢٧١١، والبيهقي فی السنن الكبرى، ٥ / ٣٣٥، الرقم: ١٠٦٠١، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٣ / ٤٧٤، الرقم: ٣٦، والطيالسی فی المسند، ١ / ١٦٣، الرقم: ١١٧٨، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٥١، الرقم: ٢٦٨٦، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١ / ١٣٧، الرقم: ٥١٢.

الحديث رقم ١٨: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ١٧٦، الرقم: ٦٦٤١، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٣ / ٣٦٦، الرقم: ٤٤٤٦، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١ / ٩٢، ١٤٢.

٤٠١ / ١٩۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: حِيْنَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَوْصِنِي. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَخْلِصْ دِيْنَکَ، يَکْفِکَ الْعَمَلُ الْقَلِيْلُ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن کی طرف بھیجا گیا تو انہوں نے بارگاہِ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے خصوصی نصیحت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دین میں اخلاص پیدا کرو، تمہیں تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا۔''

٤٠٢ / ٢٠۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ، مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا إِلَّا مَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُ اللهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ (بھی) ملعون ہے، سوائے اس (نیک) عمل کے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کی جائے۔''

٤٠٣ / ٢١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضي الله عنه: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ

الحديث رقم ١٩: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ٤ / ٣٤١، الرقم: ٧٨٤٤، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٥ / ٣٤٢، الرقم: ٦٨٥٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١ / ٢٢، والديلمی فی مسند الفردوس، ١ / ٤٣٥، الرقم: ١٧٧٢، والحسينی فی البيان والتعريف ١٠ / ٣٩، الرقم: ٧٩۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الطبرانی فی مسند الشاميين، ١ / ٣٥٣، الرقم: ٦١٢، والبيهقي فی شعب الإيمان، ٧ / ٣٨١، الرقم: ١٠٤٤١، وابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ١ / ٢٩٨، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١ / ٢٤، الرقم: ١٠، وأحمد بن حنبل فی کتاب الزهد، ١ / ٦٢، الرقم: ١٢٧، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ٢٢ ووثّقه، والحکيم الترمذي فی نوادر الأصول، ١ / ٢٥٥۔

الحديث رقم ٢١: أخرجه ابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فی الإيمان، ١ / ٢٧، ←

فَارَقَ الدُّنيَا عَلَى الإِخْلَاصِ ِللهِ وَحْدَهُ وَعِبَادَتِهِ لَا شَرِيْکَ لَهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّکَاةِ مَاتَ وَاللهُ عَنْهُ رَاضٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ وحدہ لا شریک کے لئے کامل اخلاص پر اور بلاشرک اس کی عبادت پر اور نماز قائم کرنے پر، زکوٰۃ دینے پر ہمیشہ عمل پیرا ہو کر دنیا سے رخصت ہوگا اس کی موت اس حال میں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوگا۔''

------ الرقم:٧٠، والحاکم فی المستدرک، ٢/ ٣٦٢، الرقم: ٣٢٧٧، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٥/ ٣٤١، الرقم: ٦٨٥٦،والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٦/ ١٢٦، الرقم: ٢١٢٢، واللالکائي فی اعتقاد أهل السنة، ٤/ ٨٣٥، الرقم: ١٥٤٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١/ ٢٢، الرقم: ١، والحارث فی المسند (زوائد الهيثمی)، ١/ ١٥٢، الرقم: ٧۔

فَصْلٌ فِي أَجْرِ الْحُبِّ فِي اللهِ تَعَالَى

﴿اللہ عزوجل کے لئے محبت کرنے کے ثواب کا بیان﴾

٤٠٤ / ٢٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِي؟ اَلْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میری عظمت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے آج کہاں ہیں؟ میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں کیونکہ آج میرے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہے۔''

٤٠٥ / ٢٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم: أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى. فَأَرْصَدَ اللهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا. فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: أُرِيْدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَکَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا. غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ عزوجل. قَالَ: فَإِنِّي رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْکَ بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّکَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

الحديث رقم ٢٢: أخرجه مسلم فی صحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فی فضل الحب فی الله، ٤ / ١٩٨٨، الرقم: ٢٥٦٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٢٣٧، الرقم: ٧٢٣، ٨٤٣٦، ٨٨١٨، ١٠٧٩٠، ١٠٩٢٣، وابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٣٣٤، الرقم: ٥٧٤، والدارمی فی السنن، ٢ / ٤٠٣، الرقم: ٢٧٥٧، والبيهقی فی السنن الكبری، ١٠ / ٢٣٢۔

الحديث رقم ٢٣: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب ، باب: فی فضل الحب فی الله، ٤ / ١٩٨٨، الرقم: ٢٥٦٧، وابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٣٣١، ٣٣٧، الرقم: ٥٧٢، ٥٧٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٤٠٨، ←

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے ایک دوسری بستی میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ کو بھیج دیا، جب اس شخص کا اس فرشتے کے پاس سے گزر ہوا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا: اس بستی میں میرا ایک (دینی) بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے۔ فرشتہ نے پوچھا: کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے جس کی تکمیل مقصود ہے؟ اس نے کہا: اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت ہے، تب اس فرشتہ نے کہا کہ میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تم اس شخص سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔“

٤٠٦ / ٢٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ تَقُوْلُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

...... الرقم: ٩٢٨٠، ٩٩٥٩، ١٠٦٠٨، وأبويعلى فى المعجم، ١/ ٢١١، الرقم: ٢٥٤، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٦/ ٤٨٨، وابن المبارك فى الزهد، ١/ ٢٤٧، الرقم: ٧١٠، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/ ١٠، الرقم: ٤٥٧٣، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ٧/ ٤٥٤، والخطيب البغدادى فى تاريخ بغداد، ٣/ ٤٠٠، الرقم: ١٥٢٧، ٥٧٥١، ٦٨٢٧، ٧٣٧٦۔

الحديث رقم ٢٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأدب، باب: عَلَامَةِ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ عزوجل، ٥/ ٢٢٨٣، الرقم: ٥٨١٧، ٥٨١٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: المرء مع من أحب، ٤/ ٢٠٣٤، الرقم: ٢٦٤٠، والترمذى فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ملجاء أن الْمرءَ مَعَ مَن أُحبَّ، ٤/ ٥٩٦، الرقم: ٢٣٨٧، وَقَالَ أُبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والنسائى فى السنن الكبرى، ٦/ ٣٤٤، الرقم: ١١٧٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/ ٢٣٩، ٣٩٥، ٣٩٨، ٤٠٥، وأبو يعلى فى المسند، ٩/ ١٠٠، الرقم: ٥١٦٦، وابن حبان فى الصحيح، ٢/ ٣١٦، الرقم: ٥٥٧، والبزار فى المسند، ٨/ ٣٢، الرقم: ٣٠١٤، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٤/ ٤٢، الرقم: ٣٥٦٣، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١/ ٣٨٧، الرقم: ٤٩٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/ ١٥، الرقم: ٤٥٩٧، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ٨/ ٣٦، الرقم: ٢٩۔

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے ملا نہیں ہے؟ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے روز) آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔''

٤٠٧ / ٢٥۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ (وفي رواية لأحمد: أَحَبَّ الْأَعْمَالِ. وفي رواية للبزار: أَفْضَلُ الْعِلْمِ) اَلْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اللہ عزوجل کے نزدیک) اعمال میں سب سے افضل عمل (اور احمد کی روایت میں ہے کہ سب سے پیارا عمل اور بزار کی روایت میں ہے کہ سب سے افضل علم) اللہ عزوجل کے لئے محبت رکھنا اور اللہ عزوجل ہی کے لئے دشمنی رکھنا ہے۔''

٤٠٨ / ٢٦۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَعَالَى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ.

رَوَاهُ مَالِكٌ بِإِسْنَادِهِ الصَّحِيْحِ وَابْنُ حِبَّانَ.

الحديث رقم ٢٥: أخرجه أبوداود فی السنن، كتاب: السنة، باب: مجانبة أهل الأهواء وبغضهم، ٤ / ١٩٨، الرقم: ٤٥٩٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ١٤٦، الرقم: ٢١٣٤١، والبزار فی المسند، ٩ / ٤٦١، الرقم: ٤٠٧٦، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤ / ١٤، الرقم: ٤٥٩٣، والديلمی فی مسند الفردوس، ١ / ٣٥٥، الرقم: ١٤٢٩۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه مالك فی الموطأ، ٢ / ٩٥٣، الرقم: ١٧١، وإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، وَ صَحَّحَهُ ابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٣٣٥، الرقم: ٥٧٥، والحاكم فی المستدرك، ٤ / ١٨٦، الرقم: ٧٣١٤، والبيهقی فی السنن الكبری، ١٠ / ٢٣٣، وَ صَحَّحَهُ، وَ وَافَقَهُ الذهبي، وقال ابن عبد البر: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری خاطر محبت کرنے والوں، میری خاطر (میری) محافل سجانے والوں، میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے والوں اور میری خاطر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی ہے۔‘‘

٤٠٩ / ٢٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ أَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا لِلّٰهِ عزوجل، وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ، لَجَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُوْلُ: هَذَا الَّذِي كُنْتَ تُحِبُّهُ فِيَّ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو بندے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں اور ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں (بھی) ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز انہیں ضرور ملا دے گا اور فرمائے گا: یہ ہے وہ (شخص) جس سے تو میری خاطر محبت کیا کرتا تھا۔‘‘

الحديث رقم ٢٧: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٦/ ٤٩٢، الرقم: ٩٠٢٢.

فَصْلٌ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللهِ تَعَالَى

﴿اللہ عزوجل کے بارے میں حُسنِ ظن رکھنے کا بیان﴾

۴۱۰ / ۲۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔''

۴۱۱ / ۲۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ۲۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُبَدِّلُوْا كَلَامَ اللهِ، ۶ / ۲۷۲۵، الرقم: ۷۰۶۶۳، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى، ۴ / ۲۰۶۷، الرقم: ۲۶۷۵، والترمذی فی السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء فی حسن الظن بالله، ۴ / ۵۹۶، الرقم: ۲۳۸۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۴۴۵، الرقم: ۹۷۴۸۔

الحديث رقم ۲۹: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: ويحذركم الله نفسه، ۶ / ۲۶۹۴، الرقم: ۶۹۷۰، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ۴ / ۲۰۶۱، الرقم: ۲۶۷۵، والترمذی فی السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: فی حسن الظن بالله عزوجل، ۵ / ۵۸۱، الرقم: ۳۶۰۳، وقال أبوعيسى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ ←

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ خفی) کرے تو میں بھی (اپنی شان کے لائق) اپنے دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ جلی) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت (یعنی فرشتوں) میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔‘‘

٤١٢ / ٣٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ اللهُ تَعَالَى: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے لب میرے

------ صَحِيحٌ، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فضل العمل، ٢/ ١٢٥٥، الرقم: ٣٨٢٢، والنسائی فی السنن الکبری، ٤/ ٤١٢، الرقم: ٧٧٣٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٤١٣، الرقم: ٩٣٤، والبيهقی فی شعب الإيمان، ١/ ٤٠٦، الرقم: ٥٥٠۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالی: لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ، [القيامة: ١٦]، ٦/ ٢٧٣٦، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فضل الذکر، ٢/ ١٢٤٦، الرقم: ٣٧٩٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٥٤٠، الرقم: ١٠٩٨١، ١٠٩٨٨، ١٠٩٨٩، وابن حبان فی الصحيح، ٣/ ٩٧، الرقم: ٨١٥، والحاکم فی المستدرک، ١/ ٦٧٣، الرقم: ١٨٢٤، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٦/ ٣٦٣، الرقم: ٦٦٢١، وفی مسند الشاميين، ١/ ٣٢٠، الرقم: ٥٦٢، ٢/ ٣١٩، الرقم: ١٤١٧، والديلمی فی مسند الفردوس، ٣/ ١٨٦، الرقم: ٤٥١١، وابن المبارک فی الزهد، ١/ ٣٣٩، الرقم: ٩٥٦، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢/ ٢٥٣، الرقم: ٢٢٨٩۔

ذکر کے لئے حرکت کرتے ہیں۔‘‘

٤١٣ / ٣١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: يَقُوْلُ اللهُ عزوجل: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِيْنَ يَذْكُرُنِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے اس گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔‘‘

٤١٤ / ٣٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل قَالَ: إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ. وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ، وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ، أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ دو ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں تیزی سے اس کی طرف بڑھتا ہوں (یعنی اسی رفتار سے اس پر اپنی رحمت اور مدد ونصرت کا نزول فرماتا ہوں)۔‘‘

الحديث رقم ٣١: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ٤/ ٢٠٦١، الرقم: ٢٦٧٥، والترمذی فی السنن، ، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: فی حسن الظن بالله عزوجل، ٥/ ٥٨١، الرقم: ٣٦٠٣، والنسائی فی السنن الكبری، ٤/ ٤١٢، الرقم: ٧٧٣٠، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل العمل، ٢/ ١٢٥٥، الرقم: ٣٨٢٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٤١٣، الرقم: ٩٣٤٠، ١٠٢٥٨، ١٠٧١٥۔

الحديث رقم ٣٢: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ٤/ ٢٠٦١، الرقم: ٢٦٧٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٣١٦، الرقم: ٨١٧٨، ٣/ ٢٨٣، الرقم: ١٤٠٤٥۔

٤١٥ / ٣٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنهما أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللهَ ﷻ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھتے ہیں انہیں فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت الٰہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی بارگاہ کے حاضرین میں کرتا ہے۔''

٤١٦ / ٣٤۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ:

الحديث رقم ٣٣: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ٤ / ٢٠٧٤، الرقم: ٢٧٠٠، والترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى القوم يجلسون فيذكرون الله ﷻ ما لهم من الفضل، ٥ / ٤٥٩، الرقم: ٣٣٧٨، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل الذكر، ٢ / ١٢٤٥، الرقم: ٣٧٩١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٩٢، الرقم: ١١٨٩٣، وابن حبان فى الصحيح، ٣ / ١٣٦، الرقم: ٨٥٥، وأبو يعلى فى المسند، ١١ / ٢٠، الرقم: ٦١٥٩، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦ / ٦٠، الرقم: ٢٩٤٧٥، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢ / ١٣٧، الرقم: ١٥٠٠، والطيالسى فى المسند، ١ / ٢٩٦، الرقم: ٢٢٣٣، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١ / ٣٩٨، الرقم: ٥٣٠، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٦٢، الرقم: ٢٣٢٨۔

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: منه (٥)، ٥ / ٤٥٨، الرقم: ٣٣٧٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٧٥، الرقم: ١١٧٣٨، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١ / ٤١٩، الرقم: ٥٨٩، وأبو يعلى فى المسند، ٢ / ٥٣٠، الرقم: ١٤٠١، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١ / ٢٣٨، ٤٤٤، و المنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٥٤، الرقم: ٢٢٩٦۔

أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: الذَّاكِرُوْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمِنَ الْغَازِي فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتَّى يَنْكَسِرَ، وَ يَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُوْنَ اللهَ أَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون سے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ میں افضل ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔ میں نے (تعجب سے) عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی سے بھی (افضل ہوں گے؟) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ہاں) اگرچہ مجاہد اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے پھر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے درجہ میں اُس سے افضل ہیں۔‘‘

۴۱۷ / ۳۵۔ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي فَلْيَظُنَّ بِي مَا شَاءَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے لہٰذا وہ جو چاہے میرے بارے میں گمان رکھ لے۔‘‘

الحديث رقم ۳۵: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ۲/ ۴۰۱، الرقم: ۶۳۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/ ۴۹۱، والحاكم فی المستدرك، ۴/ ۲۶۸، الرقم: ۷۶۰۳، والدارمی فی السنن، ۲/ ۳۹۵، الرقم: ۲۷۳۱، والطبرانی فی مسند الشاميين، ۲/ ۳۸۴، الرقم: ۱۵۴۶، والهيثمی فی موارد الظمآن، ۱/ ۱۸۴، الرقم: ۷۱۷۔

فَصْلٌ فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَعَالَى

﴿اللہ ﷻ کے خوف سے رونے کا بیان﴾

٤١٨ / ٣٦۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ ﷻ: أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (روزِ قیامت) اللہ ﷻ فرمائے گا: دوزخ میں سے ایسے شخص کو نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا میرے خوف سے کبھی بھی مجھ سے ڈرا۔‘‘

٤١٩ / ٣٧۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيْلِ اللهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالْحَاكِمُ.

الحديث رقم ٣٦: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: صفة جهنم عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء أن للنار نفسين، ٤ / ٧١٢، الرقم: ٢٥٩٤، والحاكم فى المستدرك، ١ / ١٤١، الرقم: ٢٣٤، وقال الحاكم: صحيح الإسناد، ٥ / ٢٤٤، الرقم: ٨٠٨٤، وابن أبى عاصم فى كتاب السنة، ٢ / ٤٠٠، الرقم: ٨٣٣، والبيهقى فى كتاب الاعتقاد، ١ / ٢٠١.

الحديث رقم ٣٧: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: فضائل الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ملجاء فى فضل الحرس فى سبيل الله، ٤ / ٩٢، الرقم: ١٦٣٩، والحلكم عن أبي هريرة رضی الله عنه فى المستدرك، ٢ / ٩٢، الرقم: ٢٤٣٠، والقضاعى فى مسند الشهاب، ١ / ٢١٢، الرقم: ٣٢١، والطيالسى فى المسند، ١ / ٣٢١، الرقم: ٢٤٤٣، وعبد بن حميد فى المسند، ١ / ٤٢٢، الرقم: ١٤٤٧، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٤ / ١٦، الرقم: ٤٢٣٥، والديلمى فى مسند الفردوس، ٣ / ٤٨، الرقم: ٤١٢٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ١٥٨، الرقم: ١٩١٨.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دو آنکھوں کو (دوزخ کی) آگ نہیں چھوئے گی: (ایک) وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی اور (دوسری) وہ آنکھ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دے کر رات گزاری۔“

۴۲۰ / ۳۸۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ اللهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةٍ حَتَّى يُصِيبَ الْأَرْضَ مِنْ دُمُوعِهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ اللهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کے خوف سے اس کی آنکھیں اس قدر اشک بار ہوئیں کہ زمین تک اس کے آنسو پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن عذاب نہیں دے گا۔“

۴۲۱ / ۳۹۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ: قَطْرَةُ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِي سَبِيلِ اللهِ. وَأَمَّا الْأَثَرَانِ: فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَثَرُ فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں: اللہ تعالیٰ کے خوف سے (بہنے والے)

الحديث رقم ۳۸: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ۴ / ۲۸۹، الرقم: ۷۶۶۸، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ۲ / ۱۷۸، الرقم: ۱۶۴۱، ۶۱۷۰، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۴ / ۱۱۳، الرقم: ۵۰۲۳۔

الحديث رقم ۳۹: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: فضائل الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى فضل المرابط، ۴ / ۱۹۰، الرقم: ۱۶۶۹، والطبرانى فى المعجم الكبير، ۸ / ۲۳۵، الرقم: ۷۹۱۸، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۲ / ۱۹۲، الرقم: ۲۰۶۷، وابن أبى عاصم فى كتاب الجهاد، ۱ / ۳۲۳، الرقم: ۱۰۸۔

آنسوؤں کا قطرہ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہنے والے خون کا قطرہ۔ رہے دو نشان تو ایک (ہے) اللہ تعالیٰ کی راہ (میں چلنے) کا نشان اور (دوسرا ہے) اللہ تعالیٰ کے فرائض میں (پڑ جانے والے) کسی فریضہ (کی ادائیگی) کا نشان۔‘‘

٤٢٢ / ٤٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ عزوجل: وَعِزَّتِي! لَا أَجْمَعُ عَلَى عَبْدِي خَوْفَيْنِ وَأَمْنَيْنِ إِذَا خَافَنِي فِي الدُّنْيَا أَمَنْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِذَا أَمِنَنِي فِي الدُّنْيَا أَخَفْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن اکٹھے نہیں کروں گا اگر وہ مجھ سے دنیا میں خوف رکھے گا تو میں اسے قیامت کے روز امن میں رکھوں گا اور اگر وہ مجھ سے دنیا میں بے خوف رہا تو میں اسے قیامت کے روز خوف میں مبتلا کروں گا۔‘‘

الحديث رقم ٤٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٢ / ٤٠٦، الرقم: ٦٤٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ١ / ٤٨٢، الرقم: ٧٧٧، وابن المبارك في كتاب الزهد، ١ / ٥٠، الرقم: ١٥٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤ / ١٣١، الرقم: ٥١١٠، والهيثمي في موارد الظمآن، ١ / ٦١٧، الرقم: ٢٤٩٤، وفي مجمع الزوائد، ١٠ / ٣٠٨.

فَصْلٌ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَتَحْسِيْنِ الصَّوْتِ بِهَا

﴿اچھی آواز سے تلاوتِ قرآن کرنے کا بیان﴾

٤٢٣ / ٤١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ صلی الله عليه وآله وسلم حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی فعل پر اس قدر جزا عطا نہیں فرماتا جتنا نبی کے خوش الحانی سے قرآن مجید پڑھنے پر اجر عطا فرماتا ہے۔''

٤٢٤ / ٤٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کسی امر پر اتنا ثواب نہیں دیا جتنا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترنم کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے پر دیا

الحديث رقم ٤١: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: التوحيد، باب: قول النبی صلی الله عليه وآله وسلم: الماهر بالقرآن مع السفرة الکرام البررة وزينوا القرآن بأصواتکم، ٦/٢٧٤٣، الرقم: ٧١٠٥، ومسلم فی الصحيح، کتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب تحسين الصوت بالقرآن، ١/٥٤٥، الرقم: ٧٩٢، وأبو داود فی السنن، کتاب: الصلاة، باب: استحباب الترتيل فی القراءة، ٢/٧٣، الرقم: ١٤٧٣، والنسائی فی السنن، کتاب: الافتتاح، باب: تزيين القرآن بالصوت، ٢/١٨٠، الرقم: ١٠١٧، والبيهقی فی السنن الکبری، ٢/٥، الرقم: ٢٢٥٦۔

الحديث رقم ٤٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل القرآن، باب: من لم يتغن بالقرآن، ٤/١٩١٨، الرقم: ٤٧٣٥۔ ٤٧٣٦، وفی کتاب: فضائل القران، باب: قول الله تعالی ولا تنفع الشفاعة عنده إلا لمن أذن له، ٦/٢٧٢٠، الرقم: ٧٠٤٤، ومسلم فی الصحيح، کتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب تحسين الصوت بالقرآن، ١/٥٤٥، الرقم: ٧٩٣، ٧٩٢، وعبد الرزاق فی المصنف، ٢/٤٨٢، الرقم: ٤١٦٧۔

ہے۔‘‘

٤٢٥ / ٤٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ. وزاد: غَيْرُهُ لَا يَجْهَرُ بِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن مجید کو خوب خوش الحانی کے ساتھ نہیں پڑھتا۔ (دوسرے راوی نے اس کے ساتھ یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ) جو بلند آواز سے نہیں پڑھتا۔‘‘

٤٢٦ / ٤٤۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اقْرَؤُوْا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قرآن مجید پڑھا کرو، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کرنے والا بن کر آئے گا۔‘‘

٤٢٧ / ٤٥۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ٤٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالی: وأسرّوا قولكم أو اجهروا به، ٦ / ٢٧٣٧، الرقم: ٧٠٨٩، وأبوداود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: استحباب الترتيل فی القرأة، ٢ / ٧٣، الرقم: ١٤٦٩، والدارمی فی السنن، ١ / ٤١٧، الرقم: ١٤٩٠، والبيهقی فی السنن الصغری، ١ / ٥٥٩، الرقم: ١٠٢٦۔

الحديث رقم ٤٤: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: فضل قراءة القرآن وسورة البقرة، ١ / ٥٥٣، الرقم: ٨٠٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٢٥٤، الرقم: ٢٢٢٤٧، ٢٢٢٦٧، وابن حبان فی الصحيح، ١ / ٣٢٢، الرقم: ١١٦، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ١ / ١٥٠، الرقم: ٤٨، وفی المعجم الكبير، ٨ / ١١٨، الرقم: ٧٥٤٦، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٢ / ٣٤١، الرقم: ١٩٨٠۔

الحديث رقم ٤٥: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی فضل قاری القرآن، ٥ / ١٧١، الرقم: ٢٩٠٥، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب فضل من تعلم القرآن وعلّمه، ١ / ٧٨، الرقم: ٢١٦، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٢ / ٣٢٩، ٥٥٢، الرقم: ١٩٤٧، ٢٦٩١۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاسْتَظْهَرَهُ، فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے قرآن حکیم پڑھا اور اسے حفظ کر لیا، اس کی حلال کردہ چیزوں کو حلال اور حرام کردہ چیزوں کو حرام سمجھا، اللہ تعالیٰ اس (قرأت وعلم قرآن) کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کر دے گا اور اس کے خاندان کے دس ایسے افراد کے حق میں (بھی) اس کی سفارش قبول کرے گا جن کے لیے دوزخ واجب ہو چکی ہوگی۔‘‘

٤٢٨/ ٤٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: إِقْرَأْ وَارْتَقِ وَ رَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَکَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید پڑھنے والے سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنت میں منزل بہ منزل اوپر چڑھتا جا اور یوں ترتیل سے پڑھ، جیسے تو دنیا میں ترتیل سے پڑھا کرتا تھا، تیرا ٹھکانہ جنت میں اس جگہ ہوگا جہاں تو آخری آیت تلاوت کرے گا۔‘‘

الحديث رقم ٤٦: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب:(١٨)، ٥/ ١٧٧، الرقم: ٢٩١٤، وأبو داود فی السنن، کتاب: الصلاة، باب: استحباب الترتيل فی القراءة، ٢/ ٧٣، الرقم: ١٤٦٤، وابن ماجه عن أبی سعيد الخدری رضی الله عنه فی السنن، کتاب: الأدب، باب: ثواب القرآن، ٢/ ١٢٤٢، الرقم: ٣٧٨٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ١٩٢، الرقم: ٦٧٩٩، وابن حبان فی الصحيح، ٣/ ٤٣، الرقم: ٧٦٦، والحاکم فی المستدرک، ١/ ٧٣٩، الرقم: ٢٠٣٠، والبيهقی فی السنن الصغری، ١/ ٥٦٠، الرقم: ١٠٣٠، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/ ١٣١، الرقم: ٣٠٥٦۔

٤٢٩ / ٤٧۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ أَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ. قَالُوْا: مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَهْلُ الْقُرْآنِ، هُمْ أَهْلُ اللهِ وَخَاصَّتُهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ.

وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے کچھ (لوگ خاص) اللہ والے ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون (خوش نصیب) لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے، وہی اللہ والے اور اس کے خواص ہیں۔''

٤٣٠ / ٤٨۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ، كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جس کے دل میں قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔''

الحديث رقم ٤٧: أخرجه ابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل من تعلم القرآن وعلمه، ١ / ٧٨، الرقم: ٢١٥، والنسائی فی السنن الكبرى، ٥ / ١٧، الرقم: ٨٠٣١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ١٢٧، الرقم: ١٢٣٠١، ٣ / ٢٤٢، الرقم: ١٣٥٦٦، والدارمي في السنن، ٢ / ٥٢٥، الرقم: ٣٣٢٦، والحاكم فی المستدرك، ١ / ٧٤٣، الرقم: ٢٠٤٦، والبيهقي فی شعب الإيمان، ٢ / ٥٥١، الرقم: ٢٦٨٨، والطيالسی في المسند، ١ / ٢٨٣، الرقم: ٢١٢٤.

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الترمذي فی السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: (١٨)، ٥ / ١٧٧، الرقم: ٢٩١٣، والدارمی فی السنن، ٢ / ٥٢١، الرقم: ٣٣٠٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٢٢٣، الرقم: ١٩٤٧، والحاكم فی المستدرك، ١ / ٧٤١، الرقم: ٢٠٣٧، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٢ / ٣٢٨، الرقم: ١٩٤٣، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٩ / ٥٣٧، الرقم: ٥٢٥.

فَصْلٌ فِي الْقَنَاعَةِ وَتَرْکِ الطَّمْعِ

﴿قناعت اِختیار کرنے اور لالچ سے بچنے کا بیان﴾

٤٣١ / ٤٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: امیری کثرتِ مال سے نہیں ہوتی بلکہ اصل امیری دل کا غنی (اور امیر) ہونا ہے۔''

٤٣٢ / ٥٠۔ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

الحديث رقم ٤٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: الغنی غنی النَّفسِ، ٥ / ٢٣٦٨، الرقم: ٦٠٨١، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ليس الغنی عن كثرة العرض، ٢ / ٧٢٦، الرقم: ١٠٥١، والترمذی فی السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ماجاء أنَّ الغنى غِنَى النَّفُسِ، ٤ / ٥٨٦، الرقم: ٢٣٧٣، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الزهد، باب: القناعة، ٢ / ٣٨٦، الرقم: ٤١٣٧، وابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٤٥٣، الرقم: ٦٧٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٢٤٣، الرقم: ٧٣١٤، ٧٥٤٦، ٨١٥٩، ٩٠٥٠، وأبو يعلی فی المسند، ١١ / ١٣٢، الرقم: ٦٢٥٩۔

الحديث رقم ٥٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: لا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنىً، ٢ / ٥١٨، الرقم: ١٣٦١، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلی، وأن اليد العليا هی المنفقة، وأن السفلی هي الآخذة، ٢ / ٧١٧، الرقم: ١٠٣٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٤٠٣، الرقم: ١٥٣٦١، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٢ / ٤٢٦، الرقم: ١٠٦٨٧، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٣ / ١٩٢، الرقم: ٣٠٩١، والدارمی فی السنن، ١ / ٤٧٦، الرقم: ١٦٥٢۔

’’حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اوپر والا (یعنی دینے والا) ہاتھ نیچے والے (یعنی لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے اور (صدقہ و خیرات کی) ابتدا اپنے اہل و عیال سے کرو اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد استغناء قائم رہے اور جو سوال سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سوال (کرنے) سے بچا لیتا ہے اور جو استغناء اختیار کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ غنی کر دیتا ہے۔‘‘

٤٣٣ / ٥١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ، تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَكِنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ، وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے گرد چکر لگاتا رہے، ایک یا دو لقموں یا ایک دو کھجوروں کا لالچ اسے گھماتا پھراتا رہے، بلکہ مسکین تو وہ ہے کہ جس کے پاس نہ تو اتنا مال ہو کہ اس کی ضرورت کو پورا کر سکے، نہ وہ (ظاہراً) مسکین نظر آتا ہو کہ لوگ اسے صدقہ دیں اور نہ وہ (شرم کے مارے خود) کھڑے ہو کر لوگوں سے مانگتا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٥١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: قول الله تعالى: لا يسألون الناس إلحافا، [البقرة: ٢٧٣] وَكَمِ الغِنَى، ٢ / ٥٣٨، الرقم: ١٤٠٩، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: المسكين الذي لا يجد غني، ولا يفطن له فيصدق عليه، ٢ / ٧١٩، الرقم: ١٠٣٩، والنسائی فی السنن، كتاب: الزكاة، باب: تفسيرالمسكين، ٥ / ٨٥، الرقم: ٢٥٧٢، ومالك فی الموطأ، كتاب: صفة النبی ﷺ، باب: ما جاء فی المسكين، ٢ / ٩٢٣، الرقم: ١٦٤٥، وابن حبان فی الصحيح، ٨ / ١٣٩، الرقم: ٣٣٥٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٣١٦، الرقم: ٨١٧٢، ١٠٠٦٩، والبيهقی فی السنن الكبری، ٧ / ١١، الرقم: ١٢٩٢٦، والطبرانی فی مسند الشاميين، ١ / ٩٥، الرقم: ١٣٩، وأبو يعلی فی المسند، ١١ / ٢٢٠، الرقم: ٦٣٣٧، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١ / ٣٣٤، الرقم: ١٢٢٧۔

٤٣٤ / ٥٢۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللهِ، فَيُوشِكُ اللهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص پر مفلسی آ گئی اور اس نے اپنی مفلسی (کو دور کرنے کے لئے اس) کو لوگوں کے سامنے پیش کیا تو اس کی مفلسی دور نہیں ہو گی اور جس شخص نے اپنی مفلسی کو اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا تو اللہ تعالیٰ اسے جلد یا بدیر (حکمتِ خداوندی کے مطابق) رزق عطا فرمائے گا۔“

٤٣٥ / ٥٣۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَكَفَّلَ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا، وَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا. فَكَانَ لَا يَسْأَلُ

الحديث رقم ٥٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في الهم في الدنيا وحبها، ٤ / ٥٦٣، الرقم: ٢٣٢٦، وأبو داود في السنن، كتاب: الزكاة، باب: في الاستعفاف، ٢ / ١٢٢، الرقم: ١٦٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٤٠٧، الرقم: ٣٨٦٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠ / ١٣، الرقم: ٩٧٨٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤ / ١٩٦، الرقم: ٧٦٥٨، وفي شعب الإيمان، ٢ / ٢٩، الرقم: ١٠٧٨، والشاشي في المسند، ٢ / ٢٠٠، الرقم: ٧٦٩، وأبويعلى في المسند، ٩ / ٢٧٥، الرقم: ٥٣٩٩، وابن المبارك في الزهد، ١ / ٣٤، الرقم: ١٣٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ٣٣٧، الرقم: ١٢٣٩۔

الحديث رقم ٥٣: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الزكاة، باب: كراهية المسألة، ٢ / ١٢١، الرقم: ١٦٤٣، والنسائي في السنن نحوه، كتاب: الزكاة، باب: فضل من لا يسئل الناس شيئا، ٥ / ٩٦، الرقم: ٢٥٩٠، والحاكم في المستدرك، ١ / ٥٧١، الرقم: ١٥٠٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣ / ٢٧٢، الرقم: ٣٥٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢ / ٩٨، الرقم: ١٤٣٣، وابن عبد البر في المتهيد، ٤ / ١٠٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ٣٢٩، الرقم: ١٢١٠۔

أَحَدًا شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ لوگوں سے کوئی چیز نہیں مانگے گا تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں، میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس کے بعد حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کسی سے کچھ نہیں مانگا کرتے تھے۔‘‘

٤٣٦ / ٥٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَ رُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا آتَاهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ کامیاب ہو گیا جو اسلام لایا، اسے حسبِ ضرورت رزق عطا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو کچھ دیا اسے اس پر قناعت بھی عطا فرمائی۔‘‘

الحديث رقم ٥٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: في الكفاف والقناعة، ٢ / ٧٣٠، الرقم: ١٠٥٤، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في الكفاف والصبر عليه، ٤ / ٥٧٥، الرقم: ٢٣٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ١٦٨، الرقم: ٦٥٧٢، ٦٦٠٩، والحاكم في المستدرك، ٤ / ١٣٧، الرقم: ٧١٤٩، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤ / ١٩٦، الرقم: ٧٦٥٧، وفي شعب الإيمان، ٧ / ٢٩٠، الرقم: ١٠٣٦٥، وعبد بن حميد في المسند، ١ / ١٣٦، الرقم: ٣٤١، وابن درهم في كتاب الزهد وصفة الزاهدين، ١ / ٥٦، الرقم: ٩٣، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١ / ٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ٣٣٤، الرقم: ١٢٢٨.

فَصُلٌ فِي التَّوُبَةِ وَالاسُتِغُفَارِ

﴿ توبہ اور استغفار کا بیان ﴾

٤٣٧ / ٥٥۔ عَنُ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: كُلُّ ابُنِ آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيُرُ الُخَطَّائِيُنَ التَّوَّابُوُنَ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَابُنُ مَاجه وَأَحُمَدُ.

وَقَالَ الُحَاكِمُ: هَذَا حَدِيُثٌ صَحِيُحُ الإِسُنَادِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر انسان خطا کار ہے اور اچھے خطا کار (خطا ہو جانے کے بعد ندامت سے سچی) توبہ کرنے والے ہیں۔‘‘

٤٣٨ / ٥٦۔ عَنُ عَبُدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوُلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: التَّائِبُ مِنَ

الحديث رقم ٥٥: أخرجه الترمذي فی السنن، کتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب (٤٩)، ٤ / ٦٥٩، الرقم: ٢٤٩٩، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: ذکر التوبة، ٢ / ١٤٢٠، الرقم: ٤٢٥١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ١٩٨، الرقم: ١٣٠٧٢، والحاکم فی المستدرک، ٤ / ٢٧٢، الرقم: ٧٦١٧، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٧ / ٦٢، الرقم: ٣٤٢١٦، وأبو يعلی فی المسند، ٥ / ٣٠١، الرقم: ٢٩٢٢، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٥ / ٤٢٠، الرقم: ٧١٢٧، والرويانی فی المسند، ٢ / ٣٨٤، الرقم: ١٣٦٦، وعبد بن حميد فی المسند، ١ / ٣٦٠، الرقم: ١١٩٧، وابن أبی عاصم فی کتاب الزهد، ١ / ٩٦، وابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ١ / ٢٢٦، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤ / ٤٦، الرقم: ٤٧٥٠۔

الحديث رقم ٥٦: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: ذکر التوبة، ٢ / ١٤١٩، الرقم: ٤٢٥٠، والطبرانی فی المعجم الکبير، ١٠ / ١٥٠، الرقم: ١٠٢٨١، والبيهقی فی السنن الکبری، ١٠ / ١٥٤، وابن الجعد فی المسند، ١ / ٢٦٦، الرقم: ١٧٥٦، والقضاعی فی مسند الشهاب، ١ / ٩٧، الرقم: ١٠٨، والبيهقی عن ابن عباس رضی الله عنهما فی شعب الإيمان، ٥ / ٤٣٦، الرقم: ٧١٧٨، ٧١٩٦، والديلمی فی مسند الفردوس، ٢ / ٧٧، الرقم: ٢٤٣٢-٢٤٣٣، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ٢٠٠۔

الذَّنْبِ، كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گناہ سے (سچی) توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔“

٤٣٩ / ٥٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُوْنِي، ثُمَّ اطْحَنُوْنِي، ثُمَّ ذَرُّوْنِي فِي الرِّيحِ، فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا، فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ، فَأَمَرَ اللهُ الْأَرْضَ فَقَالَ: اجْمَعِي مَا فِيكِ مِنْهُ، فَفَعَلَتْ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، خَشْيَتُكَ، أَوْ قَالَ: مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ، فَغَفَرَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٥٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِيْمِ [الكهف: ٩]، ٣ / ١٢٨٣، الرقم: ٣٢٩٤، وفی كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللّٰهِ [الفتح:١٥]، ٦ / ٢٧٢٥، الرقم: ٧٠٦٧، وفی كتاب: الأنبياء، باب: ما ذُكِرَ عن بنی إسرائيل، ٣ / ١٢٧٣، الرقم:٣٢٦٦، ومسلم فی الصحيح، كتاب: التوبة، باب: فی سعة رحمة الله تعالى، وأنها سبقت غضبه، ٤ / ٣١٠، الرقم: ٢٧٥٦، والنسائی فی السنن، كتاب: الجنائز، باب: أرواح المؤمنين، ٤ / ١١٢، الرقم: ٢٠٧٩۔ ٢٠٨٠، وفی السنن الكبرى، ١ / ٦٦٦، الرقم: ٢٢٠٦، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ٢ / ١٤٢١، الرقم: ٤٢٥٥، ومالك فی الموطأ، كتاب: الجنائز، باب: جامع الجنائز، ١ / ٢٤٠، الرقم: ٥٧٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٢٦٩، الرقم: ٧٦٣٥، والطبرانی فی مسند الشاميين، ١ / ٨٩، الرقم: ١٢٨، وابن المبارك فی الزهد، ١ / ٣٧٢، الرقم: ١٠٥٦، وابن راشد فی الجامع، ١١ / ٢٨٣، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤ / ١٣٠، الرقم: ٥١٠٥۔٥١٠٧۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی اپنے اوپر ظلم و زیادتی کرتا رہا (یعنی بہت زیادہ گناہوں میں ملوث رہا)، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اچھی طرح جلا دینا، پھر (میرے جلے ہوئے جسم کو) پیس دینا، پھر میری راکھ ہوا میں اُڑا دینا، اللہ کی قسم! اگر میرے ربّ نے مجھے پکڑ لیا تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا کہ اس جیسا عذاب کبھی کسی کو نہ دیا ہوگا، جب وہ فوت ہوگیا تو اس کے ساتھ اسی طرح کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا: اپنے اندر موجود اس کے (بکھرے ہوئے ذرّات) جمع کر دے، زمین نے ذرّات جمع کر دیئے تو وہ (پورے جسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے) کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں اس کارروائی پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے کہا: اے میرے رب! تیری خشیت نے، یا عرض کیا: اے رب! تیرے خوف نے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔‘‘

۴۴۰ / ۵۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ، إِذَا أَذْنَبَ، كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ. فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ، صُقِلَ قَلْبُهُ. فَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى تَغْلَفَ قَلْبُهُ. فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللهُ فِي كِتَابِهِ ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ [المطففين، ۸۳ : ۱۴]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

الحديث رقم ۵۸: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة ويل للمطففين، ۵ / ۴۳۴، الرقم: ۳۳۳۴، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الذنوب، ۲ / ۱۴۱۸، الرقم: ۴۲۴۴، والنسائى فى السنن الكبرى، ۶ / ۱۱۰، الرقم: ۱۰۲۵۱ ـ ۱۱۶۵۸، وفى عمل اليوم والليلة، ۱ / ۳۱۷، الرقم: ۴۱۸، والحاكم فى المستدرك، ۲ / ۵۶۲، الرقم: ۳۹۰۸، والبيهقى فى السنن الكبرى، ۱۰ / ۱۸۸، وفى شعب الإيمان، ۵ / ۴۴۰، الرقم: ۷۲۰۳، والطبرانى فى المعجم الكبير، ۱ / ۲۷۵، الرقم: ۸۰۱، وابن حبان فى الصحيح، ۷ / ۲۷، الرقم: ۲۷۸۷، والديلمى في مسند الفردوس، ۱ / ۱۹۹، الرقم: ۷۵۱، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۴ / ۴۷، الرقم: ۴۷۵۲۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نشان بن جاتا ہے، پھر اگر وہ توبہ کر لے اور (گناہ سے) ہٹ جائے اور استغفار کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے (لیکن) اگر وہ زیادہ (گناہ) کرے تو یہ نشان بڑھتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے (پورے) دل کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور یہی وہ ’’رَانَ‘‘ (زنگ) ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں فرمایا ہے: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ ’’ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے عملوں کی وجہ سے سیاہی چھا گئی ہے۔‘‘

٤٤١ / ٥٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، تَابَ اللهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب سے سورج طلوع ہونے تک (یعنی قیامت برپا ہونے) سے پہلے پہلے توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔‘‘

٤٤٢ / ٦٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

الحديث رقم ٥٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: استحباب الاستغفار والاستكثار منه، ٤/ ٢٠٧٦، الرقم: ٢٧٠٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٣٤٤، الرقم: ١١١٧٩، وابن حبان في الصحيح، ٢/ ٣٩٦، الرقم: ٦٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٩٥، الرقم: ٩١١٩، ٩٥٠٥، ١٠٤٢٤، ١٠٥٨٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/ ٢٢٧، الرقم: ٧٣٤٤، ١٠/ ١٩٨، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٩٣٠، الرقم: ١٠٢٤، ١٠٢٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ٤٥، الرقم: ٤٧٤١۔

الحديث رقم ٦٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، ٥/ ٥٤٧، ←

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک روح اس کے حلق میں پہنچ کر غرغر نہیں کرتی (یعنی جب تک وہ حالتِ نزع میں مبتلا نہیں ہوتا)۔“

٤٤٣ / ٦١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلْقُلُوْبِ صَدَأً كَصَدَإِ النُّحَاسِ (أَوْ كَصَدَإِ الْحَدِيْدِ) وَجِلَاؤُهَا الاسْتِغْفَارُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پیتل (یا لوہے) کی طرح دلوں کا بھی ایک زنگ ہے اور اس کی پالش (اور اس سے چھٹکارے کا ذریعہ) استغفار ہے۔“

٤٤٤ / ٦٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِکَ! لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَکَ مَادَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي

الرقم: ٣٥٣٧، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: ذکر التوبة، ٢ / ١٤٢٠، الرقم: ٤٢٥٣، والحاکم فی المستدرک، ٤ / ٢٨٦، الرقم: ٧٦٥٩، وابن حبان فی الصحیح، ٢ / ٣٩٤، الرقم: ٦٢٨، وأبو یعلی فی المسند، ٩ / ٤٦٢، الرقم: ٥٤٠٩، ٥٧١٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ١٥٣، الرقم: ٦٤٠٨، ٢٣١١٨، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٧ / ١٧٣، الرقم: ٣٥٠٧٧، والطبرانی فی مسند الشاميين، ١ / ١٢٤، الرقم: ١٩٤، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٥ / ٣٩٥، الرقم: ٧٠٦٣، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤ / ٤٨، الرقم: ٤٧٨٤، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١ / ٦٠٧، الرقم: ٢٤٤٩، وفی مجمع الزوائد، ١٠ / ١٩٧، وَقَالَ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ۔

الحديث رقم ٦١: أخرجه الطبرانی فی المعجم الصغير، ١ / ٣٠٧، الرقم: ٥٠٩، وفی المعجم الأوسط، ٧ / ٧٤، الرقم: ٦٨٩٤، والبيهقي فی شعب الإيمان، ١ / ٤٤١، الرقم: ٦٤٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٣١٠، الرقم: ٢٥٠٧، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ٢٠٧۔

الحديث رقم ٦٢: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٢٩، الرقم: ١١٢٥٥، ١١٧٤٧، والحاکم فی المستدرک، ٤ / ٢٩٠، الرقم: ٧٦٧٢، وأبو يعلی فی المسند، ←

أَجْسَادِهِمْ. فَقَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي! لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْيَعْلَى وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شیطان نے (بارگاہِ الٰہی میں) کہا: (اے اللہ!) مجھے تیری عزت کی قسم! میں تیرے بندوں کو جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں باقی رہیں گی گمراہ کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں انہیں بخشتا رہوں گا۔‘‘

٤٤٥ / ٦٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں لے جائے گا اور ایسے لوگ لے آئے گا جو گناہ بھی کریں گے اور معافی بھی مانگیں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرے گا۔‘‘

.......٢ / ٥٣٠، الرقم: ١٣٩٩، والديلمى فى مسند الفردوس، ٣ / ١٩٩، الرقم: ٤٥٥٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٠٩، الرقم: ٢٥٠٠۔

الحديث رقم ٦٣: أخرجه المسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: سقوط الذنوب بالاستغفار والتوبة، ٤ / ٢١٠٦، الرقم: ٢٧٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٣٠٩، الرقم: ٨٠٦٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥ / ٤١٠، الرقم: ٧١٠٢، وأبويعلى فى المعجم، ١ / ٩٩، الرقم: ٩٣، والديلمي عن ابن عمر رضى الله عنهما فى مسند الفردوس، ٣ / ٣٦٠، الرقم: ٥٠٨٦، وابن راشد فى الجامع، ١١ / ١٨١، والسيوطى فى أسباب ورود الحديث، ١ / ٢٠٥، الرقم: ١٦٩۔ ١٧٦، والحسينى فى البيان والتعريف، ٢ / ١٦٨، الرقم: ١٣٩١، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤ / ٤٩، الرقم: ٤٧٦٣۔

٤٤٦ / ٦٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَمِنْ ضِيْقٍ مَخْرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص پابندی کے ساتھ استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر غم سے نجات اور ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کے وہم و گمان میں بھی نہ ہو۔''

الحديث رقم ٦٤: أخرجه أبوداود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ٢ / ٨٥، الرقم: ١٥١٨، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الأدب، باب: الاستغفار، ٢ / ١٢٥٤، الرقم: ٣٨١٩، والنسائی فی عمل اليوم والليلة، ١ / ٣٣٠، الرقم: ٤٥٦، والحاكم فی المستدرك، ٤ / ٢٩١، الرقم: ٧٦٧٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٢٤٨، الرقم: ٢٢٣٤، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٠ / ٢٨١، الرقم: ١٠٦٦٥، والبيهقي فی السنن الكبرى، ٣ / ٣٥١، الرقم: ٦٢١٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٠٩، الرقم: ٢٥٠٢۔

فَصْلٌ فِي الْأَذْكَارِ وَالتَّسْبِيْحَاتِ

﴿اَذکار اور تسبیحات کا بیان﴾

٤٤٧/ ٦٥۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ الذِّكْرِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بہترین ذکر ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ﴾ ہے، اور بہترین دعا ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ ہے۔‘‘

٤٤٨/ ٦٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ، حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٦٥: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، ٥/ ٤٦٢، الرقم: ٣٣٨٣، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل الحامدين، ٢/ ١٢٤٩، الرقم: ٣٨٠٠، والنسائي فی السنن الكبرى، ٦/ ٢٠٨، الرقم: ١٠٦٦٧، وابن حبان فی الصحيح، ٣/ ١٢٦، الرقم: ٨٤٦، والحاكم فی المستدرك، ٤/ ٩٠، الرقم: ١٨٣٤.

الحديث رقم ٦٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: فضل التسبيح، ٥/ ٢٣٥٢، الرقم: ٦٠٤٣، وفی كتاب: الأيمان والنذور، باب: إذَا قَالَ: واللهِ لَا أَتَكَلَّمُ اليومَ، فصلَّى أَوْ قَرَأَ، أَوْ سَبَّحَ، أَوْ كَبَّرَ، أو حَمِدَ، أو هَلَّلَ، فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ، ٦/ ٢٤٥٩، الرقم: ٦٣٠٤، وفی كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: وَ نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ، [الأنبياء: ٤٧] ، ٦/ ٢٧٤٩، الرقم: ٧١٢٤، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل التهليل و ←

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو کلمات زبان پر (بہت) ہلکے پھلکے ہیں، ترازو میں (بہت) وزنی ہیں، رحمان کو بہت پیارے ہیں (اور وہ کلمات یہ ہیں:) ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ﴾ (اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ پاک ہے اور نہایت عظمت والا ہے)۔''

٤٤٩ / ٦٧۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قَالَ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ، غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کہا: ﴿سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ﴾ اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا گیا۔''

...... التسبيح والدعاء، ٤ / ٢٠٧٢، الرقم: ٢٦٩٤، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: (٦٠)، ٥ / ٥١٢، الرقم: ٣٤٦٧، وقال الترمذي: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل التسبيح، ٢ / ١٢٥١، الرقم: ٣٨٠٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦ / ٢٠٧، الرقم: ١٠٦٦٦، وفي عمل اليوم والليلة، ١ / ٤٨٠، الرقم: ٨٣٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٢٣٢، الرقم: ٧١٦٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ١ / ٤٢٠، الرقم: ٥٩١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٥٣، الرقم: ٢٩٤١٣، ٣٥٠٢٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٣ / ٢٩٦، الرقم: ٤٨٨٧، وابن غزوان في كتاب الدعاء، ١ / ٢٥٩، الرقم: ٨٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٧٢، الرقم: ٢٣٧٢۔

الحديث رقم ٦٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: (٦٠)، ٥ / ٥١١، الرقم: ٣٤٦٤-٣٤٦٥، والبزار في المسند، ٦ / ٤٣٦، الرقم: ٢٤٦٨، وابن حبان في الصحيح، ٣ / ١٠٩، الرقم: ٨٢٦، وأبو يعلى في المسند، ٤ / ١٦٥، الرقم: ٢٢٣٣، والطبراني في المعجم الصغير، ١ / ١٨١، الرقم: ٢٨٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٧٣، الرقم: ٢٣٧٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ٩٤، وقال الهيثمي: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ۔

٤٥٠ / ٦٨ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک دن میں سو دفعہ ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ﴾ پڑھتا ہے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں۔''

٤٥١ / ٦٩ ـ عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ. أَوْ قَالَ: هَلْ أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٦٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: فضلِ التسبيح، ٥/ ٢٣٥٢، الرقم: ٦٠٤٢، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ٤/ ٢٠٧١، الرقم: ٢٦٩١، والترمذي فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: (٦٠)، ٥/ ٥١١، الرقم: ٣٤٤٤، وقال أبو عيسى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، ونحوه النسائى فى السنن، كتاب: السهو، باب: نوع آخر، ٣/ ٧٩، الرقم: ١٣٥٤، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل التسبيح، ٢/ ١٢٥٣، الرقم: ٣٨١٢، ومالك فى الموطأ، كتاب: القرآن، باب: ما جاء فى ذكر الله تبارك وتعالى، ١/ ٢٠٩، الرقم: ٤٨٩، وابن حبان فى الصحيح، ٣/ ١١١، الرقم: ٨٢٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٣٠٢، الرقم: ٧٩٩٦، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/ ٥٤، الرقم: ٢٩٤١٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/ ٢٧٤، الرقم: ٢٣٨٠.

الحديث رقم ٦٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: الدُّعَاءِ إِذَا عَلَا عَقَبَةً، ٥/ ٢٣٤٦، الرقم: ٦٠٢١، وفى كتاب: المغازى، باب: غزوة خيبر، ٤/ ١٥٤١، الرقم: ٣٩٦٨، وفى كتاب: التوحيد، باب: قولِ الله تعالى: وكان الله سميعا بصيرا، [النساء: ١٣٤]، ٦/ ٢٦٩٠، الرقم: ٦٩٥٢، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: استحباب خفض الصوت بالذكر، ٤/ ٢٠٧٦، الرقم: ٢٧٠٤، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الأدب، باب: ما ←

’’حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم کہو ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾: ’’اللہ تعالیٰ (کی توفیق) کے بغیر نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی استطاعت۔ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمہ کی خبر نہ دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ (وہ کلمہ) ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ ہے۔‘‘

٤٥٢ / ٧٠۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: أَ لَا أَدُلُّکَ عَلَی بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟ عرض کیا: وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ ’’اللہ تعالیٰ (کی توفیق) کے بغیر نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی استطاعت۔‘‘

٤٥٣ / ٧١۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَي: ﴿حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾، سَبْعَ مَرَّاتٍ، كَفَاهُ اللهُ مَا أَهَمَّهُ صَادِقًا كَانَ أَوْ كَاذِبًا.

------- جاء فی لاحول ولا قوة إلا باالله، ٢ / ١٢٥٦، الرقم: ٣٨٢٤۔ ٣٨٢٥، والنسائی عن أبي ذر رضی اللہ عنہ فی السنن الکبری، ٦ / ٩٦، الرقم: ١٠١٨٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٣٩٩، وابن حبان فی الصحیح، ٣ / ١٠١، الرقم: ٨٢٠۔

الحدیث رقم ٧٠: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ٦ / ٩٧، الرقم: ١٠١٨٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٢٢٨، الرقم: ٢٢٠٤٩، ٢٢١٥٢، والنسائی فی عمل الیوم واللیلة، ١ / ٢٩٥، الرقم: ٣٥٧، وعبد بن حمید فی المسند، ١ / ٧٣، الرقم: ١٢٨، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ٢ / ٢٩١، الرقم: ٢٤٤١، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ٩٧۔

الحدیث رقم ٧١: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: ما یقول إذا أصبح، ٤ / ٣٢١، الرقم: ٥٠٨١، والدیلمی فی مسند الفردوس، ٣ / ٤٧٥، الرقم: ٥٤٧٢، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ١ / ٢٥٥، الرقم: ٩٦٨۔

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص صبح اور شام سات دفعہ یہ دعا پڑھتا ہے وہ سچا ہو یا جھوٹا اللہ تعالیٰ اس کے لئے (ہر فکر مند کرنے والے کام کے لئے) کافی ہوجاتا ہے ﴿حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾: ''(مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں اُسی پر میں نے توکل کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔''

٤٥٤ / ٧٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اسْتَكْثِرُوْا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ. قِيْلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: التَّكْبِيْرُ وَالتَّهْلِيْلُ وَالتَّسْبِيْحُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا أَصَحُّ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: باقیات صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) زیادہ سے زیادہ جمع کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون سی ہیں؟ فرمایا: ﴿اللهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ پڑھتے رہنا۔''

٤٥٥ / ٧٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ:

الحديث رقم ٧٢: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٣ / ١٢١، الرقم: ٨٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٧٥، الرقم: ١١٧٣١، والحاكم في المستدرك، ١ / ٦٩٤، الرقم: ١٨٨٩، وأبو يعلى في المسند، ٢ / ٥٢٤، الرقم: ١٣٨٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ١ / ٤٢٥، الرقم: ٦٠٥، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١ / ٤٤٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٨٠، الرقم: ٢٤٠٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ٨٧، وقال الهيثمي: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

الحديث رقم ٧٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١ / ٦٨١، الرقم: ١٨٥٠، وابن الجعد في المسند، ١ / ٢٥٧، الرقم: ١٧٠٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٨٤، الرقم: ٢٤١٦.

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، قَالَ اللهُ: اسْلَمَ عَبْدِي وَاسْتَسْلَمَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص کہتا ہے ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾: ’’اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ (کی توفیق) کے بغیر نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی استطاعت۔‘‘ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’میرا بندہ میرا مطیع اور فرماں بردار ہو گیا ہے (اسے بخش دیا گیا)۔‘‘

٤٥٦ / ٧٤۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِيْنَ يُمْسِي عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اسے قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہوگی۔‘‘

٤٥٧ / ٧٥۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ:

الحديث رقم ٧٤: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ٢٦١، الرقم: ٩٨٧، وقال: رواه الطبراني بإسنادين أحدهما جيد، ورجاله وثقوا، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ١٢٠۔

الحديث رقم ٧٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ١ / ٤١٨، الرقم: ٥٩٦، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: منه (٢٥)، ٥ / ٤٧٩، الرقم: ٣٤١٢، والنسائي في السنن، كتاب: السهو، باب: نوع آخر من عدد التسبيح، ←

مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فرض نمازوں کے بعد کئے جانے والے کچھ اذکار ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا یا کرنے والا ناکام نہیں ہوتا (جو کہ یہ ہیں) تینتیس (۳۳) دفعہ سبحان اللہ، تینتیس (۳۳) دفعہ الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) دفعہ اللہ اکبر پڑھنا۔‘‘

٤٥٨ / ٧٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوَصِيَّةِ نُوْحٍ ابْنَهُ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: أَوْصَى نُوْحٌ ابْنَهُ فَقَالَ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ! إِنِّي أُوْصِيْكَ بِاثْنَتَيْنِ وَأَنْهَاكَ عَنِ اثْنَتَيْنِ. أُوْصِيْكَ بِقَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَإِنَّهَا لَوْ وُضِعَتْ فِي كَفَّةٍ وَوُضِعَتِ

...... ٣ / ٧٥، الرقم: ١٣٤٩، وفی السنن الكبری، ١ / ٤٠١، الرقم: ١٢٧٢، ٩٩٨٣، ٩٩٨٤، وفی عمل اليوم والليلة، ١ / ٢٠٩، الرقم: ١٥٥۔ ١٥٦، وابن حبان فی الصحيح، ٥ / ٣٦٢، الرقم: ٢٠١٩، والبيهقی فی السنن الكبری، ٢ / ١٨٧، الرقم: ٢٨٤٩، وعبد الرزاق فی المصنف، ٢ / ٢٣٥، الرقم: ٣١٩٣، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ٣١، الرقم: ٢٩٢٥٢۔ ٢٩٢٥٤، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٩ / ١٢٢، الرقم: ٢٥٩۔ ٢٦٠، والبخاری فی الأدب المفرد، ١ / ٢١٨، الرقم: ٦٢٢، و المنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٩٧، الرقم: ٦٤٦٥۔

الحديث رقم ٧٦: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ١٦٩، الرقم: ٦٥٨٣، والبخاری فی الأدب المفرد، ١ / ١٩٢، الرقم: ٥٤٨، والنسائی فی السنن الكبری، ٦ / ٢٠٨، الرقم: ١٠٦٦٨، وفی عمل اليوم والليلة ، ١ / ٤٨١، الرقم: ٨٣٢، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١ / ٢١٧، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٦٩، الرقم: ٢٣٦٠، وقال المنذری: رواه البزار ورواته محتج بهم فی الصحيح، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ٨٤، وقال الهيثمی : رَوَاهُ الْبَزَّارُ۔

السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ فِي كَفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهِنَّ، وَلَوْ كَانَتْ حَلْقَةً لَقَصَمَتْهُنَّ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَى اللهِ فَذَكَرَهُ بِتَمَامِهِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو کی ہوئی وصیت نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ضرور بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کی: اے میرے پیارے بیٹے! میں تمہیں دو کاموں کا حکم دیتا ہوں اور دو کاموں سے روکتا ہوں۔ میں تمہیں ﴿لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ﴾ کے ذکر کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ کلمہ اگر ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور آسمان و زمین دوسرے پلڑے میں رکھ دیئے جائیں تو یہ ان سے وزنی ہو جائے گا اور اگر (یہ آسمان و زمین) گول دائرے کی طرح بھی ہوں تو یہ انہیں چیرتا ہوا سیدھا اللہ تعالیٰ کی طرف چلا جائے گا۔‘‘ اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔‘‘

٤٥٩ / ٧٧۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ! فَقَالَ: اسْتُجِيْبَ لَکَ فَسَلْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو یہ الفاظ کہتے ہوئے سنا: ’’﴿يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ﴾‘‘ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری دعا قبول ہوگئی ہے، تم مانگو۔‘‘

الحديث رقم ٧٧: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: (٩٤)، ٥ / ٥٤١، الرقم: ٣٥٢٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٢٣٥، الرقم: ٢٢١٠٩، والبزار فى المسند، ٧ / ٨٢، الرقم: ٢٦٣٥، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٠ / ٥٦، الرقم: ٩٨، وعبد بن حميد فى المسند، ١ / ٦٦، الرقم: ١٠٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٣١٧، الرقم: ٢٥٣٧.

٤٦٠ / ٧٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ لِلْمَرِيْضِ: بِسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، وَرِيْقَةُ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيْمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مریض کے لئے فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ کے نام سے شفاء طلب کر رہا ہوں، ہماری زمین کی مٹی اور ہم سے بعض کا لعاب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہمارے مریض کو شفا دیتا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٧٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الطب، باب: رُقْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، ٥ / ٢١٦٨، الرقم: ٥٤١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: السلام، باب: استحباب الرقية من العين والنملة والحملة والنظرة، ٤ / ١٧٢٤، الرقم: ٢١٩٤، وأبو داود في السنن، كتاب: الطب، باب: كيف الرقى، ٤ / ١٢، الرقم: ٣٨٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٤ / ٣٦٨، الرقم: ٧٥٥٠، وابن ماجه في السنن، كتاب: الطب، باب: ما عوذ به النبي ﷺ وما عوذ به، ٢ / ١١٦٣، الرقم: ٣٥٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٩٣، الرقم: ٢٤٦٦١۔

اَلْبَابُ الثَّامِنُ:

فَضْلُ الْعِلْمِ وَالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ

﴿علم اور اَعمالِ صالحہ کی فضیلت﴾

١. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ

﴿علم اور علماء کی فضیلت کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ وَالذَّاكِرِيْنَ

﴿ذکرِ الٰہی اور ذاکرین کی فضیلت کا بیان﴾

٣. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کی فضیلت کا بیان﴾

٤. فَصْلٌ فِي فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

﴿رات کو قیام کرنے کی فضیلت کا بیان﴾

٥. فَصْلٌ فِي الْمَدَائِحِ النَّبَوِيَّةِ وَ إِنْشَادِهَا

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی مدح اور نعت خوانی کا بیان﴾

٦. فَصْلٌ فِي فَضْلِ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

﴿زیارتِ قبور کی فضیلت کا بیان﴾

٧. فَصْلٌ فِي فَضْلِ إِيْصَالِ الثَّوَابِ إِلَى الْأَمْوَاتِ

﴿فوت شدگان کو ثواب پہنچانے کی فضیلت کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ

﴿علم اور علماء کی فضیلت کا بیان﴾

٤٦١/ ١۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے، اور میں تو بس تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ دیتا اللہ تعالیٰ ہے۔''

٤٦٢/ ٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ

الحديث رقم ١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: العلم، باب: من يرد اللّٰه به خيرا يفقّهه فى الدين، ١/ ٣٩، الرقم: ٧١، وفى أبواب: فرض الخمس، باب: قول اللّٰه تعالى: فإن للّٰه خمسه وللرسول، ٣/ ١١٣٤، الرقم: ٢٩٤٨، وفى كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: قول النبى صلى الله عليه وآله وسلم: لا تزال طائفة من أمتى ظاهرين على الحق وهم أهل العلم، ٦/ ٢٦٦٧، الرقم: ٦٨٨٢، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: النهى عن المسألة، ٢/ ٧١٨، الرقم: ١٠٣٧، والترمذى عن ابن عباس فى السنن، كتاب: العلم عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: إذا اراد الله بعبد خيرا فقهه فى الدين، ٥/ ٢٨، الرقم: ٢٦٤٥، وابن ماجه عن معاوية وأبى هريرة رضى الله عنهما فى السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/ ٨٠، الرقم: ٢٢٠۔ ٢٢١، والنسائى فى السنن الكبرى، ٣/ ٤٢٥، الرقم: ٥٨٣٩، ومالك فى الموطأ، ٢/ ٩٠٠، الرقم: ١٥٩٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٢٣٤، الرقم: ٧٩٣، والدارمى فى السنن، ١/ ٨٥، الرقم: ٢٢٤۔ ٢٢۔

الحديث رقم ٢: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: العلم عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: فضل طلب العلم، ٥/ ٢٩، الرقم: ٢٦٤٧، والطبرانى فى المعجم الصغير، ١/ ٢٣٤، الرقم: ٣٨٠، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ٦/ ١٢٤، الرقم: ٢١١٩، وإسناده حسن، والمنذرى فى الترغيب، ١/ ٦٠، الرقم: ١٤٨۔

خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ كَانَ فِي سَبِيْلِ اللهِ حَتَّى يَرْجِعَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص حصولِ علم کے لئے نکلا وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے جب تک کہ واپس نہیں لوٹ آتا۔''

٤٦٣ / ٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَلَا! إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا إِلَّا ذِكْرُ اللهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کا دم بھرنے والے اور عالم اور طالب علموں کو چھوڑ کر بقایا دنیا اور جو کچھ اس (دنیا) میں ہے سب ملعون ہیں۔''

٤٦٤ / ٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّ يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللهِ، لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيْبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيْحَهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

الحديث رقم ٣: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: منه، (١٤)، ٤ / ٥٦١، الرقم: ٢٣٢٢، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: مثل الدنيا، ٢ / ١٣٧٧، الرقم: ٤١١٢، والدارمى فى السنن، ١ / ١٠٦، الرقم: ٣٢٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٤ / ٢٣٦، الرقم: ٤٠٧٢، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١ / ١٢٢۔

الحديث رقم ٤: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: العلم، باب: فى طلب العلم لغير اللّٰه‌تعالى، ٣ / ٣٢٣، الرقم: ٣٦٦٤، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: الانتفاع بالعلم والعمل به، ١ / ٩٢، الرقم: ٢٥٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٣٣٨، الرقم: ٨٤٣٨، وابن حبان فى الصحيح، ١ / ٢٧٩، الرقم: ٧٨، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٥ / ٢٨٥، الرقم: ٢٦١٢٧، وأبويعلى فى المسند، ١١ / ٢٦٠، الرقم: ٦٣٧٣، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٢ / ٢٨٢، الرقم: ١٧٧٠، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١ / ٦٥، الرقم: ١٧٧۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم حاصل کیا جس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کی جاتی ہے لیکن (اگر) وہ یہ علم حصولِ دنیا کے لئے سیکھتا ہے تو قیامت کے روز وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔''

٤٦٥ / ٥۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَجُلاَنِ: أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ، كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ اللهَ، وَمَلَائِكَتَهُ، وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ، وَالْأَرْضِيْنَ، حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ، لَيُصَلُّوْنَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالدَّارِمِيُّ.

''حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا: جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عابد پر عالم کی فضیلت اسی طرح ہے جس طرح میری فضیلت تم میں سے ایک ادنی (صحابی) پر ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، (تمام) زمین و آسمان والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلیاں (بھی سمندروں، دریاؤں اور تالابوں میں) اس شخص کے لئے رحمت (کی دعا) مانگتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔''

٤٦٦ / ٦۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،

الحديث رقم ٥: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: العلم عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ماجاء فی فضل الفقه على العبادة، ٥ / ٥٠، الرقم: ٢٦٨٥، والدارمی فی السنن، ١ / ١٠٠، الرقم: ٢٨٩، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٨ / ٢٣٣، الرقم: ٧٩١١، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١ / ٥٦، الرقم: ١٣٠۔

الحديث رقم ٦: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: العلم عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ماجاء فی فضل الفقه على العبادة، ٥ / ٤٨، الرقم: ٢٦٨٢، وأبو حنيفة فی المسند، ١ / ٥٧، وأبوداود فی السنن، كتاب: العلم، باب: الحث على طلب العلم، ٣ / ٣١٧، الرقم: ٣٦٤١، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١ / ٨١، الرقم: ٢١٧٢٣، والدارمی فی المسند، ١ / ١١٠، الرقم: ٣٤٢، ←

يَقُولُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا، رِضَاءً لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ، كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا، وَلَا دِرْهَمًا، إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَ بِهِ، أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيفَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی طلبِ علم میں کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے۔ اور بیشک فرشتے طالبِ علم کی رضا کے حصول کے لئے اس کے پاؤں تلے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ اور عالم کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں بھی مغفرت طلب کرتی ہیں۔ اور عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے۔ اور بے شک علماء انبیاء کرام علیھم السلام کے وارث ہیں۔ بے شک انبیاءِ کرام کی وراثت درہم و دینار نہیں ہوتی بلکہ ان کی میراث علم ہے پس جس نے اسے پایا اسے (وراثتِ انبیاء سے) بہت بڑا حصہ مل گیا۔“

٤٦٧ / ٧۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

.... والطبراني في مسند الشامين، ٢ / ٢٢٤، الرقم: ١٢٣١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢ / ٢٦٢، الرقم: ١٦٩٦۔١٦٩٧، والمحاملي في الأمالي، ١ / ٣٣٠، الرقم: ٣٥٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ٥١، الرقم: ١٠٦۔

الحديث رقم ٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في فضل الفقه على العبادة، ٥ / ٤٨، الرقم: ٢٦٨١، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١ / ٨١، الرقم: ٢٢٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦ / ١٩٤، الرقم: ٦١٦٦، وفي مسند الشاميين، ٢ / ١٦١، الرقم: ١١٠٩، وفي المعجم الكبير، ١١ / ٧٨، الرقم: ١١٠٩٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢ / ٢٦٦۔٢٦٧، الرقم: ١٧١٢۔١٧١٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ٥٧، الرقم: ١٣٦۔

فَقِيْهٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وفي رواية. وَلِكُلِّ شَيءٍ عِمَادٌ وَعِمَادُ هَذَا الدِّيْنِ الْفِقْهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک فقیہ، ایک ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت اور بھاری ہے۔

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ ہر ایک شے کا ستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون (علم) فقہ ہے۔''

٤٦٨ / ٨۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ فِي الْأَرْضِ كَمَثَلِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ يُهْتَدَى بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ فَإِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُوْمُ أَوْشَكَ أَنْ تَضِلَّ الْهُدَاةُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علمائے کرام زمین میں ان ستاروں کی طرح ہیں جن کے ذریعے بحر و بر کے اندھیروں میں راہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ اور اگر ستارے غروب ہو جائیں تو قریب ہے کہ (مسافروں کو راستہ دکھانے والے) راہنما بھٹک جائیں۔ (یعنی علماء کرام نہیں ہوں گے تو عوام گمراہ ہو جائیں گے)۔''

٤٦٩ / ٩۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ: فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَلِكَ حُجَّةُ اللهِ عَلَى ابْنِ آدَمَ.

الحديث رقم ٨: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ١٥٧، الرقم: ١٢٦٢١، والديلمى فى مسند الفردوس، ٤/ ١٣٤، الرقم: ٦٤١٨، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/ ٣٤٣، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/ ٥٦، الرقم: ١٢٨، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ١/ ١٢١-١٢٢.

الحديث رقم ٩: أخرجه الدارمى فى السنن، ١/ ١١٤، الرقم: ٣٦٤، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٢/ ٢٩٤، الرقم: ١٨٢٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ←

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

وفي رواية: **اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ: فَعِلْمٌ ثَابِتٌ فِي الْقَلْبِ وَعِلْمٌ فِي اللِّسَانِ فَذَلِکَ حُجَّةٌ عَلَى عِبَادِهِ.** رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علم دو (طرح کے) ہیں: ایک علم دل میں ہوتا ہے اور یہ علم نافع ہے اور ایک علم زبان پر ہوتا ہے یہ (علم) بنی آدم پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ علم دو (طرح کے) ہیں: ایک علم دل میں راسخ ہوتا ہے اور ایک علم زبان پر (جاری ہوتا) ہے پس یہ علم اللہ تعالیٰ کے بندوں پر حجت ہے (یعنی اگر صحیح عمل نہیں کریں گے تو یہ ان کے خلاف گواہ ہو گا)۔‘‘

...... ١/ ٥٨، الرقم: ١٣٩-١٤٠، والديلمي عن عائشة رضى الله عنها في مسند الفردوس، ٣/ ٦٨، الرقم: ٤١٩٤، وابن عمر الأزدي في مسند الربيع، ١/ ٣٦٥، الرقم: ٩٤٧، وابن المبارك في الزهد، ١/ ٤٠٧، الرقم: ١١٤١، والحكيم الترمذي نحوه في نوادر الأصول، ٣/ ٤٢، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/ ٣٤٣، والمناوي في فيض القدير، ٤/ ٣٩٠.

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ وَالذَّاكِرِيْنَ

﴿ذِکرِ الٰہی اور ذاکرین کی فضیلت کا بیان﴾

۴۷۰/ ۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَ إِنْ تَقرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَ إِنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ خفی) کرے تو میں بھی اپنی (شایانِ شان) اپنے دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ جلی) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت (یعنی فرشتوں) میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں

الحديث رقم ۱۰: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: ويحذركم الله نفسه، ۶/ ۲۶۹۴، الرقم: ۶۹۷۰، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ۴/ ۲۰۶۱، الرقم: ۲۶۷۵، والترمذی فی السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: فی حسن الظن بالله عزوجل، ۵/ ۵۸۱، الرقم: ۳۶۰۳، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والنسائی فی السنن الكبرى، ۴/ ۴۱۲، الرقم: ۷۷۳۰، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل العمل، ۲/ ۱۲۵۵، الرقم: ۳۸۲۲۔

اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔‘‘

٤٧١ / ١١۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے ربّ کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ (دلوں) کی سی ہے۔‘‘

٤٧٢ / ١٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنهما أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللهَ ﷻ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ

الحديث رقم ١١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: فضل ذكر الله ﷻ، ٥ / ٢٣٥٣، الرقم: ٦٠٤٤، ومسلم فی الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب صلاة النافلة فی بيته وجواز ها فی المسجد، ١ / ٥٣٩، الرقم: ٧٧٩، ولفظه: مثل البيت الذي يذكر الله فيه والبيت الذي لا يذكر الله فيه، وابن حبان فی الصحيح، ٣ / ١٣٥، الرقم: ٨٥٤، وأبويعلى فی المسند، ١٣ / ٢٩١۔ ٢٩٢، الرقم: ٧٣٠٦، والبيهقی فی شعب الإيمان، ١ / ٤٠١، الرقم: ٥٣٦۔

الحديث رقم ١٢: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ٤ / ٢٠٧٤، الرقم: ٢٧٠٠، والترمذی فی السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی القوم يجلسون فيذكرون الله ﷻ ما لهم من الفضل، ٥ / ٤٥٩، الرقم: ٣٣٧٨، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل الذكر، ٢ / ١٢٤٥، الرقم: ٣٧٩١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٩٢، الرقم: ١١٨٩٣، وابن حبان فی الصحيح، ٣ / ١٣٦، الرقم: ٨٥٥، وأبويعلى فی المسند، ١١ / ٢٠، الرقم: ٦١٥٩، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ٦٠، الرقم: ٢٩٤٧٥، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢ / ١٣٧، الرقم: ١٥٠٠، والطيالسی فی المسند، ١ / ٢٩٦، الرقم: ٢٢٣٣، والبيهقی فی شعب الإيمان، ١ / ٣٩٨، الرقم: ٥٣٠، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٦٢، الرقم: ٢٣٢٨۔

فِيمَنْ عِنْدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں نے گواہی دی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھتے ہیں فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمتِ الٰہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ کا نزول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی بارگاہ کے حاضرین میں کرتا ہے۔‘‘

٤٧٣ / ١٣۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ سُئِلَ: أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: الذَّاكِرُوْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمِنَ الْغَازِي فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتَّى يَنْكَسِرَ، وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُوْنَ اللهَ أَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوسعید خدری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: (یا رسول اللہ!) کون سے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ میں افضل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی (زیادہ افضل ہوں گے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) اگر کوئی شخص اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے پھر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اُس سے ایک درجہ افضل ہیں۔‘‘

الحديث رقم ١٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: منه (٥)، ٥ / ٤٥٨، الرقم: ٣٣٧٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٧٥، الرقم: ١١٧٣٨، والبيهقی فی شعب الإيمان، ١ / ٤١٩، الرقم: ٥٨٩، وأبويعلی فی المسند، ٢ / ٥٣٠، الرقم: ١٤٠١، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٥٤، الرقم: ٢٢٩٦۔

٤٧٤ / ١٤۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوا عَدُوَّكُمْ، فَتَضْرِبُوْا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَی. قَالَ: ذِكْرُ اللهِ تَعَالَی، قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ: مَا شَيْئٌ أَنْجَی مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

”حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے سب سے اچھا ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں بہتر اور پاکیزہ ہے۔ تمہارے درجات میں سب سے بلند ہے۔ تمہارے سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہے، اور تمہارے دشمن کا سامنا کرنے یعنی جہاد سے بھی بہتر ہے درآنحالیکہ تم انہیں قتل کرو اور وہ تمہیں قتل کریں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: (ذکرِ الٰہی سے بڑھ کر) کوئی چیز ایسی نہیں جو عذابِ الٰہی سے نجات دلانے والی ہو۔“

٤٧٥ / ١٥۔ عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالذِّكْرَ تُضَاعَفُ عَلَی النَّفَقَةِ فِي سَبِيْلِ اللهِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ.

الحديث رقم ١٤: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: منه (٦)، ٥/ ٤٥٩، الرقم: ٣٣٧٧، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل الذكر، ٢/ ١٢٤٥، الرقم: ٣٧٩٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥/ ٢٣٩، الرقم: ٢٢١٣٢، والحاكم فی المستدرك، ١/ ٦٧٣، الرقم: ١٨٢٥، والبيهقي فی شعب الإيمان، ١/ ٣٩٤، الرقم: ٥١٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢/ ٢٥٣، الرقم: ٢٢٩٤، وَقَالَ الْمُنْذَرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ۔

الحديث رقم ١٥: أخرجه أبو داود فی السنن، كتاب: الجهاد، باب: فی تضعيف الذكر فی سبيل، ٣/ ٨، الرقم: ٢٤٩٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ٤٣٨، الرقم: ١٥٦١٣، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٠/ ١٨٦، الرقم: ٤٠٥، والديلمی ←

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک نماز، روزہ اور ذِکرِ الٰہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے پر بھی سات سو گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔‘‘

٤٧٦ / ١٦۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللهِ حَتَّى يَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلَى.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔‘‘

٤٧٧ / ١٧۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا، يَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ: إِنَّكُمْ تُرَاؤُوْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں۔‘‘

------ فی مسند الفردوس، ٢ / ٢٤٩، الرقم: ٣١٧١، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ١٦٢، الرقم: ١٩٣٥، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٥ / ٢٨٢، وابن كثير فی تفسير القرآن العظيم، ٣ / ١٣٤.

الحديث رقم ١٦: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٦٨، الرقم: ١١٦٧١، ٣ / ٧١، الرقم: ١١٦٩٢، وابن حبان فی الصحيح، ٣ / ٩٩، الرقم: ٨١٧، والحاكم فی المستدرك، ١ / ٦٧٧، الرقم: ١٨٣٩، وأبويعلى فی المسند، ٢ / ٥٢١، الرقم: ١٣٧٦، والبيهقی فی شعب الإيمان، ١ / ٣٩٧، الرقم: ٥٢٦، والديلمی فی مسند الفردوس، ١ / ٧٢، الرقم: ٢١٢، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١ / ٤٤٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٥٦، الرقم: ٢٣٠٤.

الحديث رقم ١٧: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١٢ / ١٦٩، الرقم: ١٢٧٨٦، وأبو نعيم فی حلية الأولياء، ٣ / ٨١، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١ / ٤٤٤، والمناوی فی فيض القدير، ١ / ٤٥٦.

٤٧٨ / ١٨۔ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللهِ حَتَّى يَقُوْلَ الْمُنَافِقُوْنَ: إِنَّكُمْ مُرَاؤُوْنَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو جوزا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں۔‘‘

٤٧٩ / ١٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ عزوجل: مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَلْتَمِسُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، يَجْتَمِعُوْنَ عِنْدَ الذِّكْرِ، فَإِذَا مَرُّوْا بِمَجْلِسٍ عَلَا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ حَتَّى يَبْلُغُوا الْعَرْشَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کی باقاعدہ ذمہ داری یہی ہے کہ وہ صرف مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں اور مجالس ذکر میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پس جب وہ کسی مجلسِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو (اس مجلس میں اتنی کثرت سے شرکت کرتے ہیں کہ) تہہ در تہہ عرش تک پہنچ جاتے ہیں۔‘‘

٤٨٠ / ٢٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا

الحديث رقم ١٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٣٩٧، الرقم: ٥٢٧ والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٢٥٦، الرقم: ٢٣٠٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٧٦، والمناوي في فيض القدير، ٢/ ٨٥۔

الحديث رقم ١٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل مجالس الذكر، ٤/ ٢٠٦٩، الرقم: ٢٦٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٥٨، الرقم: ٨٦٨٩۔ ٨٧٠٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ٢٤٤، الرقم: ٥٥٢٣۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: (٨٥)، ٥/ ٥٣٢، الرقم: ٣٥١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٥٠، الرقم: ٢٥٤٥، وأبو يعلى في المسند، ٦/ ١٥٥، الرقم: ٣٤٣٢، والبيهقي في ←

مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا، قَالُوْا: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: حِلَقُ الذِّكْرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو (ان میں سے) خوب کھایا کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) جنت کی کیاریاں کون سی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ذِکر الٰہی کے حلقہ جات۔‘‘

۴۸۱ / ۲۱۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَقُوْلُ اللهُ عزوجل: أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرمائے گا: دوزخ میں سے ایسے شخص کو نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا کبھی کسی مقام پر مجھ سے ڈرا۔‘‘

۴۸۲ / ۲۲۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَيَبْعَثَنَّ اللهُ أَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوْهِهِمُ النُّوْرُ عَلَى مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ، يَغْبِطُهُمُ

...... شعب الإيمان، ۱ / ۳۹۸، الرقم: ۵۲۹، والديلمی فی مسند الفردوس، ۱ / ۲۶۸، الرقم: ۱۰۴۴، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۲ / ۲۶۲، الرقم: ۲۳۲۹۔

الحديث رقم ۲۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: صفة جهنم عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ماجاء أن للنار نفسين، ۴ / ۷۱۲، الرقم: ۲۵۹۴، والحاکم فی المستدرک، ۱ / ۱۴۱، الرقم: ۲۳۴، وقال الحاکم: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، ۵ / ۲۴۴، الرقم: ۸۰۸۴، وابن أبی عاصم فی کتاب السنة، ۲ / ۴۰۰، الرقم: ۸۳۳، والبيهقی فی الاعتقاد، ۱ / ۲۰۱۔

الحديث رقم ۲۲: أخرجه المنذری فی الترغيب والترهيب، ۲ / ۲۶۲، الرقم: ۲۳۶۲: ۴ / ۱۲، الرقم: ۴۵۸۳، وقال المنذری: رواه الطبرانی بإسنادٍ حَسَنٍ، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰ / ۷۷، وَقَالَ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادِ حَسَنٍ، والسيوطی فی الدر المنثور، ۱۰ / ۳۶۸۔

النَّاسُ لَيُسُوْا بِأَنْبِيَاءٍ وَلَا شُهَدَاءَ، قَالَ: فَجَثَى أَعْرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ حَلِّهِمْ لَنَا نَعْرِفْهُمْ. قَالَ: هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتَّى وَ بِلَادٍ شَتَّى يَجْتَمِعُوْنَ عَلَى ذِكْرِ اللهِ يَذْكُرُوْنَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ.

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہرے پُرنور ہوں گے، وہ موتیوں کے منبروں پر (بیٹھے) ہوں گے، لوگ انہیں دیکھ کر رشک کریں گے، نہ تو وہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی اپنے گھٹنے کے بل بیٹھ کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے سامنے ان کا حلیہ بیان فرمائیں تاکہ ہم انہیں جان لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔‘‘

٤٨٣ / ٢٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا غَنِيمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ؟ قَالَ: غَنِيمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ الْجَنَّةُ الْجَنَّةُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مجالسِ ذکر کی غنیمت (یعنی نفع) کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجالسِ ذکر کی غنیمت جنت ہے جنت ہے۔‘‘

٤٨٤ / ٢٤۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه، قَالَ: إِنَّ الَّذِيْنَ لَا تَزَالُ أَلْسِنَتُهُمْ

الحديث رقم ٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل، ٢ / ١٧٧، الرقم: ٦٦٥١، ٦٧٧٧، والطبرانى فى مسند الشاميين، ٢ / ٢٧٣، الرقم: ١٣٢٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٦١، الرقم: ٢٣٢٤ والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠ / ٧٨، المناوى فى فيض القدير، ٤ / ٤٠٧، والسيوطى فى الدر المنثور، ١ / ٣٦٦.

الحديث رقم ٢٤: أخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف، ٧ / ١١١، الرقم: ٣٤٥٨٧، ←

رَطَبَةً مِنْ ذِكْرِ اللهِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَهُمْ يَضْحَكُوْنَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جن لوگوں کی زبانیں ہمیشہ ذِکرِ الٰہی سے تر رہتی ہیں وہ مسکراتے ہوئے جنت میں داخل ہوں گے۔''

٤٨٥ / ٢٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ لَيَرَوْنَ بُيُوْتَ أَهْلِ الذِّكْرِ تَضِيءُ لَهُمْ كَمَا تَضِيءُ الْكَوَاكِبُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آسمان والے اہل ذِکر کے گھروں کو ایسے روشن دیکھتے ہیں جیسے زمین والے ستاروں کو روشن دیکھتے ہیں۔''

٤٨٦ / ٢٦۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم، قَالَ: يَقُوْلُ الرَّبُّ عزوجل يَوْمَ الْقِيَامَةِ: سَيُعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ مِنْ أَهْلُ الْكَرَمِ؟ فَقِيْلَ: وَمَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ.

...... ٣٥٠٥٢، وأبو نعيم فی حلية الأولياء، ١ / ٢١٩، وابن المبارك فی الزهد، ١ / ٣٩٧، وابن أبی عاصم فی الزهد، ١ / ١٣٦، وابن الجوزی فی صفوة الصفوة، ١ / ٦٣٩، والسيوطی فی الدر المنثور، ١ / ٣٦٦، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١ / ٤٤٥۔

الحديث رقم ٢٥: أخرجه ابن أبي شيبة فی المصنف، ٧ / ١٧٠، الرقم: ٣٠٥٥٥، وابن حبان فی طبقات المحدثين، ٤ / ٢٨٢، الرقم: ٦٦٨، والسيوطی فی الدر المنثور، ١ / ٣٦٧۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٦٨، الرقم: ١١٦٧٠، ١١٧٤٠، وابن حبان فی الصحيح، ٣ / ٩٨، الرقم: ٨١٦، وأبو يعلی فی المسند، ٢ / ٥٣١، الرقم: ١٤٠٣، والبيهقی فی شعب الإيمان، ١ / ٤٠١، الرقم: ٥٣٥، والديلمی فی مسند الفردوس، ٥ / ٢٥٣، الرقم: ٨١٠٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٥٩، الرقم: ٢٣١٨۔

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: قیامت کے دن اکٹھا ہونے والوں کو پتہ چلے گا کہ بزرگی اور سخاوت والے کون لوگ ہیں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! بزرگی والے کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مساجد میں مجالسِ ذِکر منعقد کرنے والے۔''

٤٨٧ / ٢٧۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوْا يَذْكُرُوْنَ اللهَ لَا يُرِيْدُوْنَ بِذَلِكَ إِلَّا وَجْهَهُ، إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَكُمْ، قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کچھ لوگ محض اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کی خاطر اجتماعی طور پر اس کا ذکر کرتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! تمہیں بخش دیا گیا ہے، تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔''

٤٨٨ / ٢٨۔ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُوْنَ اللهَ عزوجل فِيْهِ فَيَقُوْمُوْنَ حَتَّى يُقَالَ لَهُمْ: قُوْمُوْا قَدْ غَفَرَ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَبُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

الحديث رقم ٢٧: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١٤٢، الرقم: ١٢٤٧٦، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢ / ١٥٤، الرقم: ١٥٥٦، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١ / ٤٠١، الرقم: ٥٣٤، ٦٩٤، وأبو يعلى فى المسند، ٧ / ١٦٧، الرقم: ٤١٤١، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦ / ٦٠، الرقم: ٢٩٤٧٧، ٧ / ٢٤٤، الرقم: ٣٥٧١٣، وابن أبى عاصم فى كتاب الزهد، ١ / ٢٠٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٦٠، الرقم: ٢٣٢٠، وقال: رواه أحمد ورواته محتج بهم۔

الحديث رقم ٢٨: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ٦ / ٢١٢، الرقم: ٦٠٣٩، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١ / ٤٥٤، الرقم: ٦٩٥، والمنذرى الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٦٠، الرقم: ٢٣٢١، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠ / ٧٦۔

’’حضرت سہیل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب لوگ مجلسِ ذکر میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر (کرنے کے بعد اس مجلس سے) اٹھتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ بخش دیئے ہیں اور تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔‘‘

٤٨٩ / ٢٩۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ ذَکَرَ اللهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةٍ حَتَّى يُصِيْبَ الْأَرْضَ مِنْ دُمُوْعِهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ اللهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کے خوف سے اس کی آنکھیں اس قدر اشک بار ہوئیں کہ زمین تک اس کے آنسو پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن عذاب نہیں دے گا۔‘‘

٤٩٠ / ٣٠۔ عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّ رَجُـلًا سَأَلَهُ، فَقَالَ: أَيُّ الْجِهَادِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَکْثَرُهُمْ ِللهِ تَبَارَکَ وَتَعَالَى ذِکْرًا، قَالَ: فَأَيُّ الصَّائِمِيْنَ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَکْثَرُهُمْ ِللهِ تَبَارَکَ وَتَعَالَى ذِکْرًا، ثُمَّ ذَکَرَ لَنَا الصَّـلَاةَ وَالزَّکَاةَ وَالْحَجَّ وَالصَّدَقَةَ، کُلُّ ذَلِکَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَکْثَرُهُمْ ِللهِ تَبَارَکَ وَتَعَالَى ذِکْرًا. فَقَالَ: أَبُوْبَکْرٍ رضی اللہ عنہ لِعُمَرَ رضی اللہ عنہ: يَا أَبَا حَفْصٍ ذَهَبَ الذَّاکِرُوْنَ بِکُلِّ خَيْرٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَجَلْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ٢٩: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ٤/ ٢٨٩، الرقم: ٧٦٦٨، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢/ ١٧٨، الرقم: ١٦٤١، ٦١٧٠، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/ ١١٣، الرقم: ٥٠٢٣۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ٤٣٨، الرقم: ١٥٦٩٩، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٢٠/ ١٨٦، الرقم: ٤٠٧، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢/ ٢٥٧، الرقم: ٢٣٠٩، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١/ ٧٤۔

’’حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے سوال کیا: کس جہاد کا سب سے زیادہ اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بندے کا جہاد جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا ہے، اس نے سوال کیا: کس روزہ دار کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے لئے نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کا ذکر کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ان سب عبادتوں میں اس کا اجر سب سے زیادہ اسے ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والا ہو گا۔ (یہ سن کر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوحفص! ذکر کرنے والے تمام بھلائی لے گئے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں (ابوبکر تو سچ کہہ رہا ہے)۔‘‘

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کی فضیلت کا بیان﴾

٤٩١۔ ٣١/۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتا ہے۔ اور امام ترمذی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: اوراللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں بھی اس (درود پڑھنے) کے بدلے میں لکھ دیتا ہے۔‘‘

٤٩٢۔ ٣٢/۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ

الحديث رقم ٣١: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الصلاة على النبي ﷺ بهذا التشهد، ١/٣٠٦، الرقم: ٤٠٨، والترمذى فى السنن، أبواب: الوتر عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في فضل الصلاة على النبى ﷺ، ٢/٣٥٣، ٣٥٤، الرقم: ٤٨٤۔٤٨٥، والنسائى فى السنن، كتاب: السهو، باب: الفضل فى الصلاة على النبى ﷺ، ٣/٥٠، الرقم: ١٢٩٦، وفى السنن الكبرى، ١/٣٨٤، الرقم: ١٢١٩، والدارمى فى السنن، ٢/٤٠٨، الرقم: ٢٧٧٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٣٧٥، الرقم: ٨٨٦٩۔ ١٠٢٩٢، وابن حبان فى الصحيح، ٣/١٨٧، الرقم: ٩٠٦، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٢/٢٥٣، الرقم: ٨٧٠٢، والطبرانى فى المعجم الصغير، ٢/١٢٦، الرقم: ٨٩٩، وأبويعلى بإسناده فى المسند، ١١/٣٨٠، الرقم: ٦٤٩٥، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٢/٢١١، الرقم: ١٥٥٩، وأبو عوانة فى المسند، ١/٥٤٦، الرقم: ٢٠٤٠۔

الحديث رقم ٣٢: أخرجه النسائى فى السنن، كتاب: السهو، باب: الفضل في الصلاة على النبى ﷺ، ٤/٥٠، الرقم: ١٢٩٧، وفى السنن الكبرى، ١/٣٨٥، الرقم: ←

صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور اس کے لئے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔''

٤٩٣ / ٣٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں میں سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو (اس دنیا میں) ان میں سے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہے۔''

------ ١٢٢٠ / ١٠١٩٤، وفی عمل اليوم والليلة، ١ / ٢٩٦، الرقم: ٣٦٢، والبخاری فی الأدب المفرد، ١ / ٢٢٤، الرقم: ٦٤٣، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٢ / ٢٥٣، والرقم: ٨٧٠٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ١٠٢، الرقم: ١٢٠١٧، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٢ / ٢١٠، الرقم: ١٥٥٤، والحاكم فی المستدرك، ١ / ٧٣٥، الرقم: ٢٠١٨۔

الحديث رقم ٣٣: أخرجه الترمذی فی السنن أبواب: الوتر عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی فضل الصلاة على النبی ﷺ، ٢ / ٣٥٤، الرقم: ٤٨٤، وابن حبان فی الصحيح، ٣ / ١٩٢، الرقم: ٩١١، والبيهقی فی السنن الكبری، ٣ / ٢٤٩، الرقم: ٥٧٩١، وفی شعب الإيمان، ٢ / ٢١٢، الرقم: ١٥٦٣، وأبويعلی فی المسند، ٨ / ٤٢٧، الرقم: ٥٠١١، والديلمی فی مسند الفردوس، ١ / ٨١، الرقم: ٢٥٠، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٢٧، الرقم: ٢٥٧٥۔

٤٩٤ / ٣٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُوْنِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبداللہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلا شبہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں بعض گشت کرنے والے فرشتے ہیں جو مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔‘‘

٤٩٥ / ٣٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوْحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

الحديث رقم ٣٤: أخرجه النسائى فى السنن كتاب: السهو، باب: السلام على النبى ﷺ، ٣ / ٤٣، الرقم: ١٢٨٢، وفى السنن الكبرى، ١ / ٣٨٠، الرقم: ١٢٠٥، ٦ / ٢٢، الرقم: ٩٨٩٤، وفي عمل الليوم والليلة، ١ / ٦٧، الرقم: ٦٦، والدارمى فى السنن، ٢ / ٤٠٩، الرقم: ٢٧٧٤، وابن حبان فى الصحيح، ٣ / ١٩٥، الرقم: ٩١٤، والحاكم فى المستدرك، ٢ / ٤٥٦، الرقم: ٣٥٧٦، والبزار فى المسند، ٥ / ٣٠٧، الرقم: ٤٢١٠، ٤٣٢٠، وأبويعلى فى المسند، ٩ / ١٣٧، الرقم: ٥٢١٣، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٠ / ٢١٩، الرقم: ١٠٥٢٨۔ ١٠٥٣٠، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٢ / ٢١٧، الرقم: ١٥٨٢، وابن شيبة فى المصنف، ٢ / ٢٥٣، الرقم: ٨٧٠٥، ٣١٧٢١، وعبد الرزاق فى المصنف، ٢ / ٢١٥، الرقم: ٣١١٦، والشاشى فى المسند، ٢ / ٢٥٢، ، الرقم: ٨٢٥۔ ٨٢٦، وابن حيان فى العظمة، ٣ / ٩٩٠، الرقم: ٥١٣، وابن المبارك فى الزهد، ١ / ٣٦٤، الرقم: ١٠٢٨، والديلمى عن أبى هريرة ﷺ فى مسند الفردوس، ١ / ١٨٣، الرقم: ٦٨٦، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٢٦، الرقم: ٢٥٧٠۔

الحديث رقم ٣٥: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: المناسك، باب: زيارة القبور، ٢ / ٢١٨، الرقم: ٢٠٤١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٥٢٧، الرقم: ١٠٨٦٧، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٣ / ٢٦٢، الرقم: ٣٠٩٢، ٩٣٢٩، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٥ / ٢٤٥، الرقم: ١٠٠٥٠، وفى شعب الإيمان، ٢ / ٢١٧، الرقم: ٤١٨١۔ ٤١٦١، وابن راهويه فى المسند، ١ / ٤٥٣، الرقم: ٥٢٦، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٢٦، الرقم: ٢٥٧٣، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠ / ١٦٢۔

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (میری امت میں سے کوئی شخص) ایسا نہیں جو مجھ پر سلام بھیجے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری روح واپس لوٹا دی ہوئی ہے یہاں تک کہ میں ہر سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔‘‘

٤٩٦ / ٣٦۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیجا کرو، بیشک تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔‘‘

٤٩٧ / ٣٧۔ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ يُرَى فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: إِنَّهُ جَاءَنِي جِبْرِيْلُ عليه السلام، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّکَ يَقُوْلُ: أَمَا يُرْضِيْکَ يَا مُحَمَّدُ، أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْکَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِکَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْکَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِکَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ تشریف لائے۔

الحديث رقم ٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل عن أبي هريرة رضی الله عنه في المسند، ٢/ ٣٦٧، الرقم: ٨٧٩٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/ ٨٢، الرقم: ٢٧٢٩، وفي المعجم الأوسط، ١/ ١٧، الرقم: ٣٦٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/ ١٥، الرقم: ٧٣٠٧ والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٣٢٦، الرقم: ٢٥٧١۔

الحديث رقم ٣٧: أخرجه النسائي في السنن كتاب: السهو، باب: الفضل في الصلاة على النبي ﷺ ٣/ ٥٠، الرقم ١٢٩٥، والدارمي في السنن ٢/ ٤٠٨، الرقم: ٢٧٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٣٠، وابن المبارك في كتاب الزهد، ١/ ٣٦٤، الرقم: ١٠٦٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/ ١٠٠، الرقم: ٤٧٢٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ٢٥٢، الرقم: ٨٦٩٥۔

آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر خوشی ظاہر ہو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: آپ کا رب فرماتا ہے: اے محمد! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے، میں اس پر دس رحمتیں بھیجوں؟ اور آپ کی امت میں سے کوئی آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں۔‘‘

٤٩٨ / ٣٨۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه، قَالَ: إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْئٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّکَ ﷺ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ یقیناً دعا اس وقت تک زمین اور آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اس میں سے کوئی بھی چیز اوپر نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبی مکرم ﷺ پر درود نہ پڑھ لو۔‘‘

٤٩٩ / ٣٩۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: کُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتَّى يُصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ، وَآلِ مُحَمَّدٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر دعا اس وقت تک پردہ حجاب میں رہتی ہے جب تک حضور نبی اکرم ﷺ پر اور آپ ﷺ کے اہلِ بیت پر درود نہ بھیجا جائے۔‘‘

الحديث رقم ٣٨: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی فضل الصلاة علی النبی ﷺ، ٢ / ٣٥٦ الرقم ٤٨٦، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٣٠، الرقم: ٢٥٩٠۔

الحديث رقم ٣٩: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ١ / ٢٢٠، الرقم: ٧٢١، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٢ / ٢١٦، الرقم: ١٥٧٥، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٣٠، الرقم: ٢٥٨٩ وقال رواته ثقات، والديلمی فی مسند الفردوس، ٣ / ٢٥٥، الرقم: ٤٧٥٤، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ١٦٠۔

٥٠٠ / ٤٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما، قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَاحِدَةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ سَبْعِيْنَ صَلَاةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو حضور نبی اکرم ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر مرتبہ (بصورتِ رحمت) درود بھیجتے ہیں۔“

٥٠١ / ٤١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي مَجْلِسٍ فَتَفَرَّقُوْا مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں اکٹھے ہوئے اور پھر (اس مجلس میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھے بغیر وہ منتشر ہو گے تو وہ مجلس ان کے لئے قیامت کے روز باعث حسرت (و باعثِ خسارہ) بننے کے سوا اور کچھ نہیں ہو گی۔“

٥٠٢ / ٤٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا قَعَدَ قَوْمٌ

الحديث رقم ٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ١٧٢، ١٨٧، الرقم: ٦٦٠٥۔ ٦٧٥٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٢٥، الرقم: ٢٥٦٦ وقال: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ١٦٠، وقال: رواه أحمد وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

الحديث رقم ٤١: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٣٥١، الرقم: ٥٩٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٤٤٦، الرقم: ٩٧٦٣، وابن المبارك فی الزهد، ١ / ٣٤٢، الرقم: ٩٦٢، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ٧٩ وقال الهيثمي: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح۔

الحديث رقم ٤٢: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٣٥٢، الرقم: ٥٩١، وابن أبی عاصم فی كتاب الزهد، ١ / ٢٧، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٦٣، ←

مَقْعَدًا لَا يَذْكُرُوْنَ اللهَ فِيهِ وَيُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ إِنْ أُدْخِلُوا الْجَنَّةَ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم کسی بیٹھنے کی جگہ (یعنی مجلس میں) بیٹھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجے تو وہ مجلس روزِ قیامت ان کے لئے حسرت (وخسارہ) کا باعث ہونے کے سوا کچھ نہیں ہوگی اگرچہ وہ لوگ جنت میں بھی داخل ہو جائیں (لیکن انہیں ہمیشہ اس بات کا پچھتاوا رہے گا)۔''

٥٠٣ / ٤٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ اللهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَأَسْكَنَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتوں کا نزول فرماتا ہے اور جو شخص مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (یعنی پیشانی پر) منافقت اور آگ (دونوں) سے ہمیشہ کے لئے آزادی لکھ دیتا ہے اور روزِ قیامت اس کا قیام (اور درجہ) شہداء کے ساتھ ہوگا۔''

...... الرقم: ٢٣٣١، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١/ ٥٧٧، الرقم: ٢٣٢٢، وفی مجمع الزوائد، ١٠/ ٧٩۔

الحديث رقم ٤٣: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٧/ ١٨٨، الرقم: ٧٢٣٥، وفی المعجم الصغير، ٢/ ١٢٦، الرقم: ٨٩٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢/ ٣٢٣، الرقم: ٢٥٦٠، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/ ١٦٣۔

٥٠٤ / ٤٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ عَلَيَّ زَكَاةٌ لَكُمْ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْيَعْلَى بِإِسْنَادِهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود پڑھا کرو بلاشبہ (تمہارا) مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے (روحانی و جسمانی) پاکیزگی کا باعث ہے۔“

٥٠٥ / ٤٥۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِيْنَ يُمْسِي عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ.

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اسے قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہوگی۔“

الحديث رقم ٤٤: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٢ / ٢٥٣، الرقم: ٨٧٠٤، وأبو يعلی فی المسند، ١١ / ٢٩٨، الرقم: ٦٤١٤، والحارث فی المسند (زوائد الهيثمی)، ٢ / ٩٦٢، الرقم: ١٠٦٢، وهناد فی الزهد، ١ / ١١٧، الرقم: ١٤٧۔

الحديث رقم ٤٥: أخرجه المنذری فی الترغيب والترهيب، ١ / ٢٦١، الرقم: ٩٨٧، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ١٢٠، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: رواه الطبرانی بإسنادين أحدهما جيد ورجاله وثقوا۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

﴿رات کو قیام کرنے کی فضیلت کا بیان﴾

٥٠٦ / ٤٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ، وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسد (یعنی رشک) صرف دو آدمیوں سے کرنا چاہئے: ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک عطا کیا ہوا اور وہ رات کو نماز میں اس کی تلاوت کرے، دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا ہو وہ اسے رات کی گھڑیوں اور دن کے مختلف حصوں میں (راہِ الٰہی میں) خرچ کرتا رہے۔''

الحديث رقم ٤٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل القرآن، باب: اغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْآنِ، ٤ / ١٩١٩، الرقم: ٤٧٣٧، وفي كتاب: التمني، باب: تَمَنِّي الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ، ٦ / ٢٦٤٣، الرقم: ٦٨٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه، وفضل من تعلم حكمة من فقه أوغيره فعمل بها وعلمها، ١ / ٥٥٨۔ ٥٥٩، الرقم: ٨١٥، والترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ ، باب: ماجاء في الحسد، ٤ / ٣٣٠، الرقم: ١٩٣٦، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الحسد، ٢ / ١٤٠٨، الرقم: ٤٢٠٩، وابن حبان في الصحيح، في الصحيح، ١ / ٣٣٢، الرقم: ١٢٥، ١٢٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥ / ٢٧، الرقم: ٨٠٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٨، الرقم: ٤٥٥٠، ٤٩٢٤، ٥٦١٨، ٦٤٠٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢ / ٣٧٥، الرقم: ٢٢٧١۔٢٦٨٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ١٥٣، الرقم: ٣٠٢٨١۔ ٣٠٢٨٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤ / ١٨٨، الرقم: ٧٦١٥۔ ٧٦١٦، وأبويعلى في المسند، ٩ / ٢٩١، الرقم: ٥٤١٧۔

٥٠٧ / ٤٧۔ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَذٰلِکَ کُلَّ لَيْلَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: رات کو ایک ایسی ساعت بھی آتی ہے جس میں کوئی مسلمان اللہ عزوجل سے دنیا و آخرت کی کوئی بھی چیز مانگے، اللہ تعالیٰ اسے وہی عنایت فرما دیتا ہے اور یہ ساعت ہر رات آتی ہے۔“

٥٠٨ / ٤٨۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلَيْکُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَکُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَکُمْ إِلَى رَبِّکُمْ، وَمَکْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الإِثْمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ أَصَحُّ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رات کا قیام اپنے اوپر لازم کر لو کہ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے لیے قرب خداوندی کا باعث ہے، برائیوں کو مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔“

٥٠٩ / ٤٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ

الحديث رقم ٤٧: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: : صلاة المسافرين وقصرها، باب: فی الليل ساعة مستجاب فيها الدعاء، ١ / ٥٢١، الرقم: ٧٥٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٣٣١، الرقم: ١٤٥٨٤، وأبويعلی فی المسند، ٤ / ١٨٩، الرقم: ٢٢٨١، والمنذري فی الترغيب والترهيب، ١ / ٢٤١، الرقم: ٩٧١۔

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الترمذي فی السنن، کتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: فی دعاء النبی ﷺ، ٥ / ٥٥٢، الرقم: ٣٥٤٩، والحاکم فی المستدرک، ١ / ٤٥١، الرقم: ١١٥٦، والبيهقی فی السنن الکبری، ٢ / ٥٠٢، الرقم: ٤٤٢٣، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٨ / ٩٢، الرقم: ٧٧٦٦۔

الحديث رقم ٤٩: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: التطوع، باب: الحث علی قيام الليل، ٢ / ٧٠، الرقم: ١٤٥١، وابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة ←

اللهِ ﷺ: مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص خود رات کو بیدار ہو اور اپنی اہلیہ کو (بھی) بیدار کرے، دونوں دو رکعت نماز مل کر ادا کریں تو ان کا شمار اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور (کثرت سے) ذکر کرنے والی عورتوں میں ہو گا۔‘‘

٥١٠ / ٥٠۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَقْرَبُ مَايَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

------ فيها، باب: ماجاء فيمن أيقظ أهله من الليل، ١/ ٤٢٣، الرقم: ١٣٣٥، والنسائى فى السنن الكبرى، ١/ ٤١٣، الرقم: ١٣١٠، ١١٤٠٦، والحاكم فى المستدرك، ١/ ٤٦١، الرقم: ١١٨٩، ٣٥٦١، وعبد الرزاق فى المصنف، ٣/ ٤٨، الرقم: ٤٧٣٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢/ ٥٠١، الرقم: ٤٤٢٠، وفى السنن الصغرى، ١/ ٤٧٣، الرقم: ٨٦٩، وفى شعب الإيمان، ٣/ ١٢٦، الرقم: ٣٠٨٣، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/ ٢٤٢، الرقم: ٩٢٢۔

الحديث رقم ٥٠: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: (١١٩)، ٥/ ٥٦٩، الرقم: ٣٥٧٩، والنسائى فى السنن، كتاب: المواقيت، باب: النهي عن الصلاة بعد العصر، ١/ ٢٧٩، الرقم: ٥٧٢، وفى كتاب: التطبيق، باب: أقرب مايكون العبد من الله ﷻ، ٢/ ٢٢٦، الرقم: ١١٣٧، وابن خزيمة فى الصحيح، ٢/ ١٨٢، الرقم: ١١٤٧، والحاكم فى المستدرك، ١/ ٤٥٣، الرقم: ١١٦٢، وَقَالَ الحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والبهيقى فى السنن الكبرى، ٣/ ٤، الرقم: ٤٤٣٩، والطبرانى فى مسند الشامين، ١/ ٣٤٩، الرقم: ٦٠٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/ ٢٤٥، الرقم: ٩٣٣۔

’’حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے: اللہ ﷻ اپنے بندے کے سب سے زیادہ نزدیک رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے۔ اگر تم اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہو تو ضرور ہو جاؤ۔‘‘

٥١١ / ٥١۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضي الله عنها عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: يُحْشَرُ النَّاسُ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِي مُنَادٍ فَيَقُوْلُ: أَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافَى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ؟ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن ایک میدان میں اکٹھے کئے جائیں گے اور ایک منادی اعلان کرے گا، جن لوگوں کے پہلو (اپنے رب کی یاد میں) بستروں سے جدا رہتے تھے، وہ کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے، ان کی تعداد بہت کم ہو گی اور وہ جنت میں بغیر حساب و کتاب کے داخل ہوجائیں گے پھر باقی (بچ جانے والے) لوگوں کے حساب وکتاب کا حکم جاری کر دیا جائے گا۔‘‘

٥١٢ / ٥٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

الحديث رقم ٥١: أخرجه البيهقى فى شعب الإيمان، ٣/١٦٩، الرقم: ٣٢٤٤، ٦٩٣، ٣٢٤٦، ونحوه الحاكم فى المستدرك، ٢/٤٣٣، الرقم: ٣٥٠٨، وابن المبارك فى كتاب الزهد، ١/١٠١، الرقم: ٣٥٣، والقرطبى فى الجامع لأحكام القرآن، ١٤/١٠٢، والطبرى فى جامع البيان، ٣٠/١٨٦، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٦١۔

الحديث رقم ٥٢: أخرجه البيهقى فى شعب الإيمان، ٢/٥٥٦، الرقم: ٢٧٠٣، والإسماعيلى فى معجم الشيوخ، ١/٣١٩، الرقم: ٦، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٢/١٢٥، الرقم: ١٢٦٦٢، (إِلَّا وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ) والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/٢٤٣، الرقم: ٩٣٠، وقال المنذرى: رواه ابن أبى الدنيا فى كتاب التهجد، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٧/١٦١۔

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن کے عالم و عامل اور شب زندہ دار (لوگ) میری امت کے اشراف (سردار) ہیں۔“

٥١٣ / ٥٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ لَقَدْ أَعَدَّ اللهُ لِلَّذِيْنَ تَتَجَافَى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ، وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَ لَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، وَلَا يَعْلَمُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ قَالَ: وَنَحْنُ نَقْرَؤُهَا: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة، ٣٢: ١٧]. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تہجد گزاروں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں، کسی کان نے سنی نہیں، کسی انسان کے دل میں ان کا خیال (تک) نہیں آیا، نہ ہی انہیں کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ ہی کوئی نبی مرسل۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بھی قرآن پاک میں اس (مفہوم) کے ہم معنی آیت تلاوت کرتے ہیں: ”سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھے۔“

٥١٤ / ٥٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ

الحديث رقم ٥٣: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٢ / ٤٤٨، الرقم: ٣٥٥٠، وأبن أبى شيبة فى المصنف، ٧ / ٣٤، ١٠٨، الرقم: ٣٤٠٠٣، ٣٤٥٦٨، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١ / ٢٤٦، الرقم: ٩٣٨۔

الحديث رقم ٥٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، أبواب: التهجد، باب: الدُّعاءِ وَ الصَّلَاةِ مِن آخِرِ اللَّيْلِ، ١ / ٣٨٤، الرقم: ١٠٩٤، وفى كتاب: الدعوات، باب: الدُّعاءُ نصفَ اللَّيلِ، ٥ / ٢٣٣٠، الرقم: ٥٩٦٢، وفى كتاب: التوحيد، باب: قول ←

فَيَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو آسمان دنیا پر نزولِ اجلال فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اسے عطا کروں، ہے کوئی جو مجھ سے معافی چاہے کہ اسے بخش دوں۔“

٥١٥ / ٥٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رضی الله عنه قَالَ: وَكَانَ أَوَّلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ كَلَامِهِ ﷺ أَنْ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوْا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

...... اللّٰه تعالى: يريدونَ أَن يُبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ [الفتح: ١٥]، ٦ / ٢٧٢٣، الرقم: ٧٠٥٦، ومسلم فى الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب فى الدعاء والذكر فى آخر الليل والإجابة فيه، ١ / ٥٢١، الرقم: ٧٠٥، والترمذى فى السنن، كتاب: الصلاة عن رسول اللّٰه ﷺ باب: ما جاء فى نُزُولِ الرَّبِّ ﷻ إِلَى السَّماءِ الدُّنيا كُلَّ لَيْلَةٍ، ٢ / ٣٠٧، الرقم: ٤٤٦، وقال أَبُوْعِيْسَى: وَهَذَا أَصَحُّ الرِّوَايَاتِ. وفى كتاب: الدعوات عن رسول اللّٰه ﷺ، باب: (٧٩)، ٥ / ٥٢٦، الرقم: ٣٤٩٨، وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والنسائى فى السنن الكبرى، ٤ / ٤٢٠، الرقم: ٧٧٦٨، ١٠٣١٣، ١٠٣١٤، وابن ماجه فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في أي ساعات اللّيل أفضل، ١ / ٤٣٥، الرقم: ١٣٦٦، ومالك فى الموطأ، ١ / ٢١٤، الرقم: ٤٩٨۔

الحديث رقم ٥٥: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول اللّٰه ﷺ، باب: (٤٢)، ٤ / ٦٥٢، الرقم: ٢٤٨٥، وابن ماجه فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فى قيام الليل، ١ / ٤٢٣، الرقم: ١٣٣٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٤٥١، الرقم: ٢٣٨٣٥۔

وَقَالَا أَبُوعِيسَى وَالْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے پہلا کلام جو میں نے سنا یہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! سلام پھیلاؤ (یعنی کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کیا کرو) کھانا کھلایا کرو، خونی رشتوں کے ساتھ بھلائی کیا کرو اور راتوں کو (اٹھ کر) نماز پڑھا کرو، جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

فَصْلٌ فِي الْمَدَائِحِ النَّبَوِيَّةِ وَإِنْشَادِهَا

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی مدح اور نعت خوانی کا بیان﴾

٥١٦ / ٥٦۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ: إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُکَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، يَقُوْلُ: هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَی وَاشْتَفَی. قَالَ حَسَّانُ:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ ۔۔۔ وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاکَ الْجَزَاءُ

هَجَوْتَ مُحَمَّدً بَرًّا حَنِيْفًا ۔۔۔ رَسُوْلَ اللهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

فَإِنَّ أَبِي وَ وَالِدَهُ وَعِرْضِي ۔۔۔ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْکُمْ وِقَاءُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: (اے حسان) جب تک تم اللہ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ان کا دفاع کرتے

الحديث رقم ٥٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: من أحب أن لا يسب نسبه، ٣ / ١٢٩٩، الرقم: ٣٣٣٨، وفي كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ٤ / ١٥٢٣، الرقم: ٣٩١٤، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ٥ / ٢٢٧٨، الرقم: ٥٧٩٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت ﷺ، ٤ / ١٩٣٤۔ ١٩٣٥، الرقم: ٢٤٨٩۔٢٤٩٠، وابن حبان في الصحيح، ١٣ / ١٠٣، الرقم: ٥٧٨٧، وأبويعلى في المسند، ٧ / ٣٤١، الرقم: ٤٣٧٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥ / ٢٧٣، الرقم: ٢٦٠٢١، والحاكم في المستدرك، ٣ / ٥٥٥، الرقم: ٦٠٦٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠ / ٢٣٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٤ / ٣٨، الرقم: ٣٥٨٢، والبغوى في شرح السنة، ١٢ / ٣٧٧، الرقم: ٣٤٠٨۔

رہو گے روح القدس (جبرائیل علیہ السلام) تمہاری تائید کرتے رہیں گے، نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حسان نے کفارِ قریش کی ہجو کرکے مسلمانوں کو شفا دی (یعنی ان کا دل ٹھنڈا کردیا) اور اپنے آپ کو شفا دی (یعنی اپنا دل ٹھنڈا کیا) حضرت حسان نے (کفار کی ہجو میں) کہا:

’’تم نے محمد ﷺ کی ہجو کی، تو میں نے آپ ﷺ کی طرف سے جواب دیا ہے اور اس کی اصل جزا اللہ ﷻ ہی کے پاس ہے۔‘‘

’’تم نے محمد ﷺ کی ہجو کی، جو نیک اور ادیانِ باطلہ سے اعراض کرنے والے ہیں، وہ اللہ ﷻ کے (سچے) رسول ہیں اور ان کی خصلت وفا کرنا ہے۔‘‘

’’بلا شبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔‘‘

٥١٧ / ٥٧۔ عَنْ عُرْوَةَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُوْلُ: فَإِنَّهُ قَالَ:

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو (سخت) ناپسند فرماتی تھیں کہ ان کے سامنے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا جائے (حضرت حسان بھی ان پر تہمت لگانے والوں میں شامل تھے) فرماتی تھیں (انہیں برا بھلا مت کہو) انہوں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں) یہ نعت پڑھی ہے:

الحديث رقم ٥٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ٤ / ١٥١٨، الرقم: ٣٩١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في حديث الإفك وقبول توبة القاذف، ٤ / ٢١٣٧، الرقم: ٢٧٧٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥ / ٢٩٦، الرقم: ٨٩٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ١٩٧، وأبويعلى في المسند، ٨ / ٣٤١، الرقم: ٤٩٣٣، والحاكم في المستدرك، ٣ / ٥٥٥، الرقم: ٦٠٦٠.

''بلاشبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔''

٥١٨ / ٥٨۔ عَنْ هِشَامٍ رضی الله عنه عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ رضي الله عنها، فَقَالَتْ: لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا (کیونکہ وہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں میں شامل تھے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انہیں برا بھلا نہ کہو وہ (اپنی شاعری کے ذریعے) رسول اللہ ﷺ کا کفار کے مقابلہ میں دفاع کیا کرتے تھے۔''

٥١٩ / ٥٩۔ عَنِ الْبَرَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَسَّانَ: اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٥٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب، حديث الإفك، ٤/١٥٢٣، الرقم: ٣٩١٤، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ٥/٢٢٧٨، الرقم: ٥٧٩٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضی الله عنه، ٤/١٩٣٣، الرقم: ٢٤٨٧، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢٩٩، الرقم: ٨٦٣، والحاكم في المستدرك، ٣/٥٥٥، الرقم: ٦٠٦٣، وقال: هذا حديث صحيح، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/١٠٧، الرقم: ١٤٩.

الحديث رقم ٥٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ذكر الملائكة، ٣/١١٧٦، الرقم: ٣٠٤١، وفي كتاب: المغازي، باب: مرجع النبي ﷺ من الأحزاب ومخرجه إلى بنى قريظة، ٤/١٥١٢، الرقم: ٣٨٩٧، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ٥/٢٢٧٩، الرقم: ٥٨٠١، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب: فضائل حسان بن ثابت رضی الله عنه، ٤/١٩٣٣، الرقم: ٢٤٨٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٩٣، الرقم: ٦٠٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٠٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٣٧، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٩٨، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٩٠، الرقم:١١٩ ←

وفي رواية البخاري: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه: اهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَکَ.

’’حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو کرو (یعنی ان کی مذمت میں اشعار پڑھو) اور حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی (اس کام میں) تمہارے ساتھ ہیں۔‘‘

بخاری کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے قریظہ کے روز حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ’’مشرکین کی ہجو (یعنی مذمت) کرو یقیناً جبرائیل علیہ السلام بھی (میری ناموس کے دفاع میں) تمہارے ساتھ شریک ہیں۔‘‘

٥٢٠ / ٦٠۔ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها وَعِنْدَهَا حَسَّانُ ابْنُ ثَابِتٍ رضي الله عنه يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ وَقَالَ:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رضي الله عنها: لَكِنَّکَ لَسْتَ كَذَلِکَ قَالَ مَسْرُوْقٌ: فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَأْذَنِيْنَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْکِ وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ [النور، ٢٤: ١١] فَقَالَتْ: وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى قَالَتْ لَهُ: إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

------ وفي المعجم الأوسط، ٢/ ٤٩، الرقم: ١٢٠٩، ٣/ ٢٦٨، الرقم: ٣١٠٨، وفي المعجم الكبير، ٤/ ٤١، الرقم: ٣٥٨٨۔ ٣٥٨٩، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١/ ٢١٤۔

الحديث رقم ٦٠: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ٤/ ١٥٢٣، الرقم: ٣٩١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ٤/ ١٩٣٤، الرقم: ٢٤٨٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ٢٣٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/ ١٣٥، الرقم: ١٧٥۔

”حضرت مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ رضي الله عنها کی خدمت میں حاضر ہوئے، درآحالیکہ ان کے پاس حضرت حسان رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے انہیں اپنے اشعار سنا رہے تھے، حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: ”وہ پاکیزہ اور دانشمند ہیں ان پر کسی کے عیب جوئی کی تہمت نہیں ہے وہ صبح غافلوں کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں)۔“ حضرت عائشہ رضي الله عنها نے ان سے (ازراہ تفنن) فرمایا: لیکن تم اس طرح نہیں تھے، مسروق نے کہا: آپ انہیں اپنے پاس آنے کی کیوں اجازت دیتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”اور ان میں سے جس نے اس (بہتان) میں سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لئے زبردست عذاب ہے۔“ حضرت عائشہ رضي الله عنها نے فرمایا: اندھے ہونے سے زیادہ اورکون سا بڑا عذاب ہوگا؟ حضرت حسان رضی اللہ عنہ تو حضور نبی اکرم ﷺ کے دفاع میں کفار کو جواب دیتے تھے، یا ان (کفار) کی ہجو و مذمت کرتے تھے۔“

٥٢١ / ٦١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَوْ قَالَ: يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. وَ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا يُفَاخِرُ أَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی الله عنها سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے منبر رکھتے تھے جس پر وہ کھڑے

الحديث رقم ٦١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ملجاء في إنشاد الشعر، ٥/١٣٨، الرقم: ٢٨٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٧٢، الرقم: ٢٤٤٨١، والحاكم في المستدرك، ٣/٥٥٤۔٥٥٥، الرقم: ٦٠٥٨۔٦٠٥٩، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٩٨، وأبو يعلى في المسند، ٨/١٨٩، الرقم: ٤٧٤٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/٣٧، الرقم: ٣٥٨٠، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ٢/٤٢٣، الرقم: ٤٢٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/١٢٣۔

ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے (مشرکین کے مقابلہ میں) فخر یا دفاع کرتے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے: بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا رہے گا۔ جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے فخر یا دفاع کرتا رہے گا۔‘‘

٥٢٢ / ٦٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ فَيَقُوْمُ عَلَيْهِ يَهْجُوْ مَنْ قَالَ فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ مَعَ حَسَّانَ مَا نَافَحَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر رکھوایا کرتے تھے اور وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ کی گستاخی کرنے والوں کی ہجو (یعنی مذمت) کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک جب تک حسان رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دفاع کرتا رہے گا روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) بھی حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (ان کے مددگار) ہوں گے۔‘‘

٥٢٣ / ٦٣۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَنَى لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يُنْشِدُ عَلَيْهِ الشِّعْرَ.

وفي رواية: يَهْجُوْ عَلَيْهِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ.

الحديث رقم ٦٢: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ماجاء في الشعر، ٤ / ٣٠٤، الرقم: ٥٠١٥، والعسقلاني في فتح الباری، ١ / ٥٤٨، الرقم: ٤٤٢، والشوكاني في نيل الأوطار، ٢ / ١٦٩۔

الحديث رقم ٦٣: أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤ / ٢٩٨، وابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه، ١ / ٤٨٤، الرقم: ٦٤٨، وابن عدي في الكامل، ٤ / ٢٧٤، الرقم: ١١٠٦، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١ / ٢١٤، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٤ / ٣٠٠، الرقم: ٤٩١٣۔

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ شَاهِينَ وَابْنُ عَدِيٍّ وَوَافَقَهُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ وَالذَّهَبِيُّ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر بنوا رکھا تھا۔ وہ اس پر (حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں) نعت پڑھتے۔‘‘

اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر کھڑے ہوکر (حضور نبی اکرم ﷺ کے دفاع میں) مشرکین کی ہجو کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’مشرکین کی ہجو کرو اور حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی تمہارے ساتھ (اس کام میں مددگار) ہیں۔‘‘

٥٢٤ / ٦٤۔ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ إِنِّي قَدْ مَدَحْتُ بِمَدْحَةٍ وَمَدَحْتُكَ بِأُخْرَى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتِ وَابْدَأْ بِمَدْحَةِ اللهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ بے شک میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی ہے اور آپ ﷺ کی نعت بیان کی ہے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا لاؤ (مجھے بھی سناؤ) اور ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد سے کرو۔‘‘

٥٢٥ / ٦٥۔ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي قَدْ حَمِدْتُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِمَحَامِدَ وَمِدَحٍ،

الحديث رقم ٦٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٤، الرقم: ١٥٧١١، والطبراني في العجم الكبير، ١/٢٨٧، الرقم: ٨٤٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/٨٩، الرقم: ٤٣٦٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١/١٢٦، الرقم: ٣٤٢، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/٢٥٢، الرقم: ١٦٣٦، وقال: أخرجه البغوى، وابن عدي في الكامل، ٥/٢٠٠۔

الحديث رقم ٦٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٥، الرقم: ١٥٠٣٣، ١٥٠٣٨، وفي فضائل الصحابة، ١/٢٦٠۔ ٢٦١، الرقم: ٣٣٤۔ ٣٣٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١/١٢٥، الرقم: ٣٤٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٢٨٧ ←

وَإِيَّاکَ، قَالَ: هَاتِ مَاحَمِدْتَ بِهِ رَبَّکَ ﷻ قَالَ: فَجَعَلْتُ أُنْشِدُهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اورعرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور آپ کی مدحت ونعت بیان کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے بھی سناؤ (اور ابتداء) اللہ تعالیٰ کی حمد سے کرو جو تم نے بیان کی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے) پڑھنا شروع کر دیا۔‘‘

٥٢٦ / ٦٦۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَکَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ رضی اللہ عنہ بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِي وَهُوَ يَقُوْلُ:

خَلُّوا بَنِي الْکُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ ۔۔۔ الْيَومَ نَضْرِبُکُمْ عَلَى تَنْزِيْلِهِ

ضَرْبًا يَزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهِ ۔۔۔ وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهِ

------ الرقم: ٨٤٤، وأبونعيم في حلية الأولياء، ١ / ٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨ / ١١٨، ٩ / ٦٦، ١٠ / ٩٥، وقال: رجال أحمد رجال الصحيح، والحسيني في البيان والتعريف، ١ / ١٥٤، الرقم: ٤١١، وقال: أخرجه الإمام أحمد والبخاري في الأدب والنسائي والحاكم أحد أسانيد أحمد رجاله رجال الصحيح، والمناوي في فيض القدير، ٢ / ١٦٢، وقال: أحد أسانيد أحمد رجاله رجال الصحيح۔

الحديث رقم ٦٦: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في إنشاد الشعر، ٥ / ١٣٩، الرقم: ٢٨٤٧، والنسائي في السنن، کتاب: مناسك الحج، باب: إنشاد الشعر في الحرم والمشي بين يدي الإمام، ٥ / ٢٠٢، الرقم: ٢٨٧٣، وفي السنن الکبرى، ٢ / ٣٨٣، الرقم: ٣٨٥٦، والبغوي في شرح السنة، ١٢ / ٣٧٤-٣٧٥، الرقم: ٣٤٠٤-٣٤٠٥، وقال: إسناده صحيح، والعسقلاني في فتح الباري، ٧ / ٥٠٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١ / ٢٣٥، والقرطبي في الجامع لأحکام القرآن، ١٣ / ١٥١، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ١ / ٢٩٧۔

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا ابْنَ رَوَاحَةَ، بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَفِي حَرَمِ اللهِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ، فَلَهِيَ أَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَغَوِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمرہ قضاء کے موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں اس شان سے داخل ہوئے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے آگے آگے چل رہے تھے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

’’کافروں کے بیٹو! حضور نبی اکرم ﷺ کے راستہ سے ہٹ جاؤ۔ آج ان کے آنے پر ہم تمہاری گردنیں ماریں گے۔ ایسی ضرب جو کھوپڑیوں کو گردن سے جدا کردے اور دوست کو دوست سے الگ کردے۔‘‘

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عبداللہ بن رواحہ! رسول اللہ ﷺ کے سامنے اور اللہ تعالیٰ کے حرم میں شعر کہتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اسے چھوڑ دو! یہ اشعار اِن (دشمنوں) کے حق میں تیروں سے تیز تر اثر کرتے ہیں۔‘‘

٥٢٧ / ٦٧۔ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَنْشَدَ النَّبِيَّ ﷺ كَعْبُ بْنُ زُهَيْرِ بَانَتْ سُعَادُ فِي مَسْجِدِهِ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا بَلَغَ قَوْلَهُ:

إِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ وَ صَارِمٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ مَسْلُوْلُ

أَشَارَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِكُمِّهِ إِلَى الْخَلْقِ لِيَسْمَعُوْا مِنْهُ ......الحديث.

الحديث رقم ٦٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ٦٧٠-٦٧٣، الرقم: ٦٤٧٧-٦٤٧٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠ / ٢٤٣، الرقم: ٧٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩ / ١٧٧-١٧٨، الرقم: ٤٠٣، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢ / ٣٨١، والعسقلاني في الإصابة، ٥ / ٥٩٤، وابن هشام في السيرة النبوية، ٥ / ١٩١، والكلاعي في الاكتفاء، ٢ / ٢٦٨، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٤ / ٣٧٣.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وفي رواية: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ﷺ قَالَ: لَمَّا انْتَهَى خَبْرُ قَتْلِ ابْنِ خَطْلٍ إِلَى كَعْبِ بْنِ زُهَيْرٍ بْنِ أَبِي سَلْمَى وَكَانَ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْعَدَهَ بِمَا أَوْعَدَهَ ابْنَ خَطْلٍ فَقِيْلَ لِكَعْبٍ إِنْ لَمْ تُدْرِکْ نَفْسَکَ قُتِلْتَ، فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَسَأَلَ عَنْ أَرَقِّ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَدُلَّ عَلَى أَبِي بَكْرٍ ﷺ وَأَخْبَرَهُ خَبْرَهُ فَمَشَى أَبُوْبَكْرٍ وَكَعْبٌ عَلَى إِثْرِهِ حَتَّى صَارَ بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَعْنِي أَبَابَكْرٍ: الرَّجُلُ يُبَايِعُکَ فَمَدَّ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فَمَدَّ كَعْبٌ يَدَهُ فَبَايَعَهُ وَسَفَرَ عَنْ وَجْهِهِ فَأَنْشَدَهُ:

نَبِئْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ أَوْعَدَنِي   وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ مَأْمُوْلُ

إِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ   مُهَنَّدٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ مَسْلُوْلُ

فَكَسَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بُرْدَةً لَهُ فَاشْتَرَاهَا مُعَاوِيَةُ ﷺ مِنْ وَلَدِهِ بِمَالٍ فَهِيَ الَّتِي تَلْبَسُهَا الْخُلَفَاءُ فِي الْأَعْيَادِ.

رَوَاهُ ابْنُ قَانِعٍ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ فِي الْبِدَايَةِ، وَقَالَ: قُلْتُ: وَرَدَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَعْطَا بُرْدَتَهُ حِيْنَ أَنْشَدَهُ الْقَصِيْدَةَ ...... وَهَكَذَا الْحَافِظُ أَبُوْالْحَسَنِ ابْنُ الْأَثِيْرِ فِي الْغَابَةِ قَالَ هِيَ الْبُرْدَةُ الَّتِي عِنْدَ الْخُلَفَاءِ، قُلْتُ: وَهٰذَا مِنَ الْأُمُوْرِ الْمَشْهُوْرَةِ جِدًّا.

’’حضرت موسیٰ بن عقبہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ کعب بن زہیر نے اپنے مشہور قصیدے ’’بانت سعاد‘‘ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی مسجد نبوی میں مدح کی اور جب اپنے اس قول پر پہنچا:

’’بیشک (یہ) رسولِ مکرم ﷺ وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور

آپ ﷺ (کفر و ظلمت کے علمبرداروں کے خلاف) اللہ تعالیٰ کی تیز دھار تلواروں میں سے ایک عظیم تیغِ آبدار ہیں۔‘‘

حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ وہ انہیں (یعنی کعب بن زہیر) کو (غور سے) سنیں۔‘‘

اور حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب کعب بن زہیر کے پاس (گستاخِ رسول) ابن خطل کے قتل کی خبر پہنچی اور اسے یہ خبر بھی پہنچ چکی تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے بھی وہی دھمکی دی ہے جو آپ ﷺ نے ابن خطل کو دی تھی تو کعب سے کہا گیا کہ اگر تو بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی ہجو سے باز نہیں آئے گا تو قتل کر دیا جائے گا تو اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے سب سے زیادہ نرم دل صحابی کے بارے میں معلومات کیں تو اسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایا گیا تو وہ ان کے پاس گیا اور انہیں اپنی ساری بات بتا دی پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور کعب بن زہیر چپکے سے چلے (تاکہ کوئی صحابی راستے میں ہی اسے پہچان کر قتل نہ کر دے) یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پہنچ گئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ ایک آدمی ہے جو آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہے سو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ اقدس آگے بڑھایا تو کعب بن زہیر نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر آپ ﷺ کی بیعت کر لی پھر اپنے چہرے سے نقاب ہٹا لیا اور اپنا وہ قصیدہ پڑھا جس میں ہے:

’’مجھے خبر دی گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دھمکی دی ہے اور رسول اللہ ﷺ کے ہاں عفو و درگزر کی (زیادہ) امید کی جاتی ہے۔‘‘

اور اسی قصیدہ میں ہے:

’’بیشک (یہ) رسولِ مکرم ﷺ وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ ﷺ (کفر و ظلمت کے علمبرداروں کے خلاف) اللہ تعالیٰ کی تیز دھار تلواروں میں سے ایک عظیم تیغِ آبدار ہیں۔‘‘

پس حضور نبی اکرم ﷺ نے (خوش ہو کر) اسے اپنی چادر پہنائی جس کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی اولاد سے مال کے بدلہ میں خرید لیا اور یہی وہ چادر ہے جسے (بعد میں) خلفاء

عیدوں (اور اہم تہواروں کے موقع) پر پہنا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام ابن قانع اور امام عسقلانی نے روایت کیا ہے اور امام ابن کثیر نے ''البدایہ'' میں روایت کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر مبارک ان کو اس وقت عطا فرمائی جب انہوں نے اپنے قصیدے کے ذریعے آپ ﷺ کی مدح فرمائی...... اور اسی طرح حافظ ابوالحسن ابن الاثیر نے ''اسد الغابہ'' میں بیان کیا ہے کہ یہ وہی چادر ہے جو خلفا کے پاس رہی اور یہ بہت ہی مشہور واقعہ ہے۔''

٥٢٨ / ٦٨۔ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَمْدَحَكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتِ لَا يَفْضُضُ اللهُ فَاكَ فَأَنْشَأَ الْعَبَّاسُ رضی الله عنه يَقُوْلُ:

وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ وَضَائَتْ بِنُوْرِكَ الْأُفُقُ

فَنَحْنُ فِي الضِّيَاءِ وَفِي النُّوْرِ وَسُبُلُ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِي وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

''حضرت خریم بن اوس بن حارثہ بن لام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی

الحديث رقم ٦٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤ / ٢١٣، الرقم: ٤١٦٧، والحاكم في المستدرك، ٣ / ٣٦٩، الرقم: ٥٤١٧، وأبونعيم في حلية الأولياء، ١ / ٣٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨ / ٢١٧، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ١٠٢، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١ / ٥٣، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢ / ٤٤٧، الرقم: ٦٦٤، والعسقلاني في الإصابة، ٢ / ٢٧٤، الرقم: ٢٢٤٧، والخطابي في إصلاح غلط المحدثين، ١ / ١٠١، الرقم: ٥٧، وابن قدامة في المغني، ١٠ / ١٧٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١ / ٦٦، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٢ / ٢٥٨، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٣ / ١٤٦، والحلبي في السيرة، ١ / ٩٢۔

اکرم ﷺ کے خدمتِ اقدس میں موجود تھے تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی مدح و نعت پڑھنا چاہتا ہوں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے سناؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت صحیح و سالم رکھے (یعنی تم اسی طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو) تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ پڑھنا شروع کیا:

''اور آپ وہ ذات ہیں کہ جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو (آپ کے نور سے) ساری زمین چمک اٹھی اور آپ کے نور سے اُفقِ عالم روشن ہوگیا پس ہم ہیں اور ہدایت کے راستے ہیں اور ہم آپ کی عطا کردہ روشنی اور آپ ہی کے نور میں ان (ہدایت کی راہوں) پر گامزن ہیں۔''

٥٢٩ / ٦٩۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّابِغَةَ الْجَعْدِيَّ (وَإِسْمُهُ قَيْسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه لَهُ صُحْبَةٌ) يَقُوْلُ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَنْشَدْتُهُ قَوْلِي...... فَلَمَّا أَنْشَدْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَفْضُضُ اللهُ فَاكَ. قَالَ: وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا. وَكَانَ إِذَا سَقَطَتْ لَهُ سِنٌّ نَبَتَتْ أُخْرَى.

وفي رواية: عَبْدِ اللهِ بْنِ جَرَّادٍ لِهَذَا لُخَبْرٍ، قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ كَأَنَّ فَاهُ الْبَرْدُ الْمَنْهَلُ يَتَلَأْلَأُ وَيُبْرِقُ، مَا سَقَطَتْ لَهُ سِنٌّ وَلَا تَفَلَّتَتْ لِقَوْلِ

الحديث رقم ٦٩: أخرجه ابن عبد البر في الاستعياب، ٤ / ١٥١٤۔١٥١٧، ١٧٤٣، الرقم: ٢٦٤٨، ٣١٥٤، والعسقلاني في الإصابة، ٥ / ٥٨٨، الرقم: ٧٤٠٧، ٦ / ٣٩٤، وقال: أخرجه البزار وأبونعيم في تاريخ أصبهان، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨ / ١٢٦، وقال: رواه البزار، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي)، ٢ / ٨٤٤، الرقم: ٨٩٤، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ١ / ٢٧٤، ٢٧٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢ / ٢٨٢، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٦ / ١٦٨، وفي ريح النسرين فيمن عاش من الصحابة، ١ / ٧٧، والقنوجي في أبجد العلوم، ١ / ٣٢٩، وقال: أخرجه السيوطي والبيهقي۔

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَجَدْتَ لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاکَ. قَالَ: وَعَاشَ النَّابِغَةُ بِدَعْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى أَتَتْ عَلَيْهِ مِائَةٌ وَاثْنَتَا عَشَرَةَ سَنَةً.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ وَقَالَ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ فِي الْخَصَائِصِ: أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ مِنْ طَرِيْقِ يَعْلَى بْنِ الْأَشْدَقِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّابِغَةَ ﷺ نَابِغَةَ بَنِي جَعْدَةَ ﷺ يَقُوْلُ: أَنْشَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ هَذَا الشِّعْرَ فَأَعْجَبَهُ، فَقَالَ: أَجَدْتَ لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاکَ. فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيْهِ نَيِّفٌ وَمِائَةٌ سَنَةٍ وَمَا ذَهَبَ لَهُ سِنٌّ ثُمَّ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ النَّابِغَةِ وَأَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي أُسَامَةَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْهُ وَفِيْهِ: فَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا فَكَانَ إِذَا سَقَطَتْ لَهُ سِنٌّ نَبَتَتْ لَهُ أُخْرَى وَأَخْرَجَهُ ابْنُ السُّكْنِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْهُ، وَفِيْهِ: فَرَأَيْتُ أَسْنَانَ النَّابِغَةِ أَبْيَضَ مِنَ الْبُرْدِ لِدَعْوَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

”حضرت حسین بن عبید اللہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ (اور ان کا پورا نام قیس بن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہے اور انہیں صحبتِ رسول اللہ ﷺ کا شرف حاصل ہے) سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اپنا کلام سنایا پس جب میں نے آپ ﷺ کی مدح کی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت سلامت رکھے (اور تم اسی طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو) اور (اس دعا کے نتیجہ میں) وہ تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت دانتوں والے تھے اور جب ان کا کوئی دانت گرتا تو اس جگہ دوسرا دانت نکل آتا تھا۔“

اور یہی حدیث عبد اللہ بن جراد سے بھی مروی ہے اس میں ہے کہ میں نے آپ (نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ) کی طرف دیکھا گویا ان کا منہ (پہاڑوں پر) گری ہوئی برف کی طرف روشن اور چمکدار تھا۔ ان کا کوئی دانت گرا نہ خراب ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی بدولت کہ ”تم نے کیا خوب میری مدح کی ہے اللہ تعالیٰ تمہارے دانت سلامت رکھے۔“ آپ بیان

کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی دعا کی بدولت حضرت نابغہ رضی اللہ عنہ نے طویل زندگی پائی یہاں تک کہ آپ ۱۱۲ سال زندہ رہے۔‘‘

امام سیوطی ’’الخصائص‘‘ میں بیان کرتے ہیں کہ امام بیہقی اور ابونعیم نے یعلی بن اشدق کے طریق سے یہ حدیث روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نابغہ جو کہ نابغہ بنی جعدہ ہیں کو بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے اس شعر کے ذریعے حضور نبی اکرم ﷺ کی مدح سرائی کی تو آپ ﷺ کو یہ بہت پسند آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا خوب کہا ہے! اللہ تعالیٰ تمہارے دانت سلامت رکھے۔ پس میں نے انہیں دیکھا کہ ان کی عمر سو اور کچھ سال اوپر ہوگئی تھی لیکن ان کا کوئی دانت نہیں گرا تھا۔ اور امام بیہقی نے یہ حدیث ایک اور طریق سے حضرت نابغہ سے روایت کی ہے اور ابن ابی اسامہ نے بھی ان ہی سے ایک اور طریق سے اس کی روایت کی ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں: ’’حضرت نابغہ رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت دانتوں والے تھے اور جب ان کا کوئی دانت گرتا تو اس کی جگہ دوسرا دانت نکل آتا‘‘ اور امام ابن سکن نے آپ ہی سے ایک اور طریق سے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں: ’’میں نے حضرت نابغہ رضی اللہ عنہ کے دندان سفید اولوں سے بڑھ کر سفید دیکھے اور یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ان کے لئے دعا کا نتیجہ تھا۔‘‘

٥٣٠ / ٧٠۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ اللهَ عزوجل قَدْ أَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا أَنْزَلَ فَقَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَكَأَنَّ مَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهِ نَضْحُ النَّبْلِ.

الحديث رقم ٧٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٣٨٧، الرقم: ٢٧٢١٨، ٣/ ٤٥٦، وابن حبان في الصحيح، ١٣/ ١٠٢، الرقم: ٥٧٨٦، ١١/ ٥، الرقم: ٤٧٠٧، والبخاري في التاريخ الكبير، ٥/ ٣٠٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/ ٧٥، الرقم: ١٥١-١٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ٢٣٩، والبغوي في شرح السنة، ١٢/ ٣٧٨، الرقم: ٣٤٠٩، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/ ١٣٢٥، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٤/ ١٩٥، والحسيني في البيان والتعريف، ١/ ٢١٦، الرقم: ٥٦٦.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْبَغَوِيُّ.

”حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے شعر کے بارے میں نازل کیا جو نازل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک مومن اپنی تلوار اور زبان دونوں کے ساتھ جہاد کرتا ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! گویا جو الفاظ تم ان (کفار ومشرکین) کی مذمت میں کہتے ہو وہ (ان کے لئے) بمنزلہ تیر برسانے کے ہیں۔“

فَصْلٌ فِي فَضْلِ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

﴿زیارتِ قبور کی فضیلت کا بیان﴾

٥٣١ / ٧١۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: نَهَيْنَاكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هِجْرًا.

رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ.

''امام اعظم ابوحنیفہ علقمہ بن مرثد سے وہ سلیمان بن بریدہ سے اور وہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، محمد مصطفیٰ (ﷺ) کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کا اذن دے دیا گیا ہے، سو (اب) تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو اور بے ہودہ باتیں مت کیا کرو۔''

٥٣٢ / ٧٢۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ

الحديث رقم ٧١: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ٢ / ١٩٩، وأبو يوسف فی كتاب الآثار، ١ / ٢٢٥، الرقم: ٩٩٦، والنسائی فی السنن، كتاب: الجنائز، باب: زيارة القبور، ٤ / ٨٩، الرقم: ٢٠٣٣، ومالك فی الموطأ، ٢ / ٤٨٥، الرقم: ١٠٣١، والشافعی فی المسند، ١ / ٣٦١، والحاكم فی المستدرك، ١ / ٥٣٢، الرقم: ١٣٩٣۔

الحديث رقم ٧٢: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: استئذان النبی ﷺ ربه عزوجل فی زيارة قبر أمه، ٢ / ٦٧٢، الرقم: ٩٧٧، وفی كتاب: الأضاحی، باب: بيان ماكان من النهی عن أكل لحوم الأضاحی بعد ثلاث فی أول الإسلام وبيان نسخه وإباحة إلى متى شاء، ٣ / ١٥٦٣، الرقم: ١٩٧٧، والترمذی فی السنن، كتاب: الجنائزعن رسول الله، باب: ماجاء فی الرخصة فی زيارة القبور، ٤، ٣ / ٣٧٠، الرقم: ١٠٥٤ وزاد: (فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ)۔ وأبو داود فی السنن، كتاب: الجنائز، باب: فی زيارة القبور، ٣ / ٢١٨، الرقم: ٣٢٣٥، والنسائی فی السنن، كتاب: الجنائز، باب: زيارة القبور، ٤ / ٨٩، الرقم: ٢٠٣٢۔

عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ: فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا، پس اب تم زیارتِ (قبور) کیا کرو۔''

اسے امام مسلم نے روایت کیا اور امام ترمذی نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا کہ ''یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔''

٥٣٣ / ٧٣۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ (كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ) يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيْعِ، فَيَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَأَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ، غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ، وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (کی جب میرے یہاں باری ہوتی تو آپ ﷺ) رات کے آخری پہر بقیع کے قبرستان میں تشریف لے جاتے اور (اہلِ قبرستان سے) فرماتے: تم پر سلامتی ہو، اے مومنوں کے گھر والو! جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ تمہارے پاس آ گئی کہ جسے کل ایک مدت بعد پاؤ گے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع غرقد (اہلِ مدینہ کے قبرستان) والوں کی مغفرت فرما۔''

٥٣٤ / ٧٤۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا

الحديث رقم ٧٣: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، ٢ / ٦٦٩، الرقم: ٩٧٤، والنسائی فی السنن، كتاب: الجنائز، باب: الأمر بالاستغفار للمؤمنين، ٤ / ٩٣، الرقم: ٢٠٣٩، وأبويعلی فی المسند، ٨ / ١٩٩، الرقم: ٤٧٥٨، وابن حبان فی الصحيح، ٧ / ٤٤٤، الرقم: ٣١٧٢.

الحديث رقم ٧٤: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، ٢ / ٦٧١، الرقم: ٩٧٥، وأحمد بن حنبل فی المسند ←

خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُوْلُ ...... وفي رواية زُهَيْرٍ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ. وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ، لَلَاحِقُوْنَ. أَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ. رواهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ انہیں سکھایا کرتے تھے کہ جب وہ قبور کی زیارت کے لئے جائیں تو ان میں سے کہنے والا کہے:...... اورحضرت زہیر کی روایت میں ہے اے مومنوں اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی ضرور بالضرور تم سے ملنے والے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کے طلب گار ہیں۔''

٥٣٥ / ٧٥۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، في رواية طويلة قَالَتْ: قُلْتُ: كَيْفَ أَقُوْلُ لَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ (تَعْنِي فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ) قَالَ: قُوْلِي: السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَيَرْحَمُ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں زیارتِ قبور کے وقت اہلِ قبور سے کس طرح مخاطب ہوا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو: اے مومنو اور مسلمانوں کے گھر

...... المسند، ٥ / ٣٥٣، الرقم: ٢٣٠٣٥، والرویانی فی المسند، ١ / ٦٧، الرقم: ١٥، وابن حبان فی الصحیح، ٧ / ٤٤٥، الرقم: ٣١٧٣، والبیهقی فی السنن الکبری، ٤ / ٧٩، الرقم: ٧٠٠٥۔

الحدیث رقم ٧٥: أخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب: الجنائز، باب: ما یقال عند دخول القبر والدعاء لأهلها، ٢ / ٦٦٩، الرقم: ٩٧٤، والنسائی فی السنن، کتاب: الجنائز، باب: الأمر بالاستغفار للمؤمنین، ٤ / ٩١، الرقم: ٢٠٣٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦ / ٢٢١، الرقم: ٢٥٨٩٧، وعبد الرزاق فی المصنف، ٣ / ٥٧٦، الرقم: ٦٧٢٢۔

والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہمارے اگلے اور پچھلے لوگوں پر رحم فرمائے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تمہیں ملنے والے ہیں۔‘‘

٥٣٦ / ٧٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِقُبُوْرِ الْمَدِيْنَةِ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْبَابِ: عَنْ بُرَيْدَةَ، وَعَائِشَةَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے قبرستان سے گزرے تو اہلِ قبور کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ’’اے اہلِ قبور! تم پر سلامتی ہو اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم سے پہلے پہنچے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔‘‘

٥٣٧ / ٧٧۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْهَا، فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا، وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا اب زیارتِ (قبور) کیا کرو کیونکہ یہ دنیا میں زاہد بناتی ہے (یعنی دنیاوی لذتوں سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے) اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔‘‘

الحديث رقم ٧٦: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الجنائز عن رسول الله ﷺ، باب: ما يقول الرجل إذا دخل المقابر، ٣٥٧/٢، الرقم: ١٠٥٣۔

الحديث رقم ٧٧: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: الجنائز، باب: ماجاء فی زيارة القبور، ٥٠١/١، الرقم: ١٥٧١۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ إِيْصَالِ الثَّوَابِ إِلَى الْأَمْوَاتِ

﴿فوت شدگان کو ثواب پہنچانے کی فضیلت کا بیان﴾

٥٣٨ / ٧٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ قَضَى عَنْهُ وَلِيُّهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے (باقی) ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے وہ روزے رکھے۔‘‘

’’اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے کہ فرمایا: اگر اس (فوت ہونے والے) پر کسی نذر کا پورا کرنا باقی ہو (جو اس نے مانی تھی) تو وہ اس کی طرف سے اس کا ولی پوری کرے۔‘‘

الحديث رقم ٧٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الصوم، باب: من مات وعليه صوم، ٢ / ٦٩٠، الرقم: ١٨٥١، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الصيام، باب: قضاء الصيام عن الميت، ٢ / ٨٠٣، الرقم: ١١٤٧، وأبو داود فی السنن، کتاب: الصيام، باب: فيمن مات وعليه صيام، ٢ / ٣١٥، الرقم: ٢٤٠٠، ٢٤٠١، وفی کتاب: الأيمان والنذور، باب: ما جاء فيمن مات وعليه صيام صام عنه وليه، ٣ / ٢٣٧، الرقم: ٣٣١١، والنسائی فی السنن الکبری، ٢ / ١٧٥، الرقم: ٢٩١٩، وابن حبان فی الصحيح، ٨ / ٣٣٤، الرقم: ٣٥٦٩، وأبو يعلی فی المسند، ٧ / ٣٩٠، الرقم: ٤٤١٧: ٨ / ٢٠٠، الرقم: ٤٧٦١، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤ / ٢٥٣، الرقم: ٤١٢١، والبيهقی فی السنن الکبری، ٤ / ٢٥٥، ٢٥٦، الرقم: ٨٠١٠: ٦ / ٢٧٩، الرقم: ١٢٤٢٤، والدار قطنی فی السنن، ٢ / ١٩٤، الرقم: ٧٩۔ ٨٠، وقال الدار قطني: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، وابن الجارود فی المنتقی، ١ / ٢٣٧، الرقم: ٩٤٣، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٣ / ١١٣، الرقم: ١٢٥٩٨۔

٥٣٩ / ٧٩۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي بَابِ: وُصُوْلِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ إِلَى الْمَيِّتِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ (بوقت نزع) گفتگو کرسکتی تو صدقہ (کی ادائیگی کا حکم) کرتی۔ اگر میں اس کی طرف سے خیرات کروں تو کیا اسے ثواب پہنچے گا آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔‘‘

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اور امام مسلم نے ’’صدقات کے ثواب کا فوت شدگان تک پہنچنے‘‘ کے عنوان سے باقاعدہ باب قائم کیا ہے۔

الحديث رقم ٧٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: موتِ الفَجْأَةِ البَغْتَةِ، ١ / ٤٦٧، الرقم: ١٣٢٢، وفی كتاب: الوصايا، باب: ما يستحب لمن يتوفى فجأة أن يتصدقوا عنه وقضاء النذور عن الميت، ٣ / ١٠١٥، الرقم: ٢٦٠٩، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: وصول ثواب الصدقة عن الميت إليه، ٢ / ٦٩٦، الرقم: ١٠٠٤، وفی كتاب: الوصية، باب: وصول ثواب الصدقات إلى الميت، ٣ / ١٢٥٤، الرقم: ١٠٠٤، وأبوداود فی السنن، كتاب: الوصايا، باب: ما جاء فيمن مات وصية يتصدق عنه، ٣ / ١١٨، الرقم: ٢٨٨١، والنسائی فی السنن، كتاب: الوصايا، باب: إذا مات الفجأة هل يستحب لأهله أن يتصدقوا عنه، ٦ / ٢٥٠، الرقم: ٣٦٤٩، وفی السنن الكبرى، ٤ / ١٠٩، الرقم: ٦٤٧٦، وابن ماجه فی السنن، كتاب، الوصايا، باب: من مات ولم يوصى هل يتصدق عنه، ٢ / ٩٠٦، الرقم: ٢٧١٧، ومالك فی الموطأ، كتاب: الأقضية باب: صدقة الحي عن الميت، ٢ / ٧٦٠، الرقم: ١٤٥١، وابن خزيمة فی الصحيح، ٤ / ١٢٤، الرقم: ٢٤٩٩، وابن حبان فی الصحيح، ٨ / ١٤٠، الرقم: ٣٣٥٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦ / ٥١، الرقم: ٢٤٢٩٦، وأبو يعلى فی المسند، ٧ / ٤١٠، الرقم: ٤٤٣٤، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٤ / ٦٢، الرقم: ٦٨٩٥، ١٢٤٠٩، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ١ / ٢١٨، الرقم: ٧٠٣۔

٥٤٠ / ٨٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ، جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ، فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً؟ اقْضُو اللهَ، فَاللهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (قبیلہ) جُہینہ کی ایک عورت نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا: میری والدہ نے حج کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کرسکی یہاں تک کہ فوت ہوگئی۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم اس کی طرف سے حج کرو۔ بھلا بتاؤ تو اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا نہ کرتیں؟ پس اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو کیونکہ وہ زیادہ حق دار ہے کہ اُس کا قرض ادا کیا جائے۔‘‘

٥٤١ / ٨١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أَبِي

الحديث رقم ٨٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الإحصار وجزاء الصيد، باب: الحج والنذور عن الميت، وَ الرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْأَةِ، ٢/٦٥٦، الرقم: ١٧٥٤، وفی كتاب: الأيمان والنذور، باب: من مات وعليه نَذْرٌ، ٦/٢٤٦٤، الرقم: ٦٣٢١، وفی كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: مَن شَبَّهَ أَصْلًا مَعْلُوْمًا بِأَصْلٍ مُبَيَّنٍ وَقد بَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ حُكْمُهُمَا لِيُفْهِمَ السَّائِلَ، ٦/٢٦٦٨، الرقم:٦٨٨٥، والنسائی فی السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: الحج عن الميت الذي نذر أن يحج، ٥/١١٦، الرقم: ٢٦٣٢، وفی السنن الكبری، ٢/٣٢٢، الرقم: ٣٦١٢، وابن خزيمة فی الصحيح، ٤/٣٤٦، الرقم: ٣٠٤١، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٢/٥٠، الرقم: ١٢٤٤٣۔١٢٤٤٤، والبيهقی فی السنن الكبری، ٤/٣٣٥، الرقم: ٨٤٥٥، ٥/١٧٩، الرقم: ٩٦٣٤، ١٢٣٨٢، ١٢٤٠٧، وابن الجارود فی المنتقی، ١/١٣٣، الرقم: ٥٠١، ٩٤٤، وابن جعد فی المسند، ١/٢٥٨، الرقم: ١٧١٠۔

الحديث رقم ٨١: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الوصية، باب: وصول ثواب الصدقات إلى الميت، ٣/١٢٥٤، الرقم: ١٦٣٠، والنسائی فی السنن، كتاب: الوصايا، باب: فضل الصدقة عن الميت، ٦/٢٥١، الرقم: ٣٦٥٢، وابن ماجه فی ←

مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ. فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا والد فوت ہو گیا ہے اور اس نے مال چھوڑا ہے اور اس نے وصیت بھی نہیں کی اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا یہ (صدقہ) اس کے گناہوں کا کفّارہ ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔''

٥٤٢ / ٨٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ: أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ، أَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وفي رواية: فَقَالَتْ: إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا: میری ماں فوت ہو گئی ہے اور اس پر ایک ماہ

------ السنن، كتاب: الوصايا، باب: من مات ولم يوصى هل يتصدق عنه، ٢/ ٢٠٦، الرقم: ٢٧١٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٣٧١، الرقم: ٨٨٢٨، وابن خزيمة فى الصحيح، ٤/ ١٢٣، الرقم: ٢٤٩٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٦/ ٢٧٨، الرقم: ١٢٤١٤، وأبو يعلى فى المسند، ١١/ ٣٧٩، الرقم: ٦٤٩٤، وأبو عوانة فى المسند، ٣/ ٤٩٣، الرقم: ٥٨١٦۔

الحديث رقم ٨٢: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: قضاء الصيام عن الميت، ٢/ ٨٠٤، الرقم: ١١٤٨، والنسائى فى السنن الكبرى، ٢/ ١٧٣۔١٧٤، الرقم: ٢٩١٢۔٢٩١٥، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الصيام، باب: من مات وعليه صيام من نذر، ١/ ٥٥٩، الرقم: ١٧٥٨، وابن حبان فى الصحيح، ٨/ ٢٩٩، ٣٣٥، الرقم: ٣٥٣٠، ٣٥٧٠، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٤/ ٢٥٥، الرقم: ٨٠١٢، وابن الجارود فى المنتقى، ١/ ٢٣٧، الرقم: ٩٤٢۔

کے روزے واجب ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بتاؤ اگر اس پر کچھ قرض ہوتا تو کیا تم اس کی طرف سے وہ قرض ادا کرتیں؟ اس عورت نے عرض کیا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس کا قرض (پہلے) ادا کیا جائے۔‘‘

’’اور ایک روایت میں یہ الفاظ مروی ہیں کہ اس نے عرض کیا: میری بہن فوت ہوگئی ہے اور اس پر دو ماہ کے مسلسل روزے واجب ہیں۔ (تو آپ ﷺ نے اسے اس کی طرف سے ادائیگی کا حکم دیا)۔‘‘

٥٤٣ / ٨٣۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رضی الله عنه قَالَ: بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، إِذَا أَتَتْهُ امْرَأَةٌ. فَقَالَتْ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ. قَالَ: فَقَالَ: وَجَبَ أَجْرُكِ. وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ. قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ. أَفَأَصُوْمُ عَنْهَا؟ قَالَ: صُوْمِي عَنْهَا. قَالَتْ: إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ. أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: حُجِّي عَنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اور عرض کیا: میں نے اپنی ماں کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی اور اب میری ماں فوت ہوگئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں ثواب مل گیا اور وراثت نے وہ باندی تمہیں لوٹا دی۔ اس عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں پر ایک ماہ کے روزے (بھی باقی) تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس کی

الحديث رقم ٨٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: قضاء الصيام عن الميت، ٢ / ٨٠٥، الرقم: ١١٤٩، والترمذي في السنن، كتاب: الزكاة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في الْمُتَصَدِّقِ يَرِثُ صَدَقَتَهُ، ٣ / ٥٤، الرقم: ٦٦٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٤ / ٦٦-٦٧، الرقم: ٦٣١٤-٦٣١٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: الصدقات، باب: من تصدق بصدقه ثم ورثها، ٢ / ٨٠٠، الرقم: ٢٣٩٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤ / ٢٥٦، الرقم: ٨٠١٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤ / ٣٥٦، الرقم: ١٢١، وعبد الرزاق في المصنف، ٩ / ١٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٣٤٩، ٣٥١، ٣٥٩، ٣٦١، الرقم: ٢٣٠٠٦، ٢٣٠٢١-٢٣٠٨٢، ٢٣١٠٤.

طرف سے روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا: میری ماں نے حج بھی کبھی نہیں کیا تھا کیا میں اس کی طرف سے حج بھی ادا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس کی طرف سے حج بھی ادا کرو (اسے ان سب اعمال کا ثواب پہنچے گا)۔‘‘

٥٤٤ / ٨٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا فَأُشْهِدُکَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَبِهِ: يَقُوْلُ أَهْلُ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ: لَيْسَ شَيْءٌ يَصِلُ إِلَى الْمَيِّتِ إِلَّا الصَّدَقَةُ وَ الدُّعَاءُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہو چکی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا وہ اسے کوئی نفع دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس نے عرض کیا: میرے پاس ایک باغ ہے آپ گواہ رہیں میں نے یہ باغ اس کی طرف سے صدقہ کر دیا۔‘‘

’’امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور علماء کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں: میت کو صرف صدقہ اور دعا پہنچتی ہے۔‘‘

٥٤٥ / ٨٥۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ﷺ أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ

الحديث رقم ٨٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزكاة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الصدقة عن الميت، ٣/٥٦، الرقم: ٦٦٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الوصايا، باب: ما جاء فيمن مات وصية يتصدق عنه، ٣/١١٨، الرقم: ٢٨٨٢، والنسائي في السنن، كتاب: الوصايا، باب: فضل الصدقة عن الميت، ٦/٢٥٢، الرقم: ٣٦٥٥، وفي السنن الكبرى، ٤/١١٠، الرقم: ٦٤٨٢، والحاكم في المستدرك، ١/٥٨١، الرقم: ١٥٣١، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٢٥، الرقم: ٢٥٠٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٧٠، الرقم: ٣٥٠٤۔

الحديث رقم ٨٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الوصايا، باب: ذكر اختلاف على سفيان، ٦/٢٥٤۔ ٢٥٥، الرقم: ٣٦٦٢۔ ٣٦٦٦، وفي السنن الكبرى، ٤/١١٢، الرقم: ٦٤٩١، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل صدقة ←

اللهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ، أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: سَقْيُ الْمَاءِ. فَتِلْكَ سِقَايَةُ سَعْدٍ أَوْ آلِ سَعْدٍ بِالْمَدِيْنَةِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ فوت ہوگئی۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہوگئی ہے، کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے عرض کیا: تو کونسا صدقہ بہتر رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانی پلانا۔ (تو انہوں نے ایک کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا) پس یہ کنواں مدینہ منورہ میں سعد یا آل سعد کی پانی کی سبیل (کے نام سے مشہور تھا)۔''

٥٤٦ / ٨٦۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْمَاءُ، قَالَ: فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ: هَذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! امّ سعد (یعنی ان کی والدہ ماجدہ) کا انتقال ہو گیا ہے۔ سو (ان کی طرف سے) کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانی (پلانا) تو انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا: یہ امّ سعد کا کنواں ہے۔''

...... الماء، ٢ / ١٢١٤، الرقم: ٣٦٨٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٢٨٤، الرقم: ٢٢٥١٢، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٦ / ٢٠، الرقم: ٥٣٧٩، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٣ / ٢٢١، الرقم: ٣٣٧٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٤٢، الرقم: ١٤٢٣۔ ١٤٢٤۔

الحديث رقم ٨٦: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: الزکاة، باب: فی فضل سقي الماء، ٢ / ١٣٠، الرقم: ١٦٨١، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٤١، الرقم: ١٤٢٤، والحسينی فی البيان والتعريف، ١ / ١٢٠، الرقم: ٣٠٧، والخطيب التبريزی فی مشکاة المصابيح، ١ / ٣٦٢، الرقم: ١٩١٢۔

٥٤٧ / ٨٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِذَا مَاتَ الإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَـلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ. أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ. أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے (ان کا اجر اسے برابر ملتا رہتا ہے:) ایک وہ صدقہ جس کا نفع جاری رہے، دوسرا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے تیسری وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔‘‘

٥٤٨ / ٨٨۔ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: قَالَ طَاوُوْسُ رضی الله عنه: إِنَّ الْمَوْتَى يُفْتَنُوْنَ

الحديث رقم ٨٧: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الوصية، باب: ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، ٣ / ١٢٥٥، الرقم: ١٦٣١، والبخاری فی الأدب المفرد، ١ / ٢٨، الرقم: ٣٨، وأبوداود فی السنن، كتاب: الوصايا، باب: ماجاء فی الصدقة عن الميت، ٣ / ١١٧، الرقم: ٢٨٨٠، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: ثواب معلم الناس الخير، ١ / ٨٨، الرقم: ٢٣٩، وابن خزيمة فی الصحيح، ٤ / ١٢٢، الرقم: ٢٤٩٤، وابن حبان فی الصحيح، ٧ / ٢٨٦، الرقم: ٣٠١٦، ١١ / ٢٦٦، الرقم: ٤٩٠٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٣٧٢، الرقم: ٨٨٣١، والبيهقی فی السنن الكبری، ٦ / ٢٧٨، الرقم: ١٢٤١٥، وفی شعب الإيمان، ٣ / ٢٤٧، الرقم: ٣٤٤٧، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤ / ٨، الرقم: ٣٤٧٢، وفی المعجم الصغير، ١ / ٢٤٢، الرقم: ٣٩٥، وأبويعلی فی المسند، ١١ / ٣٤٣، الرقم: ٦٤٥٧، وابن الجارود فی المنتقی، ١ / ١٠١، الرقم: ٣٧٠، وأبو عوانة فی المسند، ٣ / ٣٩٤۔٣٩٥، الرقم: ٥٨٢٤، وأبو المحاسن فی معتصر المختصر، ٢ / ٣٠٦، والديلمی فی مسند الفردوس، ١ / ٢٨٣، الرقم: ١١٠٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١ / ٥٥، الرقم: ١٢٤۔١٢٥، ١٥٦، ١٨٨۔

الحديث رقم ٨٨: أخرجه أبونعيم فی حلية الأولياء، ٤ / ١١، والسيوطی فی الديباج علی صحيح مسلم، ٢ / ٤٩١، الرقم: ٩٠٥، وفی شرحه علی سنن النسائی، ٤ / ١٠٤، ونور الدين السندی فی حاشية السندی علی النسائی، ٤ / ١٠٣، الرقم: ←

فِي قُبُوْرِهِمْ سَبْعًا فَكَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ أَنْ يُطْعَمَ عَنْهُمْ تِلْکَ الْأَيَّامِ.

رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَلَهُ حُكْمُ الرَّفْعِ.

’’حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت طاووس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک سات دن تک مردوں کو قبروں میں آزمایا جاتا ہے اس لئے لوگ ان دنوں میں ان کی طرف سے کھانا کھلانے کو مستحب سمجھتے تھے۔‘‘

------ ۲۰۶۰، وابن الجوزی فی صفوة الصفوة، ۲ / ۲۸۹۔